وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

اللہ کی خوشنودی کے لئے جب حج اور عمرہ کی نیت کرو تو اسے پورا کرو

احکامِ عمرہ
و
زیاراتِ حرمین

ترتیب و تحقیق
قاری محمد کرم داد اعوان

جامع مسجد بلال و مدرسہ دار الفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
گلشن حیات پارک شاہدرہ موڑ لاہور

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

ترجمہ: اللہ کی خوشنودی کے لئے جب حج اور عمرہ کی نیت کرو تو اسے پورا کرو

احکامِ عمرہ
و
زیاراتِ حرمین

تحقیق و تالیف

قاری محمد کرم داد اعوان

تحفہ برائے زائرینِ عمرہ

دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ) عقب غلام محمد بلڈنگ گلشن حیات پارک
جامع مسجد بلال، نزد شاہدرہ موڑ لاہور۔ فون: 0333-4856902

جملہ حقوق عام ہیں

اس کتاب کو مِن وعن چھپوانے کی عام اجازت ہے تحریر میں
کسی ردو بدل کی اجازت نہیں

نام کتاب: احکامِ عمرہ وزیاراتِ حرمین

تحقیق وتالیف: قاری محمد کرم داد اعوان

سیٹنگ + پرنٹنگ: مقصود گرافکس، اُردو بازار لاہور۔
موبائل:0321-4252698

اشاعت بارِ پنجم: مئی 2018

تعداد: 1000

کتاب مفت حاصل کرنے کے لیے پتہ

قاری محمد عمر اعوان وحافظ محمد حامد اعوان

دار الفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

جامع مسجد بلال، عقب غلام محمد بلڈنگ گلشن حیات پارک

نزد شاہدرہ موڑ لاہور۔فون: 0333-4856902

حُسنِ ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	تلبیہ	12
2	تلبیہ میں اضافہ کے الفاظ	12
3	عمرہ کی اس کتاب کا طریقہ	12
4	سبب تالیف	13
5	عمرہ کی فضیلت	16
6	حج وعمرہ میں فرق	17
7	فضائل مکہ مکرمہ	19
8	اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب خطہ	19
9	مکہ مکرمہ کی موت ایسی ہے جیسے آسمان پر موت ہے	19
10	مکہ مکرمہ کی موت اَمن کی ضمانت ہے	19
11	حرمین شریفین کی موت اللہ کے عذاب سے نجات ہے	20
12	مکہ میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کے ہمسائے ہیں	20
13	حرمِ مکہ کی توہین ہلاکت ہے	20
14	اللہ تعالیٰ نے حرمِ کعبہ کی قسم کھائی ہے	21
15	کعبۃ اللہ میں نشاناتِ قدرت	24
16	بیت اللہ اَمن کی جگہ ہے	25

17	بیت اللہ شریف میں روزانہ (120) رحمتوں کا نزول	25
18	بیت اللہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی	25
19	کعبہ سے بڑی ہے مؤمن کی عظمت	26
20	بیت اللہ میں داخلہ گناہوں کی پاکیزگی ہے	26
21	بیت اللہ آدم علیہ السلام سے (2) ہزار سال قبل	26
22	کعبۃ اللہ کی زیارت سے گناہ جھڑتے ہیں	27
23	بیت اللہ شریف کی زیارت روزی میں برکت	27
24	فضیلت حجرِ اَسود	28
25	حجرِ اَسود	29
26	حجرِ اَسود دَستِ قدرت ہے	30
27	حجرِ اَسود کی خصوصیتیں	30
28	قیامت کے دن حجرِ اَسود گواہی دے گا	30
29	حجرِ اَسود کے اِستلام سے خطائیں معاف ہوتی ہیں	30
30	حجرِ اَسود کے قریب دُعا قبول ہوتی ہے	31
31	بوسہ گاہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	31
32	طواف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب ترین عمل ہے	32
33	افرشتے بھی احرام باندھتے ہیں	32
34	مطاف	33
35	مقامِ ابراہیم علیہ السلام	33

36	حطیم	35
37	رُکنِ یمانی	35
38	غلافِ کعبہ	36
39	غسلِ کعبہ	36
40	فضائل زمزم شریف	37
41	زمزم پینے کے آداب	42
42	زمزم کا پانی حوضِ کوثر سے افضل ہے	43
43	زمزم سے شفا	42
44	ملتزم کی فضیلت	43
45	حطیم شریف	44
46	میزابِ رحمت	45
47	بیت اللہ شریف کے تعمیری مراحل	46
48	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے بھی طواف کیا	55
49	میقات کا بیان	56
50	(1) میقات اہل آفاق	56
51	(2) میقات اہلِ حل	56
52	(3) میقات اہلِ حرم	57
53	یلملم	57
54	ذُالحلیفہ (بئرِ علی)	58

55	ذاتِ عرق	58
56	اہلِ نجد	58
57	احرام باندھنے کا طریقہ	59
58	احرام اور مسائلِ احرام	61
59	واجباتِ احرام	61
60	ممنوعاتِ احرام	62
61	مکروہ باتیں جو احرام کی حالت میں نہ کی جائیں	64
62	فرائض عمرہ	65
63	واجباتِ عمرہ	65
64	عمرہ کے احرام کی نیت	65
65	تنبیہہ	67
66	عمرہ کرنے کا طریقہ	67
67	خواتین کا احرام	68
68	طواف کے بغیر اِستلام حجرِ اَسود	71
69	خواتین کا استلام	71
70	طواف اور اقسامِ طواف	72
71	واجبات، محرمات اور مکروہاتِ طواف	72
72	مکروہاتِ طواف	74
73	مسائلِ طواف	75

74	طواف کے لئے نیت شرط ہے	75
75	طواف کا طریقہ	75
76	بہت ضروری بات	77
77	آبِ زمزم	85
78	اقسامِ طواف	85
79	طوافِ عمرہ	86
80	سعی اور اَحکامِ سعی	87
81	واجباتِ سعی	88
82	مکروہاتِ سعی	88
83	سر کے بال مُنڈ وانا یا کتروانا	91
84	عمرہ پر عمرہ کا احرام باندھنا	92
85	قیام مکہ مکرمہ اور احکامِ عمرہ وطواف	92
86	قیامِ حرمین اور مسائلِ نماز	95
87	نماز قضائے عمری	97
88	نوٹ	98
89	زیاراتِ مکہ مکرمہ مسجد حرام کے دروازے	99
90	مسجد الحرام کے مینار	100
91	جائے پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (مولد النبی)	100
92	جنت المعلیٰ قبرستان	101

93	مسجد الرایہ	101
94	مسجد جن	101
95	مسجد الشجر ہ	102
96	مسجد تنعیم	102
97	مسجد جعرانہ	103
98	مسجد بیعت	103
99	مسجد نمرہ	103
100	مسجد خیف	104
101	غارحرا جبلِ نور	104
102	غارِ ثور	105
103	غارِ مرسلات	106
104	جبلِ رحمت	106
105	مزدلفہ	106
106	وادیِ منیٰ	107
107	وادیِ محسّر	108
108	ذبیحہ گاہ حضرت اسمائیل علیہ السلام	108
109	جمرات	109
110	جبلِ ابُوقبیس	110
111	جبلِ قیقعان	110

112	طائف	111
113	نہرِ زبیدہ	112
114	فضائل مدینہ، سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	113
115	مدینہ طیبہ	114
116	مدینہ طیبہ کی حاضری عظیم نعمت ہے	115
117	سانحہ اِرتحال	124
118	روضہ اَقدس میں نقب زنی کی جسارت	125
119	خسف کا ایک عبرت ناک واقعہ	129
120	روضہ اَنور کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہے	131
121	پڑوسی ہونے کی نوید	132
122	اللہ کے محبوب ترین بقعہ اَرضی	132
123	مسجد نبوی شریف کے اَندر کی زیارات	134
124	ستون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	134
125	ستونِ اَبُولبابہ	134
126	ستونِ وفُود	135
127	ستونِ سرِیر	135
128	ستونِ حرّس	135
129	ستونِ تہجد	135
130	ستونِ حنانہ منبر مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	136

131	اصحابِ صفہ کا چبوترا	137
132	گُنبدِ خضرا	139
133	جنت البقیع	142
134	قباء میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور اس کے فضائل	144
135	قیامِ قباء	146
136	مسجد جمعہ	148
137	مدینۃ المنورہ کی کھجور دافع سحر اور تریاقِ زہر ہے	148
138	مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں	149
139	مدینہ منورہ میں جمعۃ المبارک کی فضیلت	149
140	مسجد نبوی شریف اَفضل ترین مقام ہے	150
141	ختم الانبیآء کی خاتم مساجد	150
142	ایک مغالطہ	150
143	مسجد اجابہ	151
144	مسجد غمامہ، مسجد عمرؓ بن خطاب، مسجد علیؓ ابن طالب	152
145	مسجد ابوذر غفاریؓ، مسجد شیخین، مسجد مستراح	153
146	مسجد بنی ظفر، مسجد قبلتین	154
147	مسجد الفتح	156
148	مسجد ذی الحلیفہ	157
149	جنت البقیع میں دفن ہونے کی فضیلت	158

150	جبلِ اُحد	160
151	شہادت حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	161
152	حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمارت کی معلومات	162
153	الوداعی سلام	164
154	التجا	165
155	طواف کی نیت	165
156	طواف کے ساتوں چکر کی دُعائیں	166
157	مقامِ مُلتزم پر پڑھنے کی دُعا	169
158	نیتِ سعی، صفا مروہ کے سبز ستونوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں	170
159	صَفا پر کھڑے ہوکر پڑھنے کی دُعَا	171
160	حاضری روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت کے آداب	173
161	حلیہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	173
162	احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	174
163	فضائل دُرود شریف	175

تلبیہ

لَبَّيْكَ ○ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ○لَبَّيْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ○

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ○ لَا شَرِيْكَ لَكَ○

میں حاضر ہوں۔ اَے اللہ (تیرے دربار میں) حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں۔ بیشک ہر طرح کی تعریف اور انعام (واحسان) تیرا ہی ہے اور ملک (سلطنت) بھی تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ میں اضافہ کے الفاظ

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ○ لَبَّيْكَ غَفَّارَالذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ○لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ حَقًّا حَقًّا○ تَعَبُّدًاوَّرِقًّا ○

ترجمہ: میں حاضر ہوں اَے مخلوق کے معبود میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں اَے گناہوں کو بہت ہی بخشنے والے میں حاضر ہوں۔ میں حاضر میں اور تیری فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں اور ہر خیر وخوبی تیرے ہی قبضہ میں ہے اور میری رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے۔ میں یقیناً عبدیت اور غلامی کے ساتھ حاضر ہوں۔

عمرہ کی اس کتاب کا طریقہ

ایک مرتبہ یہ کتاب مکمل پڑھ لیں اس کے بعد دورانِ عمرہ جس مسئلہ کی ضرورت ہوتو فہرستِ مضامین دیکھ کر کتاب کا وہ صفحہ نکال کر مسئلہ دوبارہ پڑھ لیں، اس طرح کتاب سے بہتر طریقہ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سببِ تالیف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّانَبِیَّ بَعۡدَہٗ○

پاکستان سے جانے والے اکثر زائرین۔ حج وعمرہ کے احکام ومسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔اور نہ ہی اس مقدس اہم ترین سفر کی شیانِ شان تیاری کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے اَرکان حج وعمرہ کی اَدائیگی میں بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔دورانِ عمرہ وحج اگر کوئی صحیح طریقہ بتائے تو بجائے اپنی اصلاح کرنے کے کہہ دیتے ہیں کہ اللہ قبول کرنے والا ہے۔اکثریت کو معلوم ہی نہیں کہ حجرِ اَسود کے استقبال کے کیا معنیٰ ہیں یہ استقبال کس طرح ہوتا ہے۔دیکھا گیا ہے کہ لوگ دورانِ طواف قیام کرلیتے ہیں دورانِ طواف سینہ یا پیٹھ بیت اللہ شریف کی طرف پھیر لیتے ہیں ان میں سے بعض اعمال اور افعال نہ صرف مکروہ ہیں بلکہ حرام ہیں اِن افعال کے مرتکب ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جنہوں نے کئی حج وعمرہ کئے ہوئے ہیں۔اگر اُن حجاجِ کرام کو بتایا جائے تو وہ فرماتے ہیں کہ ہم ہر سال آتے ہیں اور ایسے ہی یہ اَعمال کرتے ہیں۔اور وہ بھی اپنی غلطی کی تصیح کی کوشش نہیں کرتے۔اسکی وجہ غفلت اور مسائل سے ناواقفیت ہے۔ان غلطیوں سے بچانے کے لئے میں نے گزشتہ 35 سال سے حج وعمرہ کا تربیتی نظام قائم کیا ہوا ہے۔الحمد للہ!اب تک حج وعمرہ پر جانے والے ہزاروں زائرین ہر سال افعال حج وعمرہ کا باقاعدہ درس یعنی تربیت لیکر جاتے ہیں۔

اسی دوران جناب الحاج عبداللہ بن عبدالقیوم صاحب اور شیخ عبدالمنعم صاحب۔ مالک لائن پریس جنہوں نے اس سے قبل میری کتاب گھر سے واپس گھر تک حج کے مسائل وفضائل بہترین ولائتی کاغذ پر ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر محض اَجرِ آخرت اور اللہ کی رضا جوئی کیلئے مفت تقسیم فرمارہے ہیں نے فرمایا کہ عمرہ کے موضوع پر مختصر مگر مدلل جامع کتاب تیار کی جائے۔اس کتاب کی کمپوزنگ کے سلسلہ میں میرے بڑے بیٹے حافظ محمد عمر اعوان نے پوری ذمہ داری نبھاتے ہوئے میرا ساتھ دیا۔

میں نے محض اَجرِ آخرت اور صدقہ جاریہ کے طور پر یہ کتاب تحریر کردی ہے اوراس کے حقوق عام کردیئے ہیں۔ جومسلمان بھائی اس کتاب کو چھپوا کر عمرہ کرنے والے دوستوں میں تقسیم کرنا چاہے کرسکتا ہے۔ہماری اس کاوش سے اگرکسی ایک زائر کا ایک عمل بھی صحیح ہوگیا تو ہمارا مقصد پورا ہوجائے گا۔

میں نے 40 سال سے حج وعمرہ کی تربیت کا نظام دارالفلاح ٹرسٹ (ر) نزد شاہدرہ موڑ قائم کیا ہوا ہے جس میں حاجیوں کو عملی تربیت کا انتظام ہے اس کے علاوہ زائرین حج وعمرہ کو حج وعمرہ کی کتب وطواف تسبیح ودیگر نقشہ جات مفت فراہم کئے جاتے ہیں جس سے حجاجِ کرام خاطرخواہ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

زائرین سے التماس ہے کہ اس کتاب کے چھپوانے والوں کے والدین اوران کے اہل وعیال کواپنی دُعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔جن کے والدین فوت ہوچکے ہیں اُنکی بخشش ومغفرت کی دُعاء کریں اوراپنے ملک پاکستان کی خیر وسلامتی کیلئے خصوصی دُعاء فرمائیں۔آخر میں زائرین سے التماس ہے کہ

اس کتاب کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیں تا کہ آپ کے عمرہ کی ادائیگی میں کوئی نقص نہ رہ جائے۔

حدیث کی مستند کتاب ابنِ ماجہ میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو انکی دعاء قبول کی جاتی ہے اور اگر وہ اللہ سے مغفرت مانگیں تو اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرما دیتا ہے۔

مکہ مکرمہ میں آپ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے اور مہمان یعنی آپ کے ذمہ بھی میزبان یعنی اللہ تعالیٰ کے کچھ حقوق ہیں۔ جو حق تعالیٰ کے مہمان کی حیثیت سے آپ پر لازم آتے ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو صرف مسئلوں کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونے کے خیال سے پڑھیں اور سمجھیں مسائل یاد کریں اور ان پر عمل کریں۔

انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا عمرہ قبول ہو گا۔ اللہ رب العزت اپنے پیارے محبوب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے ہم سب کو دین ودنیا وآخرت میں سرخرو فرمائے۔ آمین

بندہ محمد کرم داد اعوان عفی عنہٗ

2 ربیع الثانی 1431 سنہ ھجری

بروز پیر 17 مئی 2010

عمرہ کی فضیلت

لَبَّیْكَ ○ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ○لَبَّیْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ○

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ○ لَا شَرِیْكَ لَكَ○

عمرہ چھوٹا حج کہلاتا ہے اور احادیث میں اسکی بڑی فضیلت آئی ہے۔ بلکہ رمضان المبارک میں عمرہ کے متعلق حدیث مبارکہ ہے عمرةٌ فِي رَمَضَانَ تعدل حجه کہ رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب ایسا ہے جیسے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (العمرة الی العمرة کفارة لما بینهما) کہ ایک عمرہ سے دوسرے عمرے تک کی درمیانی مدت گناہوں کا کفارہ ہے۔

(متفق علیہ) خود محبوب انس وجاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد چار عمرے کیے ہیں۔ پہلا عمرہ 6 ہجری۔ دوسرا عمرہ 7 ہجری۔ تیسرا عمرہ 8 ہجری۔ چوتھا عمرہ 10 ہجری۔

محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ 6 ہجری میں جس عمرہ کا ذکر ہے اُس میں کفارِ مکہ نے حرم شریف میں داخلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قضاء 7 ہجری میں ادا فرمائی تھی۔

رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں (اِنَّ الْعُمْرَةَ هِيَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ) عمرہ کو حج اصغر بھی کہا جاتا ہے (دارقطنی ابن قدامہ) عربی لغت

میں عمرہ کے معنی ہیں کسی آباد جگہ کا ارادہ کرنا۔شریعت کی بول چال میں میقات یا حِل سے عمرہ کا احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلسل حج وعمرہ کرو کہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہا سونا اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ (ترمذی ونسائی ابن ماجہ) جس کسی مسلمان کے پاس مکہ معظّمہ میں پہنچنے کے اخراجات موجود ہوں اس کے لیے تمام عمر میں ایک عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔اور ایک سے زیادہ عمرے کرنا مستحب ہے۔لیکن 8 ذی الحجہ سے 12 ذی الحجہ تک پانچ دن حج کے ہیں ان میں عمرہ کرنا منع ہے۔

حج وعمرہ میں فرق

حج وعمرہ میں چند باتوں کا فرق ہے حج کیلئے وقت اور تاریخ 9 ذی الحجہ مقرر ہے اور عمرہ سال بھر میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔حج تمام عمر میں صاحبِ استطاعت پر ایک مرتبہ فرض ہے اور عمرہ فرض نہیں۔ حج میں وقوف عرفہ، وقوفِ مزدلفہ ہیں جبکہ عمرہ میں یہ دونوں نہیں ہیں۔حج میں قیامِ منیٰ اور رمی وجمار ہے لیکن عمرہ میں نہیں ہے حج فوت ہو جاتا ہے، عمرہ فوت نہیں ہوتا۔حج میں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا اور خطبہ ہے، عمرہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔حج میں

طواف وداع ہے۔عمرہ میں طوافِ وداع نہیں ہے۔حج میں (بڑا شیطان) کی رمی شروع کرتے وقت لَبَّيْكَ ختم ہو جاتا ہے۔طواف میں حجرِ اَسود کے سامنے نیت کرنے سے پہلے لَبَّيْكَ ختم ہوجاتا ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

افضل الاعمال حجۃ مبرورۃ او عمرۃ مبرورۃ

سب سے افضل عمل حج مقبول اور مقبول عمرہ ہے۔(طبرانی)

ایک حدیث پاک میں ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں وہ جو بھی دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے اگر وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں تو اللہ مغفرت فرما دیتا ہے۔(ابن ماجہ)

شفیق ورحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھے اور ضعیف مردوں اور عورتوں کا جہاد حج وعمرہ ہے۔(نسائی مسند احمد)

ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رحمۃ للعالمین کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہیں وہ حج وعمرہ کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ سفر کر سکتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج وعمرہ ادا کر اُن کو بھی پورا اَجر ملے گا اور تجھے بھی پورا اَجر ملے گا۔(ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ کیا عمرہ بھی حج کی طرح لازم ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں اور اگر تم عمرہ کرو تو تمھارے لیے یہ بہتر ہے۔(دارقطنی)

فضائلِ مکۃ المکرمہ

مسندِ احمد بن حنبل میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا زمین و آسمان کی تخلیق کے دن سے ہی یہ شہر حرمت والا ہے۔ قیامت تک اس کی حرمت باقی رہے گی۔ دوسری روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اس کی نہ گھاس کاٹی جائے، نہ ہی اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ ہی شکار کو بھگایا جائے۔ (شفاء۔ صفحہ، 67، جلد 1)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا محبوب خطہّ

حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہجرت کے لئے مکہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس وقت فرمایا کہ اے زمینِ مکہ اللہ کی قسم تو اللہ کی بہترین زمین ہے اور مجھے تو بہت محبوب ہے اگر مجھے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔ (شفاء، صفحہ 74، جلد 1۔ مشکوۃ صفحہ، 238)

مکہ مکرمہ کی موت ایسی ہے جیسے آسمان پر موت ہے

حضرت سیدنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا جو شخص مکہ میں فوت ہوا گویا وہ آسمانِ اوّل پر فوت ہوا۔ (شفاء صفحہ 85 جلد 1)

مکہ مکرمہ کی موت امن کی ضمانت ہے

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے

فرمایا جس شخص کو مکہ مکرمہ میں یا مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستے میں موت آجائے تو وہ شخص قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔ (شفاء الغرام صفحہ 85، جلد 1)

حرمین شریفین کی موت اللہ کے عذاب سے نجات ہے

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ میں اگر کوئی شخص ایمان کی حالت میں فوت ہو گیا تو قیامت کے دن اللہ رب العزت اسے نجات یافتہ لوگوں میں اُٹھائے گا۔

مکہ میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کے ہمسائے ہیں

مقصودِ کائنات آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا اللہ جنت البقیع کے مدفونین کو کیا اجر عطا کیا جائے گا؟ تو للہ تعالیٰ نے فرمایا جنت ملے گی۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ جنت المعلیٰ کے مدفونین کو کیا اجر ملے گا؟ تو جواب دیا گیا کہ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نے اپنے ہمسائیوں کے بارے میں پوچھا تو تجھے جواب دے دیا گیا میرے ہمسائیوں کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو میں جانو اور میرے پڑوسی۔

حرم مکہ کی توہین ہلاکت ہے

سلطانِ عرب وعجم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میری امت جب تک بیت اللہ کا احترام کرے گی تو اس وقت تک خیر و برکت سے رہے گی۔ جب اس کا احترام کرنا چھوڑ دے گی تو برباد ہو جائے گی۔
(مشکوۃ شریف، صفحہ 338)

اللہ تعالیٰ نے حرمِ کعبہ کی قسم کھائی ہے

قرآنِ کریم میں خالقِ کائنات نے اس شہر کی قسم کھائی ہے۔ لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۝ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۝ مجھے شہرِ مکہ کی قسم ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اس میں رہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ۔ مَا اَطِيۡبُكَ مِنۡ بَلَدٍ وَاَحِبُّكَ اِلَيَّ اے شہر وسرزمینِ مکہ تو مجھے بہت زیادہ محبوب ہے۔ (مشکوۃ شریف، کتاب الشفاء)

بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں واقع ہے اسکو خیر وبرکت دی گئی ہے اور تمام جہان والوں کے لیے اسکو مرکزِ ہدایت بنایا گیا ہے۔ اسمیں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور مقامِ ابراہیم، مقام عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوگیا وہ اَمن والوں میں سے ہوگیا۔ (سورۃ آل عمران)

انسانِ اول حضرت آدم علیہ السلام آسمانوں سے اُتارے گئے تو حضرت اماں حوا سے اُنکی پہلی ملاقات میدانِ عرفات میں ہوئی اور انسانوں کی پہلی قیام گاہ سرزمینِ مکہ قرار پائی اور اسی جگہ سے نسلِ انسانی مشرق ومغرب، شمال وجنوب۔ اور عرب وعجم میں پھیلنا شروع ہوئی۔

کُرہ ارض (زمین) کا مرکز بھی یہی شہر ہے۔ مکہ مکرمہ کی بیچ کی پستی کی جگہ ہی دنیا کی ناف کہلاتی ہے۔ (معجم البلدان)

یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شہر ہے اور اللہ نے ہی اس شہر کو امن کا شہر فرمایا ہے اسے اُمُّ الْقُرٰی۔ بَلَدُ الْاَمِیْن۔ بَلَدٌ طَیِّبَۃ اور بَلَدٌ مُبَارَکَۃ کے ناموں اور امتیازی شان سے نوازہ ہے۔

دنیا میں سب سے پہلا پہاڑ جو زمین پر بنایا گیا۔ وہ جبلِ ابوقبیس ہے جو بیت اللہ شریف کے قریب ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اسی پاک زمین پر بسایا۔ رحمۃ اللعالمین۔ معلم انسانیت۔ ختمی مرتبت۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ وجہہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسی شہر میں پیدا ہوئے اور سب سے پہلی وحی اسی سرزمین مکہ میں نازل ہوئی۔ مکہ مکرمہ اسلامی شان وشوکت اور سِطوَت کا مظہر ہے۔ اور اللہ کا پہلا گھر کعبہ اللہ کے جلال اور فضل وکرم کا مرکز ہے۔ اور نماز کے وقت تمام دنیا کے مسلمان کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کرتے ہیں۔ چاردانگ عالم میں یہی وہ جگہ ہے۔ جہاں ہر سال 35 سے 40 لاکھ مسلمان حج کرنے آتے ہیں۔ اور سارا سال لاکھوں فرزندانِ توحید دنیا بھر سے آکر عمرے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اور ہزاروں مسلمان ہمہ وقت اس گھر کا طواف کر کے ربِ ذوالجلال کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ مکہ شہر کو قرآن پاک نے اُمُّ القرٰی فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یہ قرآن عربی میں ہم نے اَے محبوب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف وحی کیا ہے تاکہ تمام بستیوں کے مرکز شہرِ مکہ۔ اور اِسکے گردوپیش میں رہنے والوں کو خبردار کردیں۔ (سورۃ شوریٰ)

حاجی کو چاہیے کہ مکہ مکرمہ میں ادب اور انکساری کے ساتھ داخل ہو یہاں

عاشقانہ طور پر آنے کی ضرورت ہے۔ برہنہ سر، کفن بردوش، پریشان حال، یہی مکہ کے آداب ہیں۔ یہاں اپنے دینی ودنیاوی مقاصد کے لیے دعا کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی کے لیے توبہ واستغفار کرتے ہوئے یہ خیال کرے کہ میں ایک قیدی ہوں جو بخشنے والے بہت غفور، کریم، رحیم بادشاہ کے سامنے پیش ہورہا ہوں۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگیئے۔ اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حرم ہے پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کردے۔ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔ اور اے اللہ مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گذاروں میں شامل کردے۔ اور اے اللہ تو میری طرف بھی توجہ فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

مسجد بیت الحرام میں داخل ہوتے وقت نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اپنا دائیاں پاؤں اندر رکھتے ہوئے یہ دعا مانگیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ○

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ○

ترجمہ: اے اللہ اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور ساتھ ہی نیت کیجئے۔ نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف○ یا اللہ میں نے اعتکاف کی نیت کی۔ نظر کو نیچے رکھتے ہوئے سیڑھیاں اُتر کر، تب آپ اپنی نظر اُٹھا کر سامنے دیکھیں تو آپ کی نظر سامنے بیت اللہ شریف پر پڑے گی آپ بیت اللہ شریف

پر اپنی نظریں جما دیں پہلی نظر پر جو کچھ آپ اللہ سے مانگیں گے وہ قبول ہوگا۔اپنی نظریں خوب جما کر اللہ سے دین و دنیا و آخرت میں کامیابی کی دعا مانگیں۔

کعبۃ اللہ میں نشاناتِ قدرت

بیت اللہ شریف کا صدیوں سے جوں کا توں چلے آنا، حوادثِ زمانہ کا ختم کرنے میں ناکام رہنا نشانات قدرت میں سے ہے۔ پرندوں کا بیت اللہ کی دیوار پر نہ بیٹھنا اور احترامِ کعبہ کو ملحوظ رکھنا بھی عجائبات میں سے ہے۔

اگر کوئی جانور بیت اللہ شریف کی دیوار پر بیٹھتا ہے تو وہ اپنے جسم کو دیوارِ پاک سے مَس کر کے بیماری سے شفا کی غرض سے بیٹھتا ہے۔جیسا شفاء الغرام نے تفصیل سے لکھا ہے۔

1۔ شروع سے آج تک اہلِ مکہ میں یہ بات متعارف رہی ہے کہ اگر کوئی بچہ بات کرنے میں دقّت محسوس کرتا ہے یا عمر بڑھ رہی ہے بولنا نہیں سیکھ سکا تو اُس کے ورثاء بیت اللہ شریف کے کُنجی بردار کے پاس لے جاتے اور کُنجی بردار بیت اللہ کی کُنجی اس کے منہ میں ڈال دیتا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچہ بہت جلد بولنے لگ جاتا۔

2۔ کسی نئی پریشانی کے آجانے پر اہلِ مکہ بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہو کر اجتماعی دعا مانگتے۔جس قدر بھی لوگ داخل ہوجاتے یہ جگہ کافی ہوجاتی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُن کی مصیبت کو ٹال دیتا۔

3۔ شروع سے آج تک کسی بھی وقت مطاف، طواف کرنے والوں سے خالی

نہیں رہا اگر کسی وقت انسان طواف نہیں کررہے تو فرشتے اور جن مصروفِ طواف ہوتے ہیں۔

بیت اللہ امن کی جگہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے مرجع عبادت اور امن کی جگہ بنایا۔ کائنات عالم کے قیام وجود کا باعث بیت اللہ شریف ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ○ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ○ اللہ رب العزت نے کعبۃ اللہ شریف کو جو احترام کی جگہ ہے لوگوں کے لئے قائم رہنے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

بیت اللہ شریف میں روزانہ (120) رحمتوں کا نزول

محبوب وانس وجان رصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت کی طرف سے بیت اللہ پر (120) ایک سوبیس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے (60) ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے (40) چالیس نماز پڑھنے والوں پر اور (20) بیس صرف بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر۔ (شفاء، صفحہ، 167 جلد، 1)

بیت اللہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت پانچ پہاڑوں سے پتھر جمع کر کے تعمیر فرمائی۔ 1-طورِ زیتا 2-طورِ سینا 3-الجودی 4-لبنان 5-حرا۔ ایک دوسری

روایت میں۔جبلِ ابوقبیس۔جبلِ ورقان اور جبلِ احد کا بھی ذکر ہے۔
(اخبارِ مکہ، صفحہ 37)

کعبہ سے بڑی ہے مؤمن کی عظمت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر سلطانِ زمین وزمان حبیبِ کبریاء مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ شریف کو دیکھا اور فرمایا۔اے بیت اللہ تیری خوشبو کس قدر ہے تیری عظمت کس قدر ہے لیکن مؤمن کی عظمت تجھ سے بھی بڑی ہے۔(الشفاء، صفحہ، 167، جلد،1)

بیت اللہ میں داخلہ گناہوں کی پاکیزگی ہے

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہوا وہ حقیقتاً نیکیوں میں داخل ہوا اور گناہوں سے نکل گیا۔حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ کی رحمتوں میں داخل ہوا وہ اللہ کی امان میں داخل ہوا۔(الشفاء صفحہ نمبر 88، جلد نمبر 1)

بیت اللہ آدم علیہ السلام سے (2) دو ہزار سال قبل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای ہیں کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام حج کے لئے آئے تو فرشتوں نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا اور عرض پیرا ہوئے کہ اے آدم علیہ السلام ہم (2) دو ہزار سال سے بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہیں۔آپ نے فرشتوں سے سوال کیا کہ تم طواف میں کون سی دعا پڑھتے ہو؟ تو فرشتوں نے عرض کی۔سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ○ چنانچہ آپ علیہ السلام نے بھی یہی دعا پڑھی۔ (اخبارِ مکہ)

کعبۃ اللہ کی زیارت سے گناہ جھڑتے ہیں

ایمان ویقین کی نگاہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے موسمِ خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔ بیت اللہ کی زیارت کرنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ بیت اللہ کی زیارت گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتی ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ بیت اللہ کی زیارت قیامت میں امن کی ضمانت ہے۔ اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کے لئے بیت اللہ کی زیارت سے حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ (تاریخ مکہ، صفحہ، 14، جلد، 1)

حدیث پاک میں آیا ہے کہ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ایمان پر خاتمہ کی دعا مانگے۔ بلا حساب جنت الفردوس مانگے۔ شریعت پر مکمل طور پر چلنے کی دعا مانگے۔ خصوصی طور پر یہ دعا مانگے۔

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ○ اے اللہ میں کفر، فقر، سینے کی تنگی اور قبر کے عذاب سے اس گھر کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر جو چاہیں دعائیں مانگیں۔

بیت اللہ شریف کی زیارت روزی میں برکت

اخبارِ مکہ میں علامہ ارزقی نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے

ملتزم کے پاس کھڑے ہوکر دعا فرمائی جس میں اپنی کمزوری عجز وانکساری اور ایمان کے بارے میں عرض کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی۔ اے آدم تو نے ایسی دعا کی جسے مسترد کرنا میری رحمت سے بعید ہے۔ میں تیری اولاد کی یہی دعا قبول کروں گا دعا کرنے والے کے مال میں برکت دوں گا اس کی روزی میں وسعت بخشوں گا۔ اس کے دل کو فقر سے پاک کروں گا اسے غنی کروں گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَمَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقاً حَتّٰی اَعْلَمُ اِنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَالرِّضَا بِمَا قَضَیْتُ عَلَیَّ ○ (تاریخ مکہ، صفحہ 16)

حضرت وھب بن منبہ فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو آپ کو مکہ مکرمہ کی طرف چلنے کا حکم فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام جہاں قدم رکھتے وہاں سبزہ پیدا ہوجاتا۔ زمین پر پہنچ کر آدم علیہ السلام زاروقطار روتے رہے۔ فرشتے بھی اُن کے شریکِ غم بنے۔ اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام کے سکون کے لئے جنت سے ایک خیمہ بھیجا۔ جس کو کعبۃ اللہ شریف کی جگہ پر نصب کیا گیا۔ یہ خیمہ آدم علیہ لسلام کے سکون کا سبب بنا۔ (اخبار مکہ)

فضیلت حجرِ اسود

حجر اسود جنت سے اُتارا گیا ہے۔ یہ وہی سے زیادہ سفید اور روشن تھا لیکن بنی آدم کی خطاؤں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا (سنن ترمذی) ارشاد ہے کہ حجر اسود جنت سے آیا ہے یہ برف سے زیادہ سفید تھا لیکن اہل شرک کے گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا۔ (مسند امام احمد)

ایک روایت ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں ہی جنت سے اُتارے گئے یاقوت ہیں۔ (عن ابن عباس، فاکہی)

یہ بھی ارشاد ہے کہ حجر اسود زمین پر اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے جس سے وہ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔ جیسا کہ کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو پہلے ہاتھ ملاتا ہے۔ (عن ابن عمر، اذراقی)

حجرِ اسود

بیت اللہ شریف کے ایک کونے میں حجرِ اسود نصب ہے اسی کونے سے ہی طواف شروع کیا جاتا ہے۔ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِسے چوما ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے حجرِ اسود میں جانتا ہوں تو پتھر ہے نفع نقصان کا مالک نہیں اگر میں نے محبوب انس وجاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حجرِ اسود جنت سے اتارا گیا ہے جب اُتارا گیا تھا دودھ سے زیادہ سفید تھا انسانوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا یہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ہی اُتارا گیا تھا حضرت آدم علیہ السلام حجرِ اسود سے بہت

زیادہ مانوس تھے۔ (شفاء، صفحہ، 191، جلد، 1)

حجرِ اسود دستِ قدرت ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجرِ اسود اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت ہے جس کے ساتھ اپنی مخلوق سے مصافحہ فرماتے ہیں۔ مسلمان اس کے پاس جو بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ اس کو قبول فرماتا ہے۔ (شفاء، صفحہ 193)

حجرِ اسود کی خصوصیتیں

پانی میں ڈالا جائے تو ڈوبے گا نہیں۔ آگ میں ڈالا جائے تو گرم نہیں ہوگا۔ اس کا مَس کرنا گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اعلانِ نبوّت سے پہلے بھی یہ پتھر شاہِ کونین رصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سلام کرتا تھا۔ اس پتھر کو ایک مرتبہ مرتبہ پھر قربِ قیامت اپنی اصلی حالت میں کر دیا جائے گا۔ قیامت کے دن اس کا حجم جبلِ ابوقبیس پہاڑ جتنا ہوگا۔ (جامع اللطیف، خواص الحجر، صفحہ 37)

قیامت کے دن حجرِ اسود گواہی دے گا

امام دارمیؒ نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجرِ اسود کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے یہ دیکھے گا ایک زبان ہوگی جس سے یہ بولے گا اور اپنے استلام کرنے والے کے حق میں گواہی دے گا۔ (الشفاء صفحہ نمبر 175 جلد 1)

حجرِ اسود کے استلام سے خطائیں معاف ہوتی ہیں

حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کے استلام سے خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ (سنن النسائی)

حجر اسود کے قیامت کے دن ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جس سے وہ بروز قیامت اپنے استلام کرنے والوں کی گواہی دے گا۔

(عن ابن عباس، مسند احمد، بیہقی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ زمین پر جنت کی چیزوں میں سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے اور یہ دونوں جنت کے موتیوں میں سے ہیں اِنکو جب قیامت کے دن لایا جائے گا تو یہ جبلِ ابوقبیس کے مانند ہوں گے اِنکی کی دو، دو آنکھیں بھی ہوں گی اور ہونٹ بھی۔ جنہوں نے ایمان کی حالت میں بوسہ یا استلام کیا ہوگا اُن کے حق میں گواہی دیں گے۔ (فاکہی، اذراقی)

حجر اسود کے قریب دُعا قبول ہوتی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رُکن یمانی پر دعاؤں پر آمین کہنے والے فرشتوں کا ہجوم رہتا ہے لیکن حجر اسود پر فرشتوں کا اسقدر ہجوم ہوتا ہے کہ انہیں گِنا نہیں جاسکتا یہ بھی ارشاد ہے کہ جو دعا حجر اسود کے پاس کی جاتی ہے وہ قبول ہو کر رہتی ہے۔ (ابن عباس، اذراقی)

بوسہ گاہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حجر اسود پر تشریف لاتے تو اس کو مَس فرماتے اور ہاتھوں کو بوسہ دے لیتے اور اس طرح استلام فرماتے تو بھی ہاتھوں کو بوسہ دے لیتے۔

(ابن عباس، حاکم، صحیح ابن خزیمہ)

حضور علیہ السلام کے علاوہ جتنے بھی انبیاء۔ اتقیا۔ صلحاء۔ اولیاء۔ اس دنیا

میں تشریف لائے سب نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور استلام کیا۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ آپ نے حجر اسود کو مس کیا پھر ان ہاتھوں کو چوم کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں کو چھولیا اور چوم لیا۔ (الثابت البنانی)

طواف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب ترین عمل ہے

زیارتِ بیت اللہ اور جبرائیل علیہ السلام

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں یک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن پر سُرخ رنگ کی ایک پٹی تھی اور جسم پر گردوغبار پڑا ہوا تھا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جبرائیلِ اَمین سے پوچھا اے جبرائیل یہ گرد وغبار کیسا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ شریف کی حاضری دے کر آرہا ہوں فرشتوں کی بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے ان کے پروں پڑا ہواا گردوغبار جم گیا ہے۔ (اخبارِ مکہ صفحہ 35 جلد 1)

فرشتے بھی احرام باندھتے ہیں

جیسے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ دنیا کی کسی بھی سمت سے حرمِ مکہ میں داخل ہو۔ احرام کی حالت ہی میں داخل ہو۔ یہ کعبتہ اللہ کی عظمت کی نشانی ہے۔ حضرت عثمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کو زمین پر بھیجتا ہے تو وہ احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہوا حاضری دیتا ہے۔ (اخبارِ مکہ ازراقی، صفحہ 1 جلد 35)

مطاف

کعبۃ اللہ کے چاروں طرف جو گول سفید سنگِ مرمر کا فرش ہے اسکو مطاف کہا جاتا ہے۔ یہ حُسنِ اتفاق ہی نہیں ہے کہ بلکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جن مداروں پر نظامِ شمسی کے سیارے گردش کرتے ہیں وہ بھی بیضوی ہی راستے ہیں۔ اسی طرح طواف کرتے وقت بیت اللہ کو بائیں ہاتھ کی جانب رکھا جاتا ہے (Anti Clock wise) یعنی گول دائرہ میں طواف کیا جاتا ہے۔ طواف کا یہ طریقہ ہم تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ حاملانِ عرش اور بیت المعمور کے گرد طواف کرنے والے ملائکہ بھی اسی انداز سے طواف کرتے رہتے ہیں۔ یونہی سورج کے گرد تمام سیارے اسی انداز سے گردش کرتے ہیں۔

(ارض الحج)

طواف فرض نماز کی جماعت کے علاوہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ مطاف میں جو بھی دُعائیں کی جائیں قبول ہوتی ہیں۔

مقام ابراہیم علیہ السلام

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ○ اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ پڑھتے ہوئے چلو اگر وہاں جگہ مل جائے تو 2 رکعت واجب طواف پڑھو پہلی رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھو۔ نماز سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاؤ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو پھر دوگانہ واجب

طواف نہ پڑھیں مقامِ ابراہیم کو بوسہ دینا یا اِستلام کرنا منع ہے۔

مسجد حرام میں کعبہ اِطہر سے کوئی ستائیس 27 ہاتھ پر کرسٹل شیشے کا ایک قبہ نما فریم ہے جس کے چاروں طرف پیتل کی سنہری جالیاں اور اوپر چاند بنا ہوا ہے ان جالیوں کے اندر سے پتھر پر بنے ہوئے نقشِ قدم کو بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ پتھر مقامِ ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نشان بطور معجزہ بنے ہوئے ہیں۔اور قرآنِ پاک میں وجہِ تخلیقِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ اس جگہ پر جائے مصلیٰ بنائیں۔ (سورۃ بقرہ)

مقامِ ابراہیم کے اس خول کی چوڑائی 80 سینٹی میٹر، موٹائی 20 سینٹی میٹر اور لمبائی 100 سینٹی میٹر ہے۔ مقامِ ابراہیم کو 75 سینٹی میٹر اونچے پیتل کے پیندے کے اوپر رکھا گیا ہے۔اس پورے خول کا وزن 1700 کلوگرام ہے۔ جس میں سے 600 کلوگرام وہ پیتل ہے جس پر مقامِ ابراہیم رکھا گیا ہے۔

تکمیل تعمیرِ بیت اللہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دنیا کو اس گھر کے حج و زیارت کے لئے دعوت دیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہوئے اور یہ پتھر اس قدر بلند ہوا جیسے جبلِ ابوقبیس۔ پھر آپ نے آواز دی یہ آواز تمام دنیا کے علاوہ عالمِ ارواح میں سنائی گئی اور جن مردوں اور عورتوں کی روحوں نے جتنی مرتبہ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پکارا۔وہ اُتنی مرتبہ بیت اللہ میں ضرور حاضر ہونگے۔ (فتح الباری)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ مقام ابراہیم اور حجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ہیں اور انہیں قیامت سے پہلے اُٹھالیا جائے گا۔
(اخبار مکہ ازراقی)

حطیم

کعبۃ اللہ کی شمالی دیوار جس میں میزابِ رحمت (پرنالہ) لگا ہوا ہے اسکے ساتھ یو(U) کی شکل میں جو دیوار کا حصہ ہے اس کو حطیم کہتے ہیں یہ بیت اللہ شریف کے اندر کا حصہ ہے حاجی جب چاہے بیت اللہ شریف کے اس اندر والے حصے میں داخل ہو کر نفل نماز پڑھ سکتا ہے یہ قبولیت دعاء کا مقام ہے خصوصی طور پر میزابِ رحمت کے نیچے جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے اور آدمی ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے
(اخبارِ مکہ)

رُکنِ یمانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں طواف کرتے ہوئے جب بھی رُکنِ یمانی پر پہنچا تو وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو موجود پایا جو وہاں استلام کرنے والوں کے لئے مغفرت کی دُعا کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ رُکنِ یمانی اور حجر اسود کا استلام کرنے سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ رُکنِ یمانی پر ستر فرشتے موجود رہتے ہیں جو

ہر دعاء مانگنے والے کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رُکنِ یمانی اور حجر اسود جنت کے دروازے ہیں۔ (جامع اللطیف)

غِلافِ کعبہ

مؤرخین کا اتفاق اس اَمر پر ہے کہ سب سے پہلے کعبۃ اللہ پر غلاف تُبّع اسد حمیری نے چڑھایا جو سرخ رنگ کا تھا۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرضیت رمضان سے پہلے ہر سال عاشورہ محرم کو روزہ رکھا جاتا تھا اور اسی دن کعبۃ اللہ کو غلاف پہنایا جاتا تھا۔ عہد نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس بھی کعبۃ اللہ کی نقاب پوشی فرمائی تھی۔ (بخاری۔ فتح الباری)

غسلِ کعبہ

کعبۃ اللہ کو فتح مکہ کے بعد پہلی مرتبہ تطہیرِ کعبہ کے موقع پر غسل دینے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس شامل ہوئے اور کعبۃ اللہ کو آب زم زم سے اندر اور باہر دونوں جانب سے غسل دیا گیا۔ (سنجاوی۔ فاکہی۔ فاسی)

اس کے بعد ہر سال غسلِ کعبہ کا رواج ہو گیا چنانچہ فی زمانہ ہر سال یکم شعبان اور یکم ذی الحجہ کو کعبۃ اللہ کو باقاعدگی کے ساتھ غسل دیا جاتا ہے غسلِ کعبہ میں آبِ زمزم پانی استعمال ہوتا ہے جس میں مختلف قسم کی خوشبو یات شامل ہوتی ہیں۔ غسل کے بعد تمام دیواروں کو بھی معطر کیا جاتا ہے۔

فضائلِ زمزم شریف

ابنِ حبان نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے معلمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

1۔ روئے زمین کے پانیوں میں سے بہتر پانی زمزم ہے۔

2۔ زمزم کا پانی (15) شعبان المعظم کی رات کو کسی بھی وقت ٹھنڈا اور میٹھا ہو جاتا ہے۔

3۔ زمزم کا پانی پینا باعثِ سکون و روح اور مقوی قلب بھی ہے۔ زمزم کے پینے کے بعد جو دعا مانگی جائے مقبول ہوتی ہے۔

4۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نیکوں کی شراب پیا کرو! عرض کی وہ کیا ہے؟ تو فرمایا وہ زمزم کا پانی ہے۔

5۔ سلطانِ عربِ وعجم رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی کسی کو تحفہ دے تو بدلے میں زمزم کا پانی پلایا جائے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس پانی کو بوتل میں لے جاتی تھیں۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمزم کا پانی لے کر بیماروں میں اُنڈیل دیتے۔ (شفاء الغرام، صفحہ 255)

6۔ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوگا۔

7۔ زمزم کے پانی کو دیکھنا نظر کو تیز کرتا ہے گناہوں کو دور کرتا ہے تین چلّو سر پر ڈالنے والا رسوائی سے محفوظ رہتا ہے۔

8۔ عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں میں ایک رات زمزم کے کنویں پر بیٹھا تھا سفید لباس پہنے ایک جماعت آئی انہوں نے طواف کیا پھر زمزم کے کنویں پر آئے اور پانی پیا، میں نے ارادا کیا کہ پوچھوں یہ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں تو وہ اسی لمحے غائب ہو گئے۔

9۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسلسل (14) دن مکہ مکرمہ میں رہا میرے پاس زمزم کے علاوہ کوئی شئے نہ تھی، یہی مقدس پانی پیتا رہا اور قطعی طور پر کسی قسم کی کمزوری اور بھوک محسوس نہیں ہوئی۔

10۔صاحبِ جامع اللطیف نے ایک شخص کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ مسلسل تین دن مکہ مکرمہ رہا صرف زمزم ہی پیتا رہا اور وہ زمزم پی کر تازہ دودھ کی کیفیت محسوس کرتا رہا جب بھی پیتا تو دودھ ہوتا اور جب وضو کرتا تو پانی ہوتا۔

11۔حافظ ذہبی طبقات میں نقل کرتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے حج کے موقع پر تین مرتبہ زمزم پیا اور تین ہی دُعائیں کیں۔

ا۔تاریخ بغداد پر عبور حاصل ہونے کی۔

ب۔جامع منصور میں اُستاد حدیث ہونے کی۔

ج۔بشر حافی کے پہلو میں دفن ہونے کی۔ ان کی تینوں دُعائیں قبول ہوئیں۔

12۔علامہ سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ محمد بن اسحاق سے کہا گیا کہ آپ نے اس قدر علم کیسے حاصل کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ زمزم جس مقصد کے لئے

پیا جائے وہ پورا ہوجاتا ہے میں نے جب بھی زمزم پیا علم نافع کی دُعا کی۔

13۔ابنِ حجر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے زمزم پی کر دعا کی اے اللہ مجھے علمِ حدیث میں ذہبی جیسی ذہانت عطا فرما، الحمدللہ میں اپنے اندر کہیں زیادہ فضل محسوس کرتا ہوں یہ زمزم کی برکت ہے۔

15۔امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے زمزم شریف تین مقصد کے لئے پیا۔

1۔علم کے لئے 2۔تیر اندازی کیلئے 3۔جنت کے لئے۔ دو مقصد پورے ہوگئے ہیں تیسرا مقصد جنت بھی مل جائے گی۔انشاءاللہ

16۔ابوعبداللہ الہروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سحری کے وقت حرم شریف میں تھا۔ایک بزرگ آئے اور انہوں نے زمزم پیا ان کا بچا کھچا زمزم میں نے بھی پی لیا وہ مجھے مزیدار ستو محسوس ہوئے۔ دوسری رات پھر وہ آئے میں بھی ان کے پیچھے چلا گیا۔انہوں نے ڈول کھینچا پانی پیا پھر میں نے ان کا بچا ہوا پانی پی لیا جو مجھے شہد جیسا محسوس ہوا۔تیسری رات وہ بزرگ پھر تشریف لائے انہوں نے زمزم پیا پھر میں نے اُن کا بچا ہوا پانی پی لیا جو مجھے دودھ جیسا محسوس ہوا۔میں نے اُس بزرگ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔تو کہا اگر میری زندگی تک یہ راز نہ بتائے تو پھر میں بتا سکتا ہوں۔میں نے شرط تسلیم کر لی۔انہوں نے کہا مجھے سفیان ثوری کہتے ہیں۔

17۔زمزم کا پینا بخار کو دور کرتا ہے۔

18۔سر کے درد کو زائل کرتا ہے۔

19۔شعبان کی 15 کو یہ پانی معمول سے بڑھ جاتا ہے۔

20۔علامہ فاسی فرماتے ہیں ایک مکی آدمی روم میں جا کے گرفتار ہو گیا اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔بادشاہ نے پوچھا تو کس جگہ سے آیا ہے؟ مکی نے کہا میں مکہ مکرمہ سے آیا ہوں۔بادشاہ نے کہا کہ تو ہزمہ جبریل کو جانتا ہے؟ مکی نے کہا جی ہاں! میں اچھی طرح جانتا ہوں۔بادشاہ نے پوچھا تو بَرّہ کو جانتا ہے؟ تو مکی نے کہا جی ہاں! اچھی طرح سے۔بادشاہ نے پوچھا ان ناموں کے علاوہ بھی اس کا کوئی نام ہے؟ مکی نے کہا جی ہاں اس کو زمزم کہتے ہیں۔بادشاہ! ہاں ٹھیک ہے اس کا ذکر کتابوں میں بھی ہے اگر کوئی شخص اس پانی کے تین چُلّو سر پر ڈال لے تو ذلیل و رسوا نہیں ہو گا۔

زمزم کا پانی اور جہنم کی آگ اکٹھے نہیں ہوں گے جس کے پیٹ میں زمزم گیا اس کو آگ نہیں جلائے گی۔(جامع اللطیف صفحہ نمبر 623 تا 282)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ آبِ زمزم اُس مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اُس کو پیا جائے۔پس کہے کہ اللہ! میں اس کو قیامت کے روز کی پیاس کے لیے پیتا ہوں۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق کرنے والی نشانی یہ ہے کہ منافق

لوگ پیٹ بھر کر آبِ زمزم نہیں پیتے۔پس اللہ تعالیٰ جس شخص کو حج وعمرہ کی توفیق عطا فرمائے۔اس کو چاہیے کہ اس مبارک پانی کو خوب پیٹ بھر کر پیئے اور جتنے عرصہ مکہ میں رہے اس کے پینے کی کثرت کرے اور پیتے وقت زیادہ سے زیادہ دعا مانگے۔(اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ كُلِّ دَآءٍ) ترجمہ! اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور فراخ وکشادہ رزق اور نیک عمل اور ہر بیماری سے شفاء طلب کرتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا سطح زمین پر بہترین پانی زمزم ہے جو پانی کا پانی۔ کھانے کا کھانا اور بیماری میں شفا ہے۔(ابن حبان۔طبرانی۔ترغیب وترہیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین قطعہ اَرضی وہ ہے جس میں بیت اللہ اور مسجد حرام واقع ہے۔اور زمزم دنیا کا بہترین پانی ہے جو بیت اللہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے قریب ہے۔گویا بہترین پانی بہترین جگہ پر موجود ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے زمزم کا ایک ڈول کنویں سے نکالا اور اس میں سے ایک گھونٹ پیا پھر دوسری بار نوش فرمایا اور یہ گھونٹ ڈول میں واپس ڈال دیا اور پھر اس ڈول کو واپس کنویں میں ڈال دیا گیا۔(مسند الامام احمد۔البدایہ والنہایہ۔)

اس مبارک عمل کو برکت بالائے برکت۔شفا بالائے شفا۔نور بالائے نور۔ طہور بالائے طہور کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے یہ اہتمام اس لئے بھی تھا کہ بعد میں میری آنے والی میری اُمت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دمِ مبارک اور لعابِ دہن مبارک

سے شفا اور برکت حاصل کرتے رہیں اور فیضانِ نبوت کا یہ سلسلہ زمزم کی وساطت سے قیامت تک جاری وساری رہے۔ (کما قال فی فضل ماءِ زمزم)

زمزم میں جو خوبیاں ودیعت فرمائی ہیں وہ جس طرح اپنے ظہور کے وقت موجود تھیں آج بھی بعینہ موجود ہیں۔ جب تک زمزم جاری ہے اس کا یہ فیض عام بھی جاری رہے گا۔

زمزم پینے کے آداب

1- برتن دائیں ہاتھ میں لے کر قبلہ رخ ہو کر تین سانس میں زمزم کا پانی پیئے۔

2- حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہو کر پانی پی رہے تھے۔

3- حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے (اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ) حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زمزم کے کنویں پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو زمزم پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کلی فرمائی اور کلی کا پانی زمزم کے کنویں میں ڈال دیا۔ زمزم کا پانی دنیا بھر میں لے جایا جاتا ہے آج تک کبھی کوئی کمی نہیں ہوئی۔

زمزم کا پانی حوضِ کوثر سے افضل ہے

شیخ الاسلام سراج الدین بلقیسی نے فرمایا زمزم کا پانی آبِ کوثر سے افضل ہے شبِ معراج کے شب شق صدر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سینہ مبارک آبِ زمزم سے

دھویا گیا اور یہ غسل تمام پانیوں سے افضل پانی زمزم سے دیا گیا۔ (جامع اللطیف، صفحہ 268)

زمزم سے شفا

حمزہ بن واصل اپنے والدِ گرامی سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں حرمِ انور میں ایک آدمی نے ستّو کھائے اس میں سوئی تھی وہ حلق میں چبھ گئی وہ آدمی موت وحیات کی کشمکش میں تھا۔ لاکھ جتن کیے گئے مگر آرام نہ ہوا اس سے کہا گیا اس کا آخری علاج یہ ہے کہ اس کو زمزم پلایا جائے تو صحت ہو جائے گی۔ چنانچہ اس کو زمزم کا پانی پلایا گیا اور وہ زمزم کی برکت سے صحت یاب ہو گیا۔

حمزہ کہتے ہیں میرے والد نے اس کو کئی دن بعد دیکھا وہ حرم میں بڑے مزے سے رہ رہا تھا اور مکمل صحت یاب تھا۔ (شفاء الغرام، صفحہ نمبر 275)

ایک یمنی جو استسقاء کے مرض میں مبتلا تھا اس کو یمن کے طبیبوں نے لا علاج قرار دے دیا تھا مکہ مکرمہ پہنچا تو مکہ کے طبیبوں نے بھی اس کو لا علاج قرار دے دیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں زمزم پینے کی خواہش پیدا کر دی تو اس یمنی نے پیٹ بھر کے زمزم پیا قدرت نے شفا بخش دی۔ (شفاء الغرام، صفحہ 255)

ملتزم کی فضیلت

حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کا نام ملتزم ہے یہ بھی ان مقدس مقامات میں سے ایک ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے یہ حصہ تقریباً چھ فٹ ہے۔

یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح چھوٹا بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر اپنا سینہ اور پیٹ اس کے ساتھ لگا دو دونوں ہاتھ دیوار کے

ساتھ پھیلا دو کبھی دایاں رخسار کبھی بایاں رخسار لگاؤ خوب دعائیں مانگوں یہاں مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی۔ کتاب کے آ کر میں ملتزم پر پڑھی جانے والی ایک جامع دعا موجود ہے اس کو یاد کر لیں۔

ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی ایسی دعا نہیں جو ملتزم کے پاس کی جائے اور وہ قبول نہ ہو۔ (جامع اللطیف، صفحہ، 44) حضرت آدم علیہ السلام نے طواف سے فارغ ہو کر یہاں کھڑے ہو کر دعا مانگی۔

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا سینہ دیوارِ اطہر سے لگایا اور ہاتھ پھلا لیے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے میں نے دیکھا۔

حطیم شریف

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حطیم کا معنیٰ جدار کے ہیں یعنی بیت اللہ کی دیوار۔ ابتداء بیت اللہ کی وسعت یہاں تک تھی پھر قریش نے مالی کمزوری کے باعث کم کر دی۔ امام ازرقی فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو اسی مقام پر بٹھایا تھا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس دیوار کے بارے میں حضور علیہ السلام سے سوال کیا کہ یہ حصہ بیت اللہ شریف میں داخل ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں یہ بیت اللہ میں شامل ہے اُم المؤمنین نے عرض کی کہ اس کو داخلِ کعبہ کیوں نہ کیا گیا؟ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا حلال و پاکیزہ رقم نہ ہونے کے باعث اس

حصہ کو چھوڑ دیا گیا۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دربارِ رسالت میں عرض کی کہ اے اللہ کے حبیب میں بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنا چاہتی ہوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حطیم میں لا کھڑا کیا اور فرمایا جب جی چاہے یہاں نماز پڑھ لیا کرو یہ بیت اللہ کا ہی حصہ ہے۔(ترمذی شریف صفحہ نمبر 221 جلد نمبر 1)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رحمت عالم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حطیم کے دروازے پر ایک فرشتہ اعلان کر رہا ہے جس نے حطیمِ کعبہ پر دو نفل پڑھے ربِ کائنات اُس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے(تاریخ مکہ)

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حطیم مین کھڑے ہو کر فرمایا ایک مرتبہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے شدید گرمی کا شکوہ کیا۔ اللہ رب العزت کی طرف سے وحی آئی اے اسماعیل میں تیرے لئے جنت کے دو دروازے حطیم میں کھول دوں گا۔(اخبار مکہ صفحہ نمبر 122)

میزابِ رحمت

بیت اللہ شریف کی چھت کے پرنالے کو میزابِ رحمت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چھت کا پانی حطیم میں گرتا تھا اس پرنالے کو متعدد مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ ولید بن عبدالملک نے اولاً لکڑی پر چاندی چڑھوائی پھر باہر بھی۔ اُس

کے بعد سونا چڑھوا دیا گیا

509ہجری میں ابوالقاسم نے میزاب نصب کیا۔

541ہجری میں خلیفہ المکتفی باللہ نے خدمات سرانجام دیں۔

786ہجری میں سلطان احمد خان نے چاندی کا میزاب بھی بھیجا۔اس کے بعد سلطان عبدالمجید خان نے قسطنطنیہ میں سونے کا میزاب بنوایا1272 ہجری میں رضا پاشا کے ہاتھ بھیج کر کعبہ شریف میں نصب کروادیا اور آج تک یہی میزابِ رحمت موجود ہے۔

بیت اللہ شریف کے تعمیری مراحل

پہلا مرحلہ: حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے (2) دو ہزار سال قبل فرشتوں نے بیت اللہ شریف تعمیر کیا۔

دوسرا مرحلہ: حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر فرمائی۔(الشفاء،صفحہ،۹۱،جلد،۱)

تیسرا مرحلہ: حضرت شیث علیہ السلام نے تعمیر فرمائی۔(الشفاء)

چوتھا مرحلہ: حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام نے تعمیر فرمائی۔(الشفاء)

پانچواں مرحلہ: قومِ عمالقہ نے تعمیر فرمائی۔

چھٹا مرحلہ: قبیلہ جرہم نے حصہ لیا۔

ساتواں مرحلہ: قصئ بن کلاب نے تعمیر کی۔

آٹھواں مرحلہ: قریشِ مکہ نے مشترکہ طور پر تعمیر کی ولید بن مغیرہ کو ناظمِ تعمیرات مقرر کیا حلال مال خرچ کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

نواں مرحلہ: ابنِ زبیر نے تعمیر کی ہے یہ 64 ہجری کا واقعہ ہے جب یزیدی فوج نے بیت اللہ پر حملہ کیا آگ برسائی جس سے بیت اللہ کا غلاف جل گیا دیواروں کو نقصان پہنچا۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر نے بیت اللہ کو شہید کر کے از سرِ نو تعمیر کیا حطیم کا حصہ بیت اللہ شریف میں داخل کیا۔ دوسرا دروازہ پہلے کے مقابلے میں سیدھا بنایا تاکہ لوگوں کو آمدورفت میں سہولت رہے یہ تعمیر جمادی الثانی 64 ہجری میں شروع ہوئی رجب 64 ہجری تا 65 ہجری میں مکمل ہوئی۔ اس تکمیل کی خوشی میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ نے وسیع پیمانے پر ضیافت کی اور ایک سو اونٹ ذبح کیے گئے۔

دسواں مرحلہ: حجاج بن یوسف کے ہاتھوں تعمیر ہوئی۔

گیارہواں مرحلہ: عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد عبدالملک بن مروان کے حکم سے حجاج نے پھر بیت اللہ شریف کو پہلی حالت میں کر دیا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہارون الرشید نے چاہا کہ بیت اللہ شریف کو پھر ایک مرتبہ عبداللہ بن زبیر والی طرز پر تعمیر کر دیا جائے مگر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدت سے منع فرمایا کہ آنے والے حکمران اپنی شہرت کے لئے توڑ پھوڑ کرتے رہیں گے جو عظمتِ کعبہ کے منافی ہے۔

بارہواں مراحلہ: ۸۱۴ھ میں بعض مقامات سے چھت خراب ہو گئی پانی ٹپکنے لگا لکڑیاں بوسیدہ ہو گئیں تو اس صورتِ حال کی اصلاح کی گئی۔

تیرہواں مرحلہ: ۸۳۸ھ میں امیر سوودن المحمد نے چھت کو بدلا اور

چاروں طرف چونے کی تہہ جما دی۔

چودھواں مرحلہ: ۸۴۳ھ میں پیش آیا جب ملک اشرف برسپائی کے حکم سے سودون المحمدی چھت کو چونا گچ کیا چھت کے سنگِ مرمر کی مرمت کی اور چاروں اطراف روشن دان نکال دیے۔

پندرھواں مرحلہ: ۸۴۸ھ میں بیت اللہ کی مغربی دیوار میں مرمت لگائی گئی۔

سولہواں مرحلہ: ۹۳۱ھ میں والی مصر ابراہیم پاشا کے حکم امیر جدہ کی نگرانی میں چھت بدلی گئی یا لکڑی کے پھٹوں کو لوہے کی پتریوں سے مضبوط کیا گیا۔

سترہواں مرحلہ: ۹۵۹ھ میں پھر ایک مرتبہ مرمت کی ضرورت محسوس ہوئی تو سلطان سلیمان خان نے یہ کام سرانجام دیا۔

اٹھارہواں مرحلہ: 1020ھ میں سلطان احمد خان نے بیت اللہ کے چاروں طرف طوق بنوایا کہ دیواریں مضبوط رہیں۔

انیسواں مرحلہ: 1053ھ میں امیرِ مکہ کے مطالبہ پر خلیفہ کی طرف سے ایک معمار مرمت کے لئے بھیجا گیا اور چھت پر سنگِ مرمر لگایا گیا۔

بیسواں مرحلہ: 1045ھ میں چھت کی ایک لکڑی ٹوٹ گئی تو سلیمان یک گورنر جدہ نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا بوسیدہ چھت بدل دی گئی۔

اکیسواں مرحلہ: 1099ھ میں رضوان معمار نے جدہ سے لکڑی کے بڑے بڑے تختے منگوائے فریم بنا کر بیت اللہ شریف کی منڈیر کے ساتھ نصب کروائے تاکہ غلافِ کعبہ باندھنے میں مضبوطی رہے۔

بائیسواں مرحلہ: 1106ھ سے 1109 تک چھت کی لکڑیاں بدل دی گئیں

سیڑھی بنائی گئی یہ سیڑھی ساگوان کی لکڑی اور سنگِ مرمر کی سلوں سے تیار ہوئی۔

تیئسو اں مرحلہ: 1195 سنہ ھ میں چھت پر نیا سنگِ مرمر لگوایا گیا بعض دروازوں کی مرمت کی گئی۔

چوبیسواں مرحلہ: 1316 سنہ ھ میں بعض مقامات سے چھت خراب ہو جانے پر مرمت کی گئی چونا، سیمنٹ، اور انڈوں کی سفیدی سے پلستر تیار کر کے مرمتیں لگائی گئی۔

پچیسواں مرحلہ: 1377 سنہ ھ میں سعودی حکمران سعود بن عبد العزیز نے چھتیں تبدیل کروائیں۔ نورکنی کمیٹی کی نگرانی میں یہ کام مکمل ہوا تکمیل کے بعد شاہ فیصل نے معائنہ کیا اور سرخ اینٹوں کا فرش لگوایا۔ اور شاہ فیصل مرحوم نے مسجد الحرام کی توسیع کا عظیم فریضہ سرانجام دیا۔ اور صفا مروہ کی توسیع اور تین منزلہ عمارت تمام اسلامی خوبیوں کے ساتھ مزین کی گئی۔ (ماخوذ کتاب بلد الامین)

چھبیس واں مرحلہ: شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دورِ حکومت میں حرمین شریفین کی توسیعات کا دائرہ بہت وسیع کر دیا گیا اور حرمین شریفین کو ایئر کنڈیشن کر دیا گیا۔ مطاف میں وہ پتھر لگایا گیا جو سخت گرمی میں بھی ٹھنڈا رہتا ہے حرمِ مکہ میں جو نیا اضافی کیا گیا اس کا ایریا چھہتر ہزار مربع میٹر ہو گیا اور اس میں بیک وقت ایک لاکھ چالیس ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ جدید توسیع ایک صدر دروازہ چودہ عام دروازوں اور دو تہہ خانوں پر مشتمل ہے۔ اس توسیع میں دوسو اُناسی میٹر اونچے مینار ہیں جو پہلے میناروں جیسی شکل کے ہیں اس طرح کل میناروں کی تعداد نو ہو گئی ہے۔ اس نئی عمارت میں پانچ خود کار

سیڑھیوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جو بیک وقت پندرہ ہزار افراد کو چھت پر لے جاتی ہیں۔ حرم کی نئی توسیع میں چار سو بانوے ستون ہیں۔ چھت کے اوپر سنگِ مرمر کی ٹھنڈی ٹائلیں لگائی گئی ہیں۔ بجلی کے کنٹرول کے لئے احتیاطی پاور اسٹیشن تعمیر کئے گئے ہیں۔ توسیعی منصوبے میں ساؤنڈ سسٹم کا جدید ترین انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آب زمزم کی تقسیم زمزم ہاؤس آٹھ ہزار بجلی کے پنکھے۔ الیکٹرونک گھڑیاں۔ جدید قالین مسجد کے 94 دروازوں کی تجدید۔ صفا مروہ پر نمازیوں کی آمدورفت کے لئے پُلوں کی تنصیب۔ مسجد کے تمام اندرونی حصوں میں آگ بجھانے کا سسٹم۔ حرم شریف کے مختلف اندر اور باہر کے حصوں میں ٹونٹیوں کا مکمل انتظام۔ مسجد کے تمام بجلی سے چلنے والے بلبوں کی تعداد پچپن ہزار ہے۔ حرم شریف میں بجلی کا استعمال آٹھ میگا واٹ ہے۔ حرم شریف میں استعمال شدہ تاروں کی لمبائی پینتیس ہزار میٹر ہے۔ زمینوں پر سنگ مرمر بچھا کر اسلامی طرز پر مزین کیا گیا۔ اس کا مجموعی رقبہ پچھتر ہزار مربع میٹر ہے۔ بیرونی احاطوں کا فرش جس پر سنگ مرمر لگایا گیا ہے۔ چھیالیس ہزار مربع میٹر ہے۔ تمام قسم کی وائرنگ لائنوں اور وینٹلیشن سسٹم کو زمین دوز بنایا گیا ہے اور اس کو بجلی کے کنٹرول سسٹم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ مسجد کو ٹھنڈا رکھنے اور ہوا کے گزرنے میں جدید طریقہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ تہہ خانہ میں ٹھنڈی ہواؤں کی خاطر ایسے پنکھوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں فلٹر لگے ہوئے ہیں۔ یہ فلٹر ہوا کو گرد و غبار و سے محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ حرم کے سامنے والی چھت کے بیرونی دروازوں کے ذریعے فاسد ہواؤں کو باہر نکالتے

رہتے ہیں۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق حجاجِ کرام روزانہ دس ہزار مکعب میٹر آب زمزم کا استعمال کرتے ہیں۔ گویا ہر گھنٹے میں سات سو پینسٹھ مکعب میٹر پانی کا استعمال ہوتا ہے۔آبِ زمزم کو تمام منزلوں میں یکساں طریقہ سے پہنچایا گیا ہے اور تمام مقامات پر پانی کو ٹھنڈا کرنے کا انتظام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حرم شریف میں تمام زائرین کو ہمیشہ ٹھنڈا پانی ملتا رہتا ہے۔ حرم شریف میں واٹر کولروں کا بہترین انتظام ہے۔ جو مسجد کے تمام حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِن واٹر کولروں کی تعداد پانچ ہزار ہے۔اسی طرح مقام ہجلی میں ملک عبدالعزیز کی سبیل بھی ہے جہاں سے روزانہ چالیس ٹن آب زمزم مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں بھیجا جاتا ہے۔ پانی نکالنے اور ٹھنڈا کرنے کا کام کمپیوٹر کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔اسی طرح اسے مقین پر شعاعوں کے نیچے سے گزارا جاتا ہے۔ یہ کام محض احتیاطی طور پر جراثیم کا خدشہ دور کرنے کے کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ چیز پانی کے مزہ۔ یا رنگ۔ یا ترکیب پر کسی طور اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ پینے والوں تک آب زمزم بغیر کسی اضافے کے اپنی اصلی صورت میں پہنچتا ہے۔

شاہ فہد نے اپنے ذاتی خرچ پر ایک فیکٹری بنائی اور اُس کی ساری پیداوار مسلمانوں کو گفٹ کر دی گئی۔ فیکٹری نے اپنی پیداوار اڑھائی ملین ٹھنڈے پانی کے تھیلوں سے شروع کیا جن میں ایک لیٹر پانی ہوتا ہے۔ یہ پانی کے تھیلے حجاج کرام میں فری تقسیم کئے جاتے ہیں۔اب اس کی پیداوار

بڑھ کر پانچ کروڑ تھیلوں تک پہنچ گئی ہے۔ اس فیکٹری کے پاس دوسو کولڈ گاڑیاں ہیں جو معین مقامات پر (ایئرپورٹ جدہ، مکتہ المکرمہ۔ مدینتہ المنورہ اور تمام مقاماتِ مقدسہ اور حاجیوں کے مقام آمدورفت تک پہنچا دیتی ہیں) اس کے علاوہ منیٰ۔ عرفات۔ مزدلفہ میں بھی کافی توسیع کی گئی ہیں۔ مکہ سے منیٰ کے راستے پر پہاڑ کاٹ کر ایئر کنڈیشن سُرنگیں بنائی گئی ہیں۔ اور منیٰ میں بھی کافی پہاڑوں کو کاٹ کر سرنگیں نکالی گئی ہیں۔ ان سرنگوں کی تعمیر کو فن تعمیر کا زبر دست کارنامہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ سرنگیں پہاڑ کاٹ کر بنائی گئی ہیں اور اس کی تعمیر میں اعلیٰ ترین تکنیکی وسائل استعمال کئے گئے۔ ان میں روشنی اور پانی کے ساتھ گندے پانی کے نکاس کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر طرح کے ہنگامی حالات سے نپٹنے کے لئے مکمل انتظام کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں آگ بجھانے اور ہر قسم کے خطرے سے فوری طور پر آگاہ کرنے اور ٹیلی فون وغیرہ کی جملہ آسانیاں فراہم کردی گئی ہیں۔

ان سرنگوں کے اندر غسل خانے وضوخانے اور بیت الخلا کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کے راستے علیحدہ علیحدہ راستے ہیں۔ جب ہم ان سرنگوں کا غور وفکر کے ساتھ معائنہ کرتے ہیں۔ یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ سرنگوں کا یہ کارنامہ بلاشبہ فنِ تعمیر کا عظیم کارنامہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ بعض سرنگیں بہت حیران کن ہیں اس لئے کہ وہ پہلے سے موجود سرنگوں کے نیچے سے ہو کر گزرتیں ہیں۔ منیٰ میں ٹریفک کی آمدورفت کے لئے کافی سارے پل بنائے گئے ہیں۔ عرفات سے مزدلفہ تک پیدل چلنے والوں کے

لئے دو! تیس تیس میٹر چوڑے راستے بنائے گئے ہیں جو مزدلفہ میں جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ اور ایک مزدلفہ سے لیکر جمرات تک ساٹھ میٹر چوڑا چھتا ہوا راستہ بنایا گیا۔جس میں ہوا کے لئے بجلی کے پنکھوں کا انتظام کیا گیا ہے۔حجاج کے لئے منیٰ کا علاقہ بیس لاکھ مربع میٹر تک کشادہ کیا گیا ہے۔منیٰ کی پہاڑی علاقے کی ہمواری کے لئے جدید ترین تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے۔منیٰ میں پانچ لاکھ کیوبک چٹانیں کاٹی جا چکی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔منیٰ مزدلفہ اور عرفات میں پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے بڑی بڑی ٹینکیاں بنائی گئی ہیں جن میں ہزاروں ٹن پانی کا ذخیرہ کیا گیا ہے۔

ستائیسواں مرحلہ: عزت مآب خادم حرمین شریفین شاہ محمد عبداللہ نے اللہ کے مہمانوں کے لئے جدہ سے مکۃ المکرمہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ، اور مکۃ المکرمہ سے مدینۃ المنورہ شریف تک جدید ترین ریلوے کا نظام قائم کیا ہے۔جس پر اربوں ریال خرچ کئے جا چکے ہیں۔شاہ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ کے دورِ حکومت میں حرمین شریفین کی توسیعات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع کر دیا گیا ہے۔شاہ عبداللہ نے شاہ فہد کی تعمیرات کے علاوہ اپنے عہد میں حجاج اور معتمرین کے لئے مزید سہولتوں کا بے پناہ اضافہ کیا ہے۔شاہ فیصل مرحوم کی مسجد کو گرا کر جدید اور مضبوط ترین مسجد تعمیر کر دی ہے۔جبلِ ہندی اور اس کے ملحقہ 2500 عمارتیں گرا کر جگہ مسجد الحرام میں شامل کر دی گئی ہے۔ یہ تعمیر بَیسمنٹ، گراؤنڈ فلور، فسٹ فلور تک مکمل ہو چکی ہے۔ساری مسجد کو ایئر کنڈیشنر بنا دیا گیا ہے۔اس کا ساؤنڈ سسٹم انڈر گراؤنڈ اور جدید ترین ہے۔سب سے

اہم بات یہ ہے کہ جس دروازے سے بھی داخل ہوں سامنے بیت اللہ شریف نظر آتا ہے۔ اور بیسمنٹ سے لیکر چھت تک تمام منزلوں میں طواف کی سہولت موجود ہے طواف میں جتنا بھی رش ہوگا بشمول حج و عمرہ رمضان المبارک میں زائرین با آسانی طواف مکمل کرلیں گے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

پہلی منزل اور دوسری منزل پر جانے کے لئے خود کار سیڑھیوں کا اضافہ قابلِ ذکر ہے۔ صفا مروہ کی توسیع بہت زیادہ کردی گئی ہے ایک کی بجائے اَب پانچ منزلیں سعی کے لئے موجود ہیں۔ بیت الحرام مسجد کے ساتھ شاہ عبداللہ نے مسجد میں جو اضافہ کیا ہے اس کی وجہ سے لاکھوں زائرین جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکیں گے یہ حصہ بھی فن تعمیر کا ایک عجوبہ ہے۔ شاہ عبداللہ نے حرم شریف کے صحن میں مدینۃ المنورہ کی طرز پر چھتریوں کی تنصیب کا حکم جاری کردیا ہے۔ حرم شریف کے صحن میں ایسے پنکھے لگائے گئے ہیں جن سے ہوا کے ساتھ پانی کی پھوار نکلتی ہے جن سے گرمی کا احساس بہت کم ہوجاتا ہے۔ مکۃ المکرمہ میں حجاج کرام کی سہولت کے لئے حرمین ٹرین کا منصوبہ مکمل ہوچکا ہے۔ جدہ سے مکہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، مکہ سے مدینۃ المنورہ تک دو، رویا پٹڑی کی تنصیب مکمل ہوچکی ہے۔ اس ٹرین کے 4 بڑے اسٹیشن ہیں۔ پہلا اسٹیشن کنگ عبدالعزیز ایئرپورٹ۔ دوسرا اسٹیشن جدہ سٹی۔ تیسرا مکۃ المکرمہ، چوتھا مدینۃ المنورہ۔ اس ٹرین پر آدھا گھنٹہ میں جدہ سے مکہ مکرمہ پہنچے گی۔ مکۃ المکرمہ سے مدینۃ المنورہ تک 450 کلومیٹر میں طے کرے گی۔ حرمین ٹرین شرق الاوسط میں سب سے زیادہ تیز رفتار ٹرین ہوگی اس طرح حجاج اور

معتمرین کو محفوظ اور تیز ترین وسیلہِ سفر میسر آ جائے گا۔

جبلِ عمر کو اُٹھا کر وہاں جدید بلند و بالا بلڈنگیں حجاج کے لئے تعمیر ہو چکی ہیں۔حرم شریف کے قریب زیرِ زمین بسوں کے اَڈے اور سرنگیں تیار ہو چکی ہیں۔حرم شریف کے چاروں اَطراف ایک پل تعمیر ہوا ہے جو گول دائرہ میں ہے جو حجاجِ کرام کو اُتارنے اور چڑھانے میں آسانی فراہم کرے گا۔حرمین ٹرین آزمائشی طور پر چلا دی گئی ہے جدہ سے ہر آدھے گھنٹہ بعد یہ ٹرین چلے گی۔مکہ سے مدینۃ المنورہ حج کے دنوں میں ہر دو گھنٹوں کے بعد ٹرین چلے گی۔ اسی طرح حج سیزن میں بدھ، جمعرات، ہفتہ، 24 گھنٹے چلے گی۔حاجیوں کے لئے مطاف کو وسیع کر دیا گیا ہے۔ترکی طرز کے برآمدوں کی تعمیل مکمل ہے۔ اللہ کے مہمانوں کے لئے مزید ہزاروں بیت الخلا کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔حرم شریف کے باہر کے صحن کے مختلف حصوں میں وضو کے لئے بہترین انتظام کر دیا گیا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے بھی طواف کیا

حضرت عکرمہ ابنِ عباس سے نقل فرماتے ہیں نوح علیہ السلام کی کشتی میں (80) اسّی آدمی سوار تھے اور وہ اس کشتی میں (150) ایک سو پچاس دن تک سوار رہے اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکۃ المکرمہ کی طرف متوجہ کر دیا اور پھر وہ کشتی چالیس دن تک بیت اللہ شریف کے گرد گھومتی رہی پھر بحکم خدا جودی پہاڑ کی طرف متوجہ کر دی گئی۔ (اخبارِ مکہ، صفحہ، 52، جلد، 1)

میقات کا بیان

میقات وہ مقامات ہیں جہاں سے حج وعمرہ کرنے والے کو احرام پہن کر گزرنا واجب ہے۔ اگر کوئی احرام باندھے بغیر میقات سے گزرا تو اس پر دَم واجب ہوجاتا ہے۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں

(1) میقات اہل آفاق

اگر کوئی مسلمان آفاقی یعنی میقات سے باہر کا رہنے والا۔ مکہ مکرمہ یا حدودِ حرم میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اسکا ارادہ خواہ حج کی نیت سے ہو یا عمرہ کی نیت سے۔ یا کسی اور غرض سے اس شخص کو بغیر احرام کے میقات سے گزرنا بالکل ناجائز ہے۔ اور اگر کوئی شخص بغیر احرام کے حدودِ حِل میں داخل ہو گیا تو اس پر واجب یعنی ضروری ہو گیا ہے کہ وہ واپس میقات پر جائے اور احرام باندھے اور حج یا عمرہ یا دونوں میں سے ایک کی نیت کرے تلبیہ پڑھے اس کے بعد حدودِ حرم میں داخل ہو۔ اگر ایسا نہیں کریگا تو اس پر دم (بکرا) ذبح کرنا واجب ہو جائے گا۔ ہاں اگر وہ میقات پر لوٹ جائے اور میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوتو دم ساقط ہوجائے گا۔ (یعنی دم ختم ہوجائیگا)

(آفاقیوں) یعنی باہر سے آنے والوں کے لئے شرعی میقات یہ ہیں۔

(2) میقات اہلِ حِل

وہ لوگ جو میقات کے اندر رہتے ہیں یا میقات اور حرم کے درمیان میں رہتے ہیں وہ اہلِ حِل کہلاتے ہیں۔ جیسے جدہ کے لوگ خواہ وہ لوگ اصل عرب

کے باشندے ہوں یا ملازم کے طور پر ان سب کیلئے یہ زمین میقات ہے۔ اپنے گھر سے ہی احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جا کر طوافِ کعبہ اور سعی صفا مروہ کر کے عمرہ کی تکمیل کر سکتے ہیں۔اس طرح وہ احرام کے بغیر بھی مکہ مکرمہ آ جا سکتے ہیں۔اُن کے لیے احرام کی پابندی نہیں ہاں اگر یہ لوگ حج یا عمرے کی نیت سے جائیں گے تو پھر اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھ کر نیت کر کے جائیں گے ان کو میقات پر جانے کی ضرورت نہیں۔پاکستان سے جانے والے لوگ عمرہ کی تکمیل کے بعد اپنے رشتے داروں کے ہاں جدہ چلے جاتے ہیں اور وہاں چند یوم قیام کرتے ہیں۔اس وقت یہ لوگ بھی اھلِ حِل کے زمرے میں آ جاتے ہیں اگر یہ واپسی پر عمرہ کرنا چاہیں تو وہاں سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کر سکتے ہیں اور اگر بغیر احرام کے مکۃ المکرمہ آنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں آسکتے ہیں۔

(3) میقات اھلِ حرم

اگر کوئی شخص (آفاقی) مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کی طرح ہے۔مزید عمرے کیلئے تنعیم یا جُعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے۔(یہ عمرہ زندہ اور فوت شدہ کا بھی کیا جا سکتا ہے)۔

شرعی میقات یہ ہیں

یلملم

پاکستان اور ہندوستان اور یمن سے جانے والوں کے لیے میقات یلملم

پہاڑی شریعت نے مقرر کی ہے جو مکۃ المکرمہ سے 60 کلومیٹر دور جنوب کی طرف واقع ہے۔آجکل اسکو سعدیہ بھی کہتے ہیں۔ جہاز والے باقاعدہ اس میقات سے پہلے احرام باندھ لینے کا اعلان کرتے ہیں۔

ذُوالحلیفہ (بئرِ علی)

مدینۃ المنورہ کی طرف سے آنے والے لوگ بئر علی ذوالحلیفہ سے احرام باندھتے ہیں۔اگرکوئی مدینۃ المنورہ میں مسجد نبوی شریف سے احرام باندھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

ذاتِ عرق

عراق اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کی میقات ذات عرق ہے جو شمال مشرق سمت میں 80 کلومیٹر پر واقع ہے۔یہاں سے احرام کے بغیر نہیں گزرا جا سکتا۔

اہلِ نجد

مشرق کی جانب اہل نجد وغیرہ کی میقات قرن المنازل ہے جو مکہ مکرمہ سے 80 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں پر بہترین سہولیات موجود ہیں۔

ضروری نوٹ : دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ جو عمرہ کیلئے پاکستان سے ہوائی جہاز کے ذریعے جدہ جاتے ہیں وہ بغیر احرام کے جدہ چلے جاتے ہیں کہ جدہ پہنچ کر احرام باندھ لیں گے۔خیال رہے کہ جدہ پہنچنے سے پہلے ہوائی جہاز دو میقاتوں سے گزر کر جدہ پہنچتا ہے اور اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ

ایسے لوگوں کو جدہ پہنچ کر احرام باندھنا کسی طرح جائز نہیں۔ اس لیے عمرہ کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ گھر سے یا ایئر پورٹ سے احرام باندھ کر جائیں۔ اگر بغیر احرام کے کوئی جائے گا تو اس کو بہرصورت میقات پر لوٹنا ہوگا بصورت دیگر اس کا عمرہ مکمل نہیں ہوگا اور دم دینا پڑے گا اور وہ گنہگار بھی ہوگا۔

تنبیہ: بعض لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تنعیم بھی میقات ہے اگر وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتے ہیں تو جدہ سے کیوں نہیں احرام باندھ سکتے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ تنعیم اھلِ مکہ کی میقات ہے۔ صرف عمرہ کیلئے۔ آفاقی جب احرام کھول دیتا ہے تو اس کے بعد یہ شخص بھی اھلِ مکہ کے حکم میں آجاتا ہے۔ اس کے بعد اگر وہ عمرہ کرنا چاہتا ہو تو دوسرے عمرے کیلئے تنعیم ہی اسکی میقات ہوگی۔ اگر آپ کا جہاز ریاض یا کسی دوسری عرب عمارات سے ہوکر آ رہا ہو تو تھوڑی دیر جہاز جہاں رُکتا ہے آپ وہاں سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔

احرام باندھنے کا طریقہ

پاکستان سے عمرہ پر جانے والے حاجی صاحبان اپنے گھر یا ایئر پورٹ پر احرام باندھ لیں۔ ایئر پورٹ پر احرام باندھنے کی سہولیات موجود ہوتی ہیں۔ احرام باندھنے سے پہلے مستحب یہ ہے کہ ناخن، موچھیں، بغل اور زیرِ ناف کے بالوں کی صفائی کریں۔ گھر ہی میں غسل کریں اگر صرف وضو کرلیں تب بھی کافی ہے سر اور داڑھی میں اور بدن پر خوشبو دار تیل لگالیں سر اور داڑھی کے

بالوں میں کنگھا کریں اگر خوشبو موجود ہو تو وہ بھی بدن کو لگائے لیکن خوشبو احرام کو نہیں لگانی۔ مرد حضرات تمام کپڑے جسم سے اُتار کر 2 سفید چادریں پہنیں۔ 1 تہہ بند کے طور پر اور دوسری کو اَوڑھ لیں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو 2 رکعت نماز نفل سنت الاحرام کی نیت سے پڑھ لیں۔ پہلی رکعت میں سورت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لیں یہ نماز سر ڈھانپ کر پڑھے سلام پھیرنے کے بعد سر سے کپڑا ہٹا دیں اور احرام کی نیت کریں اور اس کے بعد بلند آواز کے ساتھ لبیک پکاریں۔ احرام کی نیت کر لی تلبیہ پڑھ لیا تو اَب احرام بندھ گیا۔ خاص طور پر خیال رہے نیت اور تلبیہ کے بغیر محرم نہیں ہوتا تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور پھر یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ○ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضگی سے اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ دعا اس موقع پر سب سے اَہم اور مقدم ہے۔ اَب اس شخص پر احرام کی پابندیاں لازم ہو گئیں۔ ہر نئے حالات پیش آنے پر تلبیہ کہنا مستحب ہے۔ مثلاً سواری پر سوار ہوتے یا اُترتے وقت، فجر طلوع ہوتے وقت، آنکھ کھلے اُس وقت، فرض اور نفل نماز کے بعد یا کسی سے ملاقات کے وقت تلبیہ کہنا افضل ہے۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے تلبیہ کے بعد اللہ اکبر کہنا اور اُترتے ہوئے سبحان اللہ ملانا مستحب ہے۔

احرام اور مسائلِ احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا۔ یا اپنے اوپر کسی چیز کو حرام کر لینا ہے۔ احرام کے شرعی معنی ہیں کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال اور مباح تھیں۔ مثلاً پہلے سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حجامت بنانا وغیرہ جائز تھا۔ نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور پر ممنوع اور حرام قرار دے لینا۔ عام طور پر ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں۔ جو حج وعمرہ کرنے والے احرام کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ یہ دو چادریں بذات خود احرام نہیں ہیں بلکہ احرام کی چادریں ہیں اگر کسی وجہ سے ایک یا دونوں چادریں جو احرام کے لیے باندھی ہیں ناپاک ہو جائیں یا اور کسی وجہ سے آپ انکو بدلنا چاہیں تو جتنی با ر چاہیں بدل سکتے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ ان چادروں کو ایک دفعہ باندھ لینے کے بعد کھول نہیں سکتے یہ غلط ہے ان چادروں کو اُتار دینے سے یا بدل دینے سے آدمی احرام سے نہیں نکلتا۔ آپ عمرہ یا حج کے احرام سے اُسی وقت نکلیں گے یا دوسرے لفظوں میں اُسی وقت حلال ہوں گے جب عمرہ یا حج کے سارے ارکان ادا کرنے کے بعد ٹنڈ کروا لیں گے۔

واجباتِ احرام

مرد کو سلے ہوئے کپڑے اُتار دینا۔ یعنی شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا۔ میقات سے احرام باندھنا یعنی اس سے مؤاخر نہ کرنا یہ احرام آپ گھر

سے چلتے وقت بھی باندھ سکتے ہیں لیکن ہر حال میں میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے۔اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

ممنوعاتِ احرام

مستحب یہ ہے کہ احرام باندھنے کیلئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن تراش لیں۔دونوں بغلوں کے بال اور زیرِ ناف بال صاف کرلیں اور پھر بدن پر صابن لگا کر بدن کو اچھی طرح دھوڈالیں یا نہا کر صفائی حاصل کرلیں۔اکثر و بیشتر یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ بعض لوگ احرام کی حالت میں ہوتے ہیں اور اِن کی بغلوں کے بال اِتنے بڑے دکھائی دیتے ہیں جیسے کئی ماہ سے صفائی نہ کی ہو۔اگر زِیرِ ناف بالوں کا بھی یہی حال ہے تو بہت ہی بُری بات ہے۔عام حالات میں ہر ہفتہ ان بالوں کو صاف کرلینا چاہیے۔چالیس دن سے زیادہ مدت تک بغل اور زِیرِ ناف بالوں کو صاف نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔جو کہ حرام کے زمرے میں آتا ہے۔اس لیے احرام سے پہلے اِس کی صفائی بہت ہی ضروری ہے۔بہتر ہے کہ غسل کرتے وقت یہ نیت کرلے کہ یہ غسل احرام باندھنے کیلئے کررہا ہوں۔غسل یا وضو احرام کیلئے شرط نہیں ہے نہ ہی واجبات میں سے ہے۔لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے۔لیکن رنگین بھی جائز ہے۔ایک کپڑا بھی کافی ہے لیکن دو کپڑے احرام کیلئے سنت ہیں دو سے زائد بھی جائز ہیں۔لیکن سلے ہوئے نہ ہوں۔احرام کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے

احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔لہذا چادر وغیرہ دھو کر غسل کرے اور اگر چادر بدلنے کی ضرورت محسوس ہو تو دوسری چادر استعمال کرے۔احرام کی حالت میں جو چپل استعمال کرنی ہے وہ ایسی ہو کہ پاؤں کی اُٹھی ہوئی (اُبھری ہوئی) ہڈی ننگی ہو۔احرام کی حالت میں مرد حضرات کو موزے پہننا، دستانے پہننا، اور مُنہ پر پٹی باندھنا منع ہے۔احرام کی حالت میں مرد،عورت کو اپنے چہروں کو اس طرح ڈھاپنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مَس کرے۔احرام کی حالت میں کپڑے یا ٹشو پیپر سے مُنہ کا صاف کرنا بھی منع ہے۔احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی پر مہندی لگانا، ناخن تراشنا، بدن کے کسی حصہ کے بال دور کرنا منع ہیں۔احرام کی حالت میں جماع یعنی ہم بستری کا ذکر کرنا عورتوں کے ساتھ یا جماع کے اسباب، جیسے بوسہ لینا، شہوت سے عورت کو چھُونا منع ہے۔ یوں تو کوئی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور پر منع ہے۔

احرام کی حالت میں کمبل یا رضائی وغیرہ سردی کی وجہ سے اَوڑھنا جائز ہے۔لیکن سر اور منہ کو ننگا رکھنا ضروری ہے احرام کی حالت میں سر یا داڑھی پر کنگھی کرنا یا اس سے سر یا داڑھی کو کھجانا منع ہے۔اِسی طرح بدن سے میل اُتارنا بھی منع ہے۔

حدیث میں ہے کہ کامل حاجی وہ ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور جسم پر مٹی گھٹا پڑا ہوا ہو کپڑے میلے کچیلے ہوں۔احرام باندھنے کے موقع پر

احرام کی نیت کرنے سے قبل احرام کی چادریں باندھ لیں۔ دونوں کندھوں اور سر کو ڈھانپ کر رکھے۔ اس کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھیں۔ احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹا لیں اور بیٹھ کر عمرے کی نیت کریں۔

مرد کو احرام باندھنے کے بعد خوشبو کا استعمال۔ سلا ہوا کپڑا پہننا۔ سر اور چہرے کو ڈھانپنا۔ بال کاٹنا یا کسی دوسرے طریقے سے دور کرنا۔ ناخن کاٹنا۔ جماع کرنا۔ واجبات میں سے کسی واجب کو چھوڑ دینا۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔ خوشبو کا استعمال کرنا چاہے کھانے کی صورت میں ہو پینے کی صورت میں ہو۔ سونگھنے کی صورت میں ہو۔ یا خوشبودار صابن کی صورت میں ہو یا خوشبودار تیل کی صورت میں بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ (عمدۃ الفقہ)

مکروہ باتیں جو احرام کی حالت میں نہ کی جائیں

لونگ، الائچی، سونف، خوشبودار تمباکو، پان میں ڈالکر کھانا۔ جسم سے میل دور کرنا، سر اور داڑھی میں کنگھی کرنا منع ہے (بلکہ احرام کی حالت میں کثرت کے ساتھ لبیک پڑھیں)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ عمرہ کس کا قبول ہے اور حج کس کا قبول ہے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سب

سے زیادہ لبیک پکارے اس کا عمرہ بھی قبول ہے اس کا حج بھی قبول ہے۔

فرائض عمرہ

فرائض عمرہ دو ہیں۔ (1) احرام باندھنا۔ جو عمرے کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنے سے منعقد ہو جاتا ہے۔ (2) طواف بیت اللہ کرنا۔

واجبات عمرہ

واجبات عمرہ بھی دو ہیں۔

1۔ طواف کے بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ سعی کی ابتداء صفا سے کرنا اور ختم مروہ پر کرنا۔

2۔ سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا (مردوں کے لیے چوتھائی سر کے بال کٹوانا (یا منڈوانا) واجب ہے۔ پورے سر کے بال اُتروانا یا ٹِنڈ کروانا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور عورتوں کے لئے اُنگی کے پور کے برابر سر کے آخر سے تمام بالوں کو پکڑ کر کاٹنا واجب ہے۔

عمرے کے احرام کی نیت

احرام کی نیت اس طرح کریں

(اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ)

ترجمہ: یا اللہ میں عمرے کی نیت کرتا ہوں پس اسکو میرے لیے آسان بنا دے اور قبول فرما۔

احرام کی نیت کے بعد مردوں کو سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا اس وقت تک منع ہے جب تک عمرے کے تمام اعمال مکمل کر کے سر کی ٹنڈ نہ کروالیں۔(جب تک سارے سر پر اُسترا نہ پھیروالیں)

احرام باندھ لینے اور نمازِ احرام پڑھ لینے کے بعد لَبَّيْكَ ○ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ○ لَبَّيْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ○ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ○ لَا شَرِيْكَ لَكَ○ کم از کم تین مرتبہ پڑھ لیں۔ یاد رکھیں جب تک آپ احرام کی نماز کے بعد لبیک نہیں پڑھ لیتے اس وقت تک آپ مُحرم نہیں ہو سکتے جب لبیک پڑھ لیں گے اس وقت آپ پر احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ خیال رہے کہ تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے۔ اگر دل سے کہا زبان سے نہیں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔ عورت کے لیے حکم ہے کہ وہ زور سے تلبیہ نہ پڑھے۔ خاص طور پر خیال رکھیں کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر آدمی مُحرم نہیں ہوسکتا۔ احرام کے معنی ہیں نیت کر کے تلبیہ پڑھے۔ نیت کرنے کے بعد خوب دعائیں مانگے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا مندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضگی سے اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ دعا اس موقعہ پر سب سے اہم ہے اس کے علاوہ جو آپ کے دل میں آرزوئیں تمنائیں اور حسرتیں ہیں تمام کی تمام کھل کر مانگئے جتنا مانگ سکتے ہیں مانگئے اِس موقعہ پر آپ مانگ مانگ کر تھک جائیں گے مگر میرے رب کی رحمت کا دریا بہت وسیع ہے۔ وہ رحمت اور بخشش والا دریا جوش وخروش سے بہتا رہے گا اس میں ذرہ برابر کہیں کوئی کمی نہیں آسکتی۔

تنبیہ

بہت سے پڑھے لکھے حضرات کو اکثر دیکھا ہے کہ وہ احرام باندھ لینے کے فوراً بعد دایاں کندھا ننگا کر دیتے ہیں اور اسی حالت میں نماز بھی پڑھ لیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے اضطباع اور رمل صرف طواف کے وقت ہوتا ہے۔ پہلے اور بعد میں نہیں ہوتا۔

عمرہ کرنے کا طریقہ

جب ویزہ وغیرہ کے تمام مراحل طے ہو جائیں اور سیٹ کنفرم ہو جائے تو حجامت بنوائیں بغل اور زیرِ ناف بالوں کو صاف کریں اور عمرے کے احرام کی نیت سے غسل کریں اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو گھر سے ہی احرام باندھ لیں یا پھر ہوائی اڈے پر بھی انتظام ہوتا ہے۔ وہاں جا کر تازہ وضو کر کے احرام باندھ لیں سر ڈھانپ کر 2 رکعت نماز نفل احرام کی نیت سے پڑھیں۔ سلام پھیرتے ہی سر کو ننگا کر دیں اور نیت کریں۔ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ) یا اللہ میں عمرے کے احرام کی نیت کرتا ہوں تو اِس کو میرے لیے آسان کر اور قبول فرما۔ اس کے بعد تلبیہ لَبَّیْكَ ○ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ○ لَبَّیْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ○ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ○ لَا شَرِیْكَ لَكَ○ تین بار پڑھ لیں۔ اب احرام بندھ گیا اس کے بعد احرام کی پابندیاں آپ پر لاگو ہو جائیں گی جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

خواتین کا احرام

عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے ہی پہننے ہیں احرام باندھنے سے پہلے جو کام اوپر تحریر کئے گئے ہیں اِن میں سے جو کام اِن کے لیے مناسب ہیں اِنکو کریں۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری نہ آ رہی ہو تو احرام باندھنے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آ رہی ہو تو نفل نہ پڑھیں غسل یا وضو کر کے قبلہ رُخ بیٹھ کر چہرے سے کپڑا ہٹا کر عمرہ کی نیت کریں۔ نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ○ اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں اِسکو میرے لیے آسان کر اور قبول فرما۔ آمین۔ اس کے فوراً بعد تین بار لَبَّیْکَ ○ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ○ لَبَّیْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ○ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ○ لَا شَرِیْکَ لَکَ ○ مکمل پڑھ لیں۔ اس کے بعد درود شریف پڑھ لیں۔ اور اگر یاد رہے تو یہ دعا ضرور پڑھیں۔ اے اللہ آپ سے میں آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ سے آپ کی ناراضگی اور جہنم سے پناہ مانگتی ہوں۔ آمین۔

آپ کا احرام بندھ گیا ہے اَب آپ کثرت سے لَبَّیْکَ ○ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ○ لَبَّیْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ○ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ○ لَا شَرِیْکَ لَکَ ○ پڑھتی رہیں اور اپنی نظروں کا خاص خیال رکھیں۔ احرام کی حالت میں بطور خاص غیبت سے بچنا، چغلی کرنا، ہر قسم کی

فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا خاص کر عورتوں کا بے پردہ رہنا، احرام کی حالت میں گالی گلوچ کرنا، تمام مرد و عورت کے لیے ممنوع ہے۔

تمام مرد درج ذیل کام احرام کی حالت میں کر سکتے ہیں۔ احرام کی حالت میں کمبل، رضائی، چادر، وغیرہ اوڑھ سکتے ہیں لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ سر اور منہ پر کپڑا وغیرہ نہ لگے۔ احرام کی حالت میں سر پر سامان اُٹھانا۔ دیگر تسلہ چار پائی وغیرہ اُٹھانا جائز ہے۔ احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ وغیرہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے۔ تکیہ پر سر اور رخسار رکھ کر سونا جائز ہے۔ احرام کی حالت میں جسم کو ٹھنڈا کرنے کیلئے نہانا جائز ہے۔ انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری کا استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت کو تکلیف کی صورت میں اُکھیڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا درست ہے عورت کے لیے اجازت ہے کہ دستانے پہن لے لیکن نہ پہننا بہتر ہے۔ سونے کے زیورات پہن سکتی ہے لیکن حرم شریف میں بھیڑ (رش) ہونے کی وجہ سے گر جانے کے خطرے کے پیش نظر نہ پہننا بہتر ہے۔ مرد و عورت کو بغیر خوشبو کے سُرمہ لگانا، زخمی اعضاء پر پٹی باندھنا جائز ہے۔ لیکن زخمی چہرے یا سر پر پٹی باندھنا ممنوع ہے۔ تاہم دوائی لگائی جاسکتی ہے۔ مرد و عورتیں، بکس، بیگ، بالٹی، کین، تسلہ، وغیرہ سر پر رکھ کر لا اور لیجا سکتے ہیں۔ سوڈا، کوئی بوتل، یا شربت جس میں کوئی خوشبو نہ ملی ہو پینا جائز ہے۔ رقم کی حفاظت کیلئے پیٹی چادر کے اوپر باندھ سکتے ہیں۔ قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھ سکتے ہیں اگر سر یا داڑھی کے بال

خود بخود ٹوٹ کر گر جائیں تو پریشان نہ ہوں۔لیکن اگر آپ نے ارادةً بال کھینچ کر توڑے تو صدقہ دینا پڑتا ہے(عمدۃ الفقہ)احرام کی حالت میں وضو یا غسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ رگڑ رگڑ کر صاف نہ کریں داڑھی مبارک کا خلال بھی ترک کریں اگر بغیر ارادہ کے وضو کرتے ہوئے کوئی بال گر جائے تو کوئی حرج نہیں۔احرام کی حالت میں خوشبو دار، منجن،ٹوتھ پیسٹ، صابن، پوڈر، استعمال نہیں کر سکتے۔احرام کی حالت میں پھولوں کے ہار گلے میں نہیں ڈال سکتے (ایسا کرنا مکروہ ہے)احرام کی حالت میں غلافِ کعبہ میں سر یا چہرہ اس طرح داخل کرنا کہ اسکا کچھ حصہ چھپ جائے مکروہ ہے۔احرام باندھنے سے پہلے آپ غسل کر کے خوشبو لگا سکتے ہیں احرام باندھنے کے بعد نہیں لگا سکتے۔

احرام کی حالت میں ہوائی جہاز میں دیئے جانے والے ایسے ٹشو پیپر سے ہاتھ منہ ہرگز صاف نہ کریں جن پر خوشبو لگی ہو ورنہ دَم (بکرا) دینا لازم ہو جائے گا۔احرام کی نیت کے بعد سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا منع ہے۔اس لیے مرد حضرات تمام نمازیں حالت احرام میں سر کو ڈھکے بغیر ادا کریں گے۔نیت احرام کا دل سے ہونا ضروری ہے۔اور جس چیز کا احرام باندھا ہے اسکی دل سے نیت ضروری ہے۔مثلا، میں یہ احرام حج یا عمرہ کے لیے باندھ رہا ہوں اس کے بعد مرد حضرات تلبیہ بلند آواز سے کہیں اور عورتیں پست آواز سے کہیں تلبیہ کم از کم ایک مرتبہ کہنا ضروری ہے اور تین مرتبہ کہنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے۔اگر تلبیہ دل سے کہا اور زبان سے

نہ کہا تو تلبیہ ادا نہ ہوگا۔عورت کے لیے زور زور سے تلبیہ پڑھنا منع ہے۔تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ترجمہ:۔اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضگی اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔یاد رکھیں موقع کی نسبت سے یہ دعا بہت اہم ہے اس کے علاوہ جو آپ کے دل میں آئے اللہ سے مانگیں۔اور خصوصاً خاتمہ ایمان پر مانگیں۔

طواف کے بغیر استلام حجر اسود

حجر اسود کا استلام اگرچہ طواف کا شعار ہے لیکن طواف کے بغیر بھی حجر اسود کا استلام بہت اچھا ہے۔ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی مسجد الحرام سے اُس وقت تک باہر نہ آتے جب تک حجر اسود کا استلام بغیر طواف نہ کر لیتے۔(فاکہی)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلسل معمول تھا کہ نماز سے پہلے اور نماز کے بعد بھی حجر اسود کا استلام کرتے۔

خواتین کا استلام

خواتین کے لئے حجر اسود کا بوسہ دینا اور اُس سے مس کرنا صرف اِسی صورت میں مستحب اور جائز ہے جب وہاں اژدحام نہ ہو یا مردوں کے ساتھ دھکا پیل کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ حدیث میں موجود ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک موقع پر بھیڑ کی وجہ سے استلام حجر اسود کے لیے مردوں سے اختلاط کی وجہ سے خواتین کو جھڑک دیا تھا۔(صحیح بخاری)

طواف اور اقسامِ طواف

طواف کے معنی کسی چیز کے چاروں طرف چکر لگانے کے ہیں عمرہ اور حج کے بیان میں اس سے مراد بیت اللہ شریف کے چاروں طرف 7 مرتبہ گھومنا ہے۔

1۔ طوافِ عمرہ: یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔

2۔ طوافِ نذر: یہ نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

3۔ طوافِ تحیہ: یہ مسجدِ حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے جیسا کہ دوسری مسجدوں میں داخل ہونے والوں کے لئے صلٰوۃ تحیۃ المسجد ہے لیکن اگر کوئی دوسرا طواف کر لیا تو اس کا قائم مقام ہو جائے گا۔

4۔ طوافِ نفل: یہ جس وقت چاہے کیا جا سکتا ہے یہ طواف زندہ اور فوت شدہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔

واجبات، محرمات اور مکروہاتِ طواف

واجباتِ طواف:

(1) ارت یعنی حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔ (2) سِترِ عورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا۔ (3) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیدل طواف کرنا۔ (4) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا یعنی حجرِ اَسود سے دروازے کی طرف چلنا۔ (5) طیم کو شامل یعنی حطیم کے باہر سے طواف کرنا۔ (6) پورا طواف کرنا یعنی طواف کے اکثر حصہ (4 چکر) کے ساتھ اور 3 چکر ملا کر طواف کے 7 چکر پورے کرنا۔ (7) ہر طواف کے بعد 2

رکعت نماز واجب طواف پڑھنا۔

نوٹ: خیال رہے کہ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی واجب کو ترک کرے گا تو طواف کا اعادہ واجب ہوگا اگر اعادہ نہ کیا تو اس کی جزا وَاجب ہوگی یعنی دَم واجب ہوگا۔

محرماتِ طواف: یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں

1۔ حَدث اکبر یعنی جنابت حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا سخت حرام ہے اور حَدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں بھی طواف کرنا حرام ہے۔

2۔ بالکل ننگا ہونے یا اس قدر سترِ عورت کھلا ہونے کی صورت میں طواف کرنا جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ (ناف سے لیکر گھٹنے تک ستر ہے)

3۔ بلا عذر سوار ہوکر یا کسی کے کندھے پے چڑھ کر یا پیٹ یا گُھٹنوں کے بَل چل کر یا اُلٹی طرف سے طواف کرنا

4۔ طواف کرتے ہوئے حطیم شریف کے درمیان سے گزرنا۔

5۔ طواف کا کوئی چکر یا چکر کا کوئی حصہ چھوڑ دینا۔

6۔ حجرِ اَسود کے علاوہ طواف کسی اور جگہ سے شروع کرنا۔

7۔ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصہ بھی کرنا حرام ہے لیکن جب حجرِ اَسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کی حالت میں حجرِ اَسود کی طرف سینہ کرنا جائز ہے۔

8۔ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں اُن میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف

(1) طواف کے دوران فضول بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔ (2) خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت کے متعلق گفتگو کرنا۔ (3) ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔ (4) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔ (5) جس طواف میں رَمل اور طواف سنت ہے اُس طواف میں رَمل اور اضطباع بلا عذر ترک کرنا۔ (6) حجرِ اَسود کا استلام نہ کرنا۔ (7) حجرِ اَسود کے بلمقابل آئے بغیر ہی ہاتھ اُٹھانا۔ (8) طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ یعنی وقفہ کرنا کسی اور کام میں مشغول ہوجانا۔ (9) طواف کرتے ہوئے اَرکانِ بیت اللہ پر یا کسی اور جگہ دعا کے لئے رُک جانا۔ (10) دورانِ طواف کھانا یا اور کوئی چیز کھانے لگ جانا۔ (11) 2 یا 2 سے زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور اُن کے درمیان میں دوگانہ واجب طواف نہ پڑھنا۔ (12) خطبہ کے ہوتے ہوئے طواف کرنا۔ (13) فرض نمازون کی تکبیر و اِقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔ (14) دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت بلا تکبیر اُٹھانا۔ (15) طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔ (16) پیشاب پاخانہ کے تقاضے یا ریح کے (گیس) غلبہ کے وقت طواف کرنا۔ (17) بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔ (18) بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا۔ (19) حجرِ اَسود اور رُکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ کا استلام کرنا۔

مسائلِ طواف

پورے طواف کے درمیان وضو قائم رہنا ضروری ہے۔ لہٰذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کر لے اور پورے طواف تک باوضو رہے۔ اگر طواف کے پہلے 4 چکروں میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے طواف نئے سرے سے شروع کرے۔ اگر 4 چکروں کے بعد ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

طواف کے لئے نیت شرط ہے

طواف کے لئے نیت شرط ہے بلا نیت اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے چاروں طرف 7 چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے۔ زبانی نیت ضروری نہیں۔

عمرہ کرنے والے کا تلبیہ پڑھنا طواف شروع کرتے وقت ختم ہو جاتا ہے اس لئے اب تلبیہ نہ پڑھے۔ طواف کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجرِ اَسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اَسود آپ کی دائیں جانب ہو جائے۔ طواف کی نیت کریں۔

طواف کا طریقہ

حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر دائیاں کندھا ننگا کر لیں عمرہ کا تلبیہ پکارنا یہاں بند کریں اس کے بعد طواف کی نیت کریں۔ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ

طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ سَبعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَ)

ترجمہ! اے اللہ میں بیت اللہ شریف کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے پس اسکو میرے لیے آسان کردے اور قبول فرمالے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ نیچے چھوڑ دے۔ اس کے بعد دوبارہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ پڑھتے ہوئے ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجرِ اَسود کی طرف کرے اور چوم لے اِس کو استلام کہتے ہیں۔ اس کے بعد دائیں طرف چلے۔ صرف مرد حضرات پہلے تین چکروں میں رمل کریں یعنی (اکڑ اکڑ کر پہلوانوں کی طرح چلیں) اس کے بعد طواف کے پہلے چکر کی دعا پڑھیں اگر نہیں آتی تو پہلا کلمہ اور تیسرا کلمہ، اور درود شریف پڑھیں یا اپنی زبان میں اللہ سے دعائیں مانگیں۔

بالخصوص یہ دعائیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَر ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَا فَاعْفُ عَنِّیْ○ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعِفَافَ وَالْغِنٰی○ رَبَّنَااغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ○ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ○ طواف کی مفصل دعائیں کتاب کے آخر میں موجود ہیں۔

بہت ضروری بات

دورانِ طواف بیت اللہ شریف کی طرف ہرگز نہ دیکھیں۔کیونکہ آدمی دورانِ طواف اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے۔اللہ کی رحمت طواف کرنے والوں کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتی ہے۔طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا محرمات طواف میں سے ہے۔یعنی عملاً حرام اور منع ہے۔

اکثر لوگ اس طرف توجہ نہیں دیتے جہاں چاہتے ہیں منہ بیت اللہ کی طرف کر دیتے ہیں۔طواف سے فارغ ہوکر اللہ کے گھر کو خوب دیکھیں۔ دیکھنے پر بھی نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کیونکہ بیت اللہ شریف پر تجلیات ربانی کا نزول ہو رہا ہے۔اوراس سے وہ تجلّیات ہماری طرف آ رہی ہیں۔آپ جتنی اچھی طرح اور توجہ سے طواف کریں گے اُتنا ہی رحمت اِلٰہی کی تجلیات سے فائدہ اُٹھائیں گے۔طواف کے دوران اپنی نگاہ اپنے سامنے کی طرف رکھیں۔اِدھر اُدھر نہ دیکھیں۔طواف کی دعاؤں کے ساتھ درود شریف کی کثرت کریں۔کیونکہ یہ عمل افضل ترین ہے۔

نیز دورانِ طواف ہاتھ اُٹھا کر دعا نہ کریں یا نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر طواف نہ کریں۔طواف کی تمام دعائیں دل میں پڑھیں طواف میں قرآنِ پاک کی تلاوت بھی کر سکتے ہیں۔مرد حضرات بیت اللہ شریف کے قریب ہو کر طواف کریں اور عورتیں دور ہٹ کر طواف کریں۔طواف میں نزدیک نزدیک قدم رکھنا مستحب ہے۔طواف میں نمازیوں کے آگے سے گزر سکتے ہیں۔طواف حجرِ اَسود سے شروع ہوتا ہے۔ اور حجرِ اَسود پر مکمل ہوتا ہے۔حجرِ اَسود سے حجرِ اَسود تک طواف کا ایک چکر بنتا ہے۔ یہ سات (تمام) چکر مسلسل ہوں رُک رُک کر نہ ہوں۔دورانِ طواف حجرِ اَسود کے علاوہ آپ کا سینہ بیت اللہ شریف کی طرف نہیں ہونا چاہیے۔دورانِ طواف رُکنِ یمانی سے حجرِ اَسود تک یہ مشہور دعا پڑھی جاتی ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ○ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ○ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ○

حجرِ اَسود کے استلام کے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اُٹھائیں بلکہ اپنے سینے تک اُٹھائیں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجرِ اَسود کی طرف کرتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ○ پڑھ کر ہتھیلیوں کو چوم لیں۔طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد دو رکعت واجب طواف پڑھنے ضروری ہیں جب تک یہ واجب طواف نہیں پڑھیں گے طواف مکمل نہیں ہوگا۔

حاجی حجرِ اَسود کو خوشبو لگاتے رہتے ہیں اگر کسی شخص نے احرام کی حالت میں حجرِ اَسود کو بوسہ دیا اس کے ہاتھوں یا منہ کو وہ خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے 2 کلو گندم خیرات کرنا واجب ہوگا اس لئے احرام کی حالت میں حجرِ اَسود کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ بوسہ دیں ہاتھوں سے حجرِ اَسود کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چوم لیں۔ یہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کہ بیت اللہ شریف پر تجلیاتِ ربّانی کا نزول ہو رہا ہوتا ہے اس سے وہ تجلّیات ہماری طرف آ رہی ہوتی ہیں جتنی اچھی طرح اور توجہ کے ساتھ طواف کرے گا تجلّیات اُتنی ہی اچھی طرح اُس پر فائز ہوں گی۔

طواف میں نزدیک قدم رکھنا مستحب ہے اور طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا، خواہ ایک دفعہ ایسا کرے یا کئی مرتبہ مکروہ ہے۔ فاصلہ سے مراد طواف کے 7 چکروں کے درمیان وقفہ کرنا، یعنی کسی اور کام میں مشغول ہونا ہے۔

حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا واجباتِ طواف میں ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا ناجائز ہے۔ اس صورت میں اس خاص چکر کو دوبارہ اَدا کرنا لازم ہے ورنہ جزا لازم ہوگی۔

مستحب ہے کہ ہر کام جو خشوع و خضوع اور عاجزی کے منافی ہو، اس کو ترک کر دے۔ مثلاً بلا ضرورت اِدھر اُدھر کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دیکھنا۔ کولہے یا گدّی وغیرہ پر ہاتھ رکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا۔ ایک ہاتھ کی

انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ اس کے علاوہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے لوگ طواف میں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے بھاگتے ہیں یہ بات طواف کے آداب کے خلاف ہے طواف میں اطمینان اور سکون سے چلنا چاہیے۔

چاہیے کہ طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ علاوہ اِدھر اُدھر نہ گزارے جیسا کہ نماز میں اپنے سجدے کی جگہ کے آگے نظر نہیں گزرنی چاہیے طواف کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتا رہے کیونکہ درود شریف افضل ترین عبادت ہے۔ بیت اللہ شریف کے اَرکان کے نزدیک اور بھی افضل ہے۔

طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اُٹھائے یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔ طواف میں دعائیں اور ذکرواَذکار آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ دعائیں اس طرح پڑھے کہ دوسروں کو اُس سے کوئی پریشانی یا خلل نہ ہو۔ اگر زور سے پڑھنے کی وجہ سے دوسروں کو پریشانی اور خلل واقع ہوا تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

طواف میں دعائیں پڑھنا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا اَفضل ہے۔ طواف کے چکروں میں ہر چکر کے اَجزا کا لگاتار ہونا سنتِ مؤکدہ ہے اس لئے طواف کرتے ہوئے کسی عُذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے۔ طواف میں اَرکانِ بیت اللہ پر یا مطاف کی کسی اور جگہ پر ٹھہر کر دعا مانگنا مکروہ ہے۔

رُکنِ یمانی پر پہنچے تو دائیں ہاتھ سے چھونا یا استلام کرنا سنت ہے لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ رہیں سینہ اورقدم بیت اللہ شریف کی طرف نہ ہوں رُکنِ یمانی کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے چھونا سنت ہے اگر ہاتھ لگانے کا موقعہ نہ مل سکے تو اُس کی طرف اِشارہ نہ کرے بلکہ ایسے ہی گزر جائے اور یہی بہتر ہے اس لیے کہ عام لوگ رُکنِ یمانی کو ہاتھ لگاتے وقت آداب کا خیال نہیں کرتے۔

حجرِ اَسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا مطلقاً سنت ہےاور ہر چکر میں ہر بار پڑھنی چاہیے۔

جب حجرِ اَسود کے سامنے آئے تو اُس وقت تکبیر کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۝ لیکن ہاتھ کانوں تک نہ اُٹھائے، ہاتھ کانوں تک اُٹھانا صرف شروع طواف میں ہے۔عوام کی اکثر لاعلمی کی وجہ سے ہر چکر میں حجرِ اَسود کے سامنے کانوں تک ہاتھ اُٹھادیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ کانوں تک ہاتھ اُٹھانے اور حجرِ اَسود کے استلام کی طرف ہاتھ پھیلانے میں فرق ہے۔

خیال رہے شروع طواف اور ختم طواف ملا کر آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے۔ اوّل طواف شروع کرتے وقت آخری چکر کے بعد یہ باالاتفاق سنت ہے۔ اِستلام نہ کرنا مکروہاتِ طواف میں سے ہے۔

شدید گرمی اور بارش کی حالت میں طواف کرنے کی زیادہ فضیلت ہے بعض اَھلِ ذوق ان اَوقات کا انتظار کرتے ہیں۔بعض ہر نماز کے بعد طواف

کرتے ہیں۔ بعض مجمع کو پسند کرتے ہیں معلوم نہیں کسی کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول ہوجائیں اور رحمتِ الٰہی کسی کی طرف متوجہ ہو اور ہم کو بھی نہال کر جائے۔

یوں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنا عبادت ہے لیکن طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا محرماتِ طواف میں سے ہے یعنی عملاً حرام ہے اور منع ہے اکثر لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ طواف میں جہاں چاہتے ہیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر دیتے ہیں بلکہ اکثر ناواقف لوگ طواف کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہوئے اور اُس کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے چلتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔

بعض لوگ دورانِ طواف غلافِ کعبہ سے لپٹ کر اُسے بوسہ دینے لگتے ہیں اوّل تو یہ طواف کے تمام اَجزا کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے دوسرا یہ کہ ایسا کرنے سے سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوجائے گا جو کہ منع ہے یہ حرام ہے اس سے پرہیز کریں۔ طواف ختم کرنے کے بعد جتنا چاہیں بیت اللہ اور غلافِ کعبہ کے ساتھ لپٹیں جائز ہے۔

بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کا کچھ حصہ کرنا بھی دورانِ طواف حرام ہے۔ دورانِ طواف جسم کا زاویہ اس طرح بدل گیا کہ رُخ بیت اللہ شریف کی طرف ہوجائے تو اس قدر حصہ کا اِعادہ لازم ہے ورنہ جزا لازم ہوجائے گی۔ یہاں بھی بہتر ہوگا کہ اس چکر کا اِعادہ کرے۔

پیشاب پاخانہ کا تقاضہ ہوتے ہوئے تقاضہ کو دبا کر طواف کرنا مکروہ ہے۔ احرام کے اوپر والی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں اضطباع صرف احرام کی حالت میں طواف کے سات چکروں میں کیا جاتا ہے اور یہ اُس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے سعی میں اضطباع نہیں ہے۔ عمرہ کے طواف کے 7 چکر مکمل کر کے دایاں کندھا ڈھانپ لیں۔ خاص طور پر یہ خیال رہے کہ طواف سے پہلے یا طواف کے بعد احرام میں اضطباع سنت نہیں ہے۔ لوگوں نے احرام کی حالت میں ہر وقت اضطباع کرنے کو اپنا معمول بنالیا ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

عمرہ کا طواف ختم کرنے کے بعد پہلا کام یہ کریں کہ دونوں شانوں کو دوبارہ ڈھانپ لیں نماز پڑھتے ہوئے دونوں کندھے ڈھکے ہوئے ہونے چاہیے نماز کی حالت میں کندھا ننگا رکھنا مکروہ ہے۔

عمرہ کے طواف میں اَکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنے کو رَمل کہتے ہیں اَکثر لوگ بجائے تیزی سے چلنے کے دوڑ لگا دیتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ رَمل صرف پہلے 3 چکروں میں سنت ہے باقی 4 چکروں میں رَمل نہ کرنا سنت ہے اگر پہلے 1 یا 2 یا 3 چکروں میں رَمل کرنا بھول گیا تو معاف ہے باقی 4 چکروں میں رَمل نہ کرے۔

طواف کی نماز کا طواف کے فوراً بعد پڑھنا مسنون ہے اور تاخیر مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت مکروہ ہے تو اس کے گزرنے کے بعد پڑھیں۔ مثلاً فجر اور

عصر کی نماز کے بعد 2 رکعت واجب طواف نہ پڑھیں۔

ہر طواف کے 2 رکعت واجب طواف اَلگ اَلگ پڑھیں کئی طواف کے واجب طواف اکٹھا پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مکروہ وقت ہو تو مضائقہ نہیں اگر مکروہ وقت میں طواف کیا تو مکروہ وقت نکل جانے کے بعد واجب طواف پڑھ لیں۔

اگر کسی شخص نے 7 چکروں کا پورا طواف کیا اور 2 گانہ طواف پڑھنا بھول گیا اور اُس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اُس نے دوسرا طواف شروع کر دیا ایسی حالت میں اگر اُس کو 1 چکر (جو آٹھواں چکر کہلائے گا) پورا کرنے سے پہلے یاد آجائے تو اُس طواف کو ترک کر دے اور دوگانہ طواف اَدا کریں تاکہ موالات تسلسل حاصل ہو جائے جو کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اگر آٹھواں چکر پورا کرنے کے بعد یاد آیا یا کسی نے قصداً آٹھواں چکر بھی کر لیا تو پھر طواف کو ترک نہ کرے جس کو شروع کر دیا ہے بلکہ چھ چکر اور ملا کر پورا طواف کرنا واجب ہے کیونکہ ایک چکر اَدا کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ نماز میں ایک رکعت اَدا کر لینا، اَب دو طواف ہو جائیں گے پس اِن دونوں طوافوں کے لئے اَلگ اَلگ نماز دوگانہ اَدا کرے۔

اگر طوافِ رُکن کی تعداد میں شک ہو جائے تو اس کو دوبارہ کرے اور اگر فرض و واجب طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو جس چکر کا شک ہو اُس کا اِعادہ کرے۔ طواف سُنت اور نفل میں اگر شک ہوا تو تو اُس کا اعادہ نہ کرے بلکہ گمانِ غالب پر عمل کرے۔

مقامِ ابراہیم علیہ السلام کو بوسہ دینا یا اِس کا اِستلام کرنا منع ہے بعض پاکستانی حضرات یہ جاننے کے باوجود دوسروں کی دیکھا دیکھی مقامِ ابراہیم کا اِستلام کرنے لگتے ہیں ایسا ہرگز نہ کریں بلکہ اس سے بچیں۔

آبِ زمزم

نماز دوگانہ واجب طواف ادا کرنے کے بعد آبِ زمزم پینا مستحب ہے۔ اور کسی ناپاک چیز کو آبِ زمزم سے نہ دھویا جائے زمزم کا کنواں چونکہ مسجد الحرام کے اندر ہے اور اس کنویں کی چاروں طرف کی زمین مسجد ہے اس لیے اس میں غسلِ جنابت اور وضو کرنا ناجائز ہے۔

جب آپ زمزم پینا چاہیں تو قبلہ رُو یعنی بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور بِسۡمِ اللہ شریف پڑھ کر خوب پیٹ بھر کر کم اَز کم تین سانسوں میں پیئے اور ہر مرتبہ نگاہ کو بیت اللہ شریف کی طرف اُٹھائے زمزم پینے سے پہلے بِسۡمِ اللہ اور آخر میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہے۔ آبِ زمزم اپنے جسم پر بھی برکت حاصل کرنے کے لئے ڈال سکتے ہیں۔

اقسامِ طواف

طوافِ قدوم: (حدود میقات سے باہر سے آنے والا آدمی) آفاقی جب پہلی مرتبہ احرام کی حالت میں مسجد الحرام میں داخل ہوتا ہے اُس وقت جو پہلا طواف کرے گا اسکو طوافِ قدوم اور طوافِ تحیہّ بھی کہتے ہیں۔

طوافِ زیارت: یہ صرف حج کا رکنِ اعظم ہے اِس کے بغیر حج

مکمل نہیں ہوتا۔اس کا عمرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

طوافِ وداع: یہ طواف جب حج کرنے والے واپس اپنے ملک (پاکستان) یا کسی اور خطہ میں جاتے ہیں تو اس وقت آفاقی (حدود میقات سے باہر سے آنے والے آدمی) پر واجب ہے بیت اللہ شریف چھوڑنے سے پہلے یہ طواف کیا جانا ضروری ہے۔عمرہ کرنے والے پر یہ طواف ضروری نہیں ہے اگر کرلے تو افضل ہے۔

طوافِ عمرہ

طواف: عمرہ کا رکن اور فرض ہے اس کے بغیر عمرہ کامل نہیں ہوتا۔

طوافِ نذر: یہ طواف نذر ماننے والے پر واجب ہے۔

طوافِ تحیّہ: آپ جب بھی حرم پاک میں داخل ہوں۔سنت یا نوافل پڑھنے کی بجائے طواف کریں یہ افضل ہے۔

طوافِ نفل: یہ طواف آپ جب چاہیں کریں یہ طواف زندہ کے لیے اور فوت شدہ کیلئے بھی کر سکتے ہیں۔

مکۃ المکرمہ میں سب سے بڑی عبادت طواف ہے جب اور جس وقت چاہیں کریں حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص 70 طواف کرلے تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی 50 طواف کرلے تو اس کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے۔

سعی اور احکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں۔اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔عمرہ کرنے والوں کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے۔لیکن اس سے پہلے طواف کرنا ضروری ہے طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہوگی۔

عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہیں پڑھنا صفا مروہ پر ہاتھ اس طرح اُٹھائے جائیں جس طرح دعا میں اُٹھائے جاتے ہیں۔نماز کی تکبیر کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں جیسا کہ بہت سے ناواقف لوگ کانوں تک 3 مرتبہ ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہیں یہ سب خلافِ سنت ہے۔بلکہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ پڑھیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَلَا حَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِا اللّٰہِ○ پڑھیں۔

جب طواف کے بعد سعی کا ارادہ کرے تو آبِ زمزم پینے کے بعد حجرِ اَسود کے بالمقابل آکر استلام کرے یہ 9 واں استلام ہوگا۔اس کے بعد خوب دعائیں مانگے۔اس کے بعد صفا پہاڑی کی طرف چلا جائے۔صفا پہاڑی پر قبلہ رُخ ہو کر نیت کریں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ○ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ○ 7 مرتبہ تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھتے ہوئے سعی

شروع کریں۔سبز لائٹوں کے درمیاں دوڑ کی چال دوڑیں عورتیں نہ دوڑیں صرف مرد دوڑیں۔ ہر چکر میں خوب اہتمام کے ساتھ ذکر کریں اور دعائیں مانگیں۔حدیث میں ہے کہ صفا مروہ کی سعی اللہ کے ذکر کے لئے ہی مخصوص ہے۔نہ کہ کسی دوسری وجہ سے۔(یہ مقامات بھی دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص ہیں)ترمذی

واجباتِ سعی

سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا (۱)جو جنابت وحیض ونفاس (حدث اکبر) سے پاک ہو۔(۲)سعی کے سات چکر پورے کرنا(سعی کے پہلے چار چکر) رُکن یعنی فرض ہیں اور آخری تین چکر واجب ہیں۔(۳)اگر کوئی عُذر نہ ہوتو پیدل سعی کرنا ضروری ہے۔(۴)عمرے کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا ضروری ہے۔(۵)صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔(۶) ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی

(۱)سعی کرتے وقت اس طرح بات چیت کرنا یا خرید وفروخت کے معاملات طے کرنا جس سے حضور قلب نہ رہ سکے یا اذکار اور دُعائیں پڑھنے میں مانع ہوں یا تسلسل ترک ہو جائے (۲)صفا مروہ پر چڑھنا ترک کر دینا (۳)سعی کے مختار وقت سے بِلا عُذر تاخیر کرنا(۴)ستر عورت کا ترک کرنا یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اسکو نہ چھپانا(یاد رہے کہ طواف میں یہ واجب

ہے اور سعی میں مستحب ہے (۵) سعی میں میلین اخضرین (سبز ستون) کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ اور باقی جگہ تیز چلنا (٦) سعی کے پھیروں میں بِلا عُذر زیادہ دیر کرنا۔ طواف اور سعی میں اتصال (پے درپے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہوکر فوراً یعنی متصل ہی سعی کے لیے نکلنا یہ سنت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے اس طواف اور دوگانہ طواف کے بعد سعی کے لیے جانے سے پہلے حجرِ اَسود کی طرف منہ کر کے نواں (۹) استلام سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے سعی کیلئے صفا کے قریب پہنچ کر اس کے اوپر چڑھتے وقت یہ دعا پڑھیں۔ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ۔ (ترجمہ) میں سعی اُسی جگہ سے شروع کرتا ہوں جسکا اللہ تعالیٰ نے پہلے ذکر کیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ بیشک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ صفا کی نئی تعمیر کے بعد صفا کی بلندی کا اول حصہ چڑھنا جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آجائے کافی ہے۔ قبلہ رو کھڑے ہو کر سعی کی یوں نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اُرِیۡدُالسَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃِ سَبۡعَۃَ اَشۡوَاطٍ لِّوَجۡھِكَ الۡكَرِیۡمِ ○ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ ○

ترجمہ: اے اللہ میں صفا و مروہ کے درمیاں سعی کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں خاص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے پس تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرمالے۔ صفا و مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا اور

مردوں کیلئے ہر چکر میں میلین کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا بھی سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے تلبیہ طواف کو شروع کرتے وقت ختم ہوجاتی ہے۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوجاتا ہے اور مروہ سے واپس صفا تک دو چکر ہوجاتے ہیں۔ اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔ صفا و مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اُٹھائے جیسے دُعا میں اُٹھائے جاتے ہیں۔ دورانِ سعی جو دُعائیں یاد ہوں سب پڑھی جائیں، اور کثرت کے ساتھ درود شریف کا وِرد کریں۔ صفا و مروہ کے درمیان جب وہ جگہ آجائے جہاں دیوار میں سبز رنگ کے ستون لگے ہوئے ہیں اور چھت پر سبز رنگ کی ٹیوب بھی لگی ہوئی ہیں جب بقدر چھ ہاتھ فاصلہ رہ جائے تو درمیانی چال سے دوڑنا شروع کرے۔ ایک ستون سے دوسرے ستون تک دوڑنا ہے۔ پھر جیسے پہلے چل رہے تھے ویسے ہی چلیں۔ یہاں پر بہت تیز دوڑنا ممنوع ہے۔ سبز ستون کے درمیان دوڑنا صرف مردوں کیلئے ہے عورتیں ہرگز نہ دوڑیں۔ دونوں سبز ستون کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَم○

ترجمہ: بے شک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

سعی کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے بے وضو سعی ہوجاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ آپ پر واجب نہیں ہوتا۔ سعی سے فارغ ہوکر حلق سے پہلے حرم شریف میں آکر دو رکعت نفل شکرانہ پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

سر کے بال مُنڈوانا یا کتروانا

اس کے بعد عمرہ کرنے والے آدمی سر کے بال منڈوالیں (ٹنڈ کروالیں) یا کتروالیں۔ یہاں ایک بات نوٹ کرلیں کہ مروہ پر کچھ لوگ قینچی لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ اُن سے چند بال کٹوالیتے ہیں۔

حنفی مسلک کے مطابق اس طرح سر کے چند بال کٹوا لینے سے آدمی احرام سے باہر نہیں آتا اور نہ ہی حلال ہوتا ہے۔ یہ بھی خیال کیجئے جب گھر سے رب کی رضا کیلئے نکل گئے لباس بدل دیا اور اپنی تمام ہیئت بدل دی تو پھر سر کے بال منڈوانے یا ٹنڈ کروانے میں کون سا حرج ہے کہ آخری وقت میں اپنے آپ کو افضل ترین عمل کرنے سے محروم کر دیتے ہو۔ دل میں بالوں کی محبت بسی ہوئی ہے۔ ہمارے اور آپ کے پیارے نبی احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سر کے تمام بال منڈوائے تھے۔ اور ایک سوال کرنے والے کے جواب میں تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو (ٹنڈ) کرواتا ہے۔ قصر کی اجازت ہے۔ قصر کیلئے ضروری ہے کہ تمام سر کے بالوں کا چوتھائی حصہ کاٹا جائے صرف چند بال کاٹ لینے سے آپ احرام سے ہرگز باہر نہیں آسکتے۔ بعض لوگ مسجد عائشہ تنعیم سے نفل کا احرام باندھ کر عمرہ کرتے ہیں اور سر کے ایک چوتھائی بال کاٹ لیتے ہیں پھر دوسرا عمرہ کرتے ہیں پھر چوتھائی بال کاٹ لیتے ہیں اس طرح چار عمرے کرتے ہیں اور چوتھی مرتبہ بقیہ سر کے بال کاٹتے ہیں یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ پہلی مرتبہ ہی (ٹنڈ) یعنی تمام سر کے بال کاٹ دیں اس کے بعد دوسرا عمرہ کریں بال نہ ہونے پر

بھی سر پر سیفٹی یا اُسترا پھیر کر شرط پوری کریں۔اس طرح جس شخص کے سر پر بال نہ ہوں وہ بھی سر پر اُسترا پھیرے تا کہ شرط پوری ہو جائے اور آپ حلال ہو سکیں۔ حلق یا قصر حدودِ حرم میں کروایا جائے۔اگر حدودِ حرم سے باہر کروایا تو دم دینا ہوگا۔ جب عمرے کے تمام ارکان پورے ہو جائیں تو آپ حلق کسی سے کروالیں یا آپ خود بھی حلق کر سکتے ہیں یا اپنے کسی دوسرے ساتھی سے بھی اگرچہ اس نے احرام باندھا ہوا ہو اس سے بھی ٹنڈ کروا سکتے ہیں۔محرم مرد اپنے حلق یا قصر کے بعد اپنی عورت کے بال کاٹ سکتا ہے۔ یہ سب جائز ہے اور مستحب ہے کہ ٹنڈ کرواتے وقت تکبیر کہے اور دعا مانگے۔

عمرہ پر عمرے کا احرام باندھنا

بعض لوگ طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کئے بغیر دوسرے عمرے کیلئے احرام باندھ لیتے ہیں۔اور بعض لوگ اتنا معمولی سا قصر کرتے ہیں کہ احرام سے نہیں نکلتے اور اس پر دوسرا احرام باندھ لیتے ہیں اس سے احرام پر احرام باندھنا لازم آجاتا ہے جو بالکل ممنوع ہے۔ایسا کرنے پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

قیام مکہ مکرمہ اور احکام عمرہ وطواف

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک ساعت مکہ مکرمہ کی گرمی کو برداشت کیا تو اس سے جہنم سو سال دور ہو جائے گی۔(البحر العمیق)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ایک دن بیمار رہا تو مکہ کے علاوہ

دوسری جگہ کی ساٹھ سال کی عبادت کے برابر عمل صالح لکھا جاتا ہے۔ (البحر)

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آپ اپنے ماں باپ دوستوں عزیزوں کی طرف سے بھی عمرہ کر سکتے ہیں اگرچہ وہ زندہ ہوں یا فوت شدہ ہوں۔ ہمارے حنفی مذہب کے مطابق اِسکی اجازت ہے ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ آپ کو گمراہ کریں اور عمرہ کرنے سے منع کریں بلکہ کچھ ایسی کتابیں بھی دکھاتے ہیں جن میں اپنے ماں باپ، عزیز واقارب کی طرف سے عمرہ کرنا منع لکھا ہوتا ہے آپ ہرگز اِن کی باتوں میں نہ آئیں اور اپنے حنفی مذہب کے مطابق عمرہ کریں۔ جب عمرہ کرنا ہوتو اپنی قیام گاہ سے غسل کرلواور اگر غسل نہ کرسکوتو احرام پہن کر مسجد عائشہ تنعیم (میقات) پر جانے کے لیے حرم شریف باب الفہد کے سامنے سے 5 ریال گاڑی والے کو دیکر وہاں پہنچ کر مسجد عائشہ میں دو رکعت نفل عمرہ کی نیت سے پڑھکر سلام پھیریں، سلام پھیرنے کے بعد سر سے کپڑا ہٹا کر عمرے کی نیت کریں اور تلبیہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ○ پکاریں پھر حرم شریف میں آجائیں طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد واجب طواف پڑھنے کے بعد صفا مروہ کے سات چکر پورے کر کے ٹنڈ کروالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آپکا عمرہ مکمل ہوگیا۔

اب دوسری بات! کہ یہ حاضری کس کے کرم کے صدقے اورکس کے طفیل ہے۔ یہ سب آقائے نامدار ختم المرسلین وجہہِ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کے طفیل ملی ہے آپ کے احسانات کا یہ تقاضا ہے کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے طواف کریں اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے نام کے

طواف کریں اس کے بعد اپنے والدین، اساتذہ، عزیز واقارب اور اپنے پیر صاحبان کے لیے طواف کر کے ایصال ثواب کریں۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ جو طواف اللہ کے حبیب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا کریں اس میں صرف درود شریف پڑھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ شریف پر ہر وقت 120 رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ 60 رحمتیں صرف بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں پر 40 رحمتیں نماز پڑھنے والوں پر اور 20 رحمتیں صرف بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر عطا کی جاتی ہیں۔ (کنز العمال)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اُٹھا کر دوسرا قدم زمین پر نہیں رکھتا کہ ربِ ذوالجلال اُسکی ایک خطا کو معاف فرما دیتا ہے اور ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ (کنز الاعمال، فضائل حج) مکہ معظّمہ میں رہتے ہوئے جس قدر زیادہ طواف کر سکتے ہیں یا جس قدر زیادہ بیت اللہ شریف کی زیارت کر سکتے ہیں کریں۔ نہ جانے پھر اس قدر قیمتی لمحات آپ کو دوبارہ میسر آئیں گے یا نہیں۔ اپنا زیادہ وقت حرم شریف میں طواف کرتے ہوئے یا بیت اللہ شریف کو کثرت کے ساتھ دیکھتے ہوئے گزاریں کعبہ شریف کو ایک ساعت دیکھنا سال کی نفل نمازوں سے بہتر ہے۔ (فضائل حج)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو کلمات زبان پر بہت ہلکے ہیں اور میزان میں بہت بھاری ہیں اور ربِ کائنات کو بہت ہی پیارے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ○ یہ کثرت سے پڑھیں۔

قیامِ حرمین اور مسائلِ نماز

مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے۔ مسند احمد

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھے کہ اُس کی ایک نماز بھی اس مسجد سے فوت نہ ہو تو اُس کے لئے آگ اور دیگر عذاب جہنم سے نجات لکھی جاتی ہے اور وہ شخص نفاق سے بری ہے۔ (مسند احمد، معجم الاوسط للطبرانی)

بیت اللہ شریف یعنی خانہ کعبہ کے چاروں طرف نماز پڑھنی جائز ہے لیکن بیت اللہ شریف کا سامنا ہونا ضروری ہے۔ بیت اللہ سے فاصلے پر بیت اللہ کی سیدھ کافی ہوتی ہے مگر قریب ہونے کی صورت میں ذرا سا فرق بھی نہیں ہونا چاہیے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

دیکھا گیا ہے کہ عورتیں مردوں کے ساتھ آگے پیچھے نماز کے لئے کھڑی ہو جاتی ہیں اس سے نہ مرد کی نماز ہوگی نہ عورت کی ہوگی۔ اس طرح عورتوں کا مردوں کے ساتھ کھڑے رہنا شرعاً حرام ہے۔ دوسری یہ بات بھی ذہن میں

رکھیں نمازِ باجماعت میں اگر کوئی عورت مرد کے برابر اس طرح کھڑی ہو جائے کہ اس کا قدم مرد کے قدموں کے برابر اور اُس کے ٹخنے اُس کے ٹخنوں کے کے برابر آجائیں اور درمیاں میں کوئی چیز حائل نہ ہوتو اس سے تین مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی چاہے، وہ باپ بیٹا یا بھائی اور شوہر کیوں نہ ہو ایک اس کے دائیں ایک اس کے بائیں اور ایک اس کے پیچھے والے کی۔

حرم شریف میں فجر کی آذان صبح صادق کے فوراً بعد دے دی جاتی ہے اس کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے طلوعِ آفتاب کا صحیح وقت معلوم کرنے کے بعد تقریباً 10 منٹ بعد اشراق پڑھ سکتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک بندہ مسجد میں عبادت میں مشغول رہنے کے بعد 2 یا 4 رکعت نمازِ اشراق پڑھ لے تو ایک پورے حج اور ایک پورے عمرہ کا ثواب ملتا ہے آپ اس حدیث پر عمل کرنے کی کوشش کریں

دوگانہ طواف یا کوئی اور نماز کے لئے ممنوع اوقات یہ ہیں۔ طلوعِ آفتاب، یا عین زوال یا عین غروبِ آفتاب۔ اگر کسی نے اِن اوقات میں نماز شروع کر دی تو اس کی نماز کا اعتبار نہیں ہے اور وہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ لوگوں کے دیکھا گیا ہے کہ وہ مکروہ اوقات میں واجب طواف پڑھ رہے ہوتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حرم شریف میں ہر چیز جائز ہے۔ خیال رہے کہ مسائل مقام کے اعتبار سے نہیں بدلتے۔ پاکستانی حضرات بھی عصر کی نماز کے بعد دوسرے لوگوں کو دیکھتے ہوئے واجب طواف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں یہ

بالکل غلط ہے۔ بلکہ مغرب کی نماز کے بعد واجب طواف پڑھ لیں۔

ایک بات خصوصی طور پر نوٹ کریں کہ نماز پڑھنے کے لے طمانیت اور یکسوئی بہت ضروری ہے لوگ مطاف میں مقامِ ابراہیم کے قریب ہو کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ہجوم کی وجہ سے دھکے پڑھتے ہیں لوگ دھکے مار کر گزر جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو صحیح طریقہ سے رکوع سجود ہوتا ہے ہجوم کے درمیان مرد وعورت دھکے کھاتے ہیں۔ اس لیے ایسی جگہ دوگانہ نماز نہ پڑھی جائے۔

عمرہ پر جانے والے حضرات تمام نمازیں باجماعت اَدا کریں اگر کوئی نماز باجماعت سے رہ جائے تو فوراً نماز میں قصر کرے۔ یہی مسئلہ مدینۃ المنورہ کے لئے ہے۔

حرمین شریفین میں نماز جنازہ ہر نماز کے بعد ہوتا ہے نماز جنازہ لازماً پڑھیں اپنے آپ کو بہت بڑے اَجر وثواب سے محروم نہ کریں۔ نمازِ جنازہ مرد اور عورتیں دونوں پڑھیں۔

نماز قضائے عمری

نماز کو اس کے شرعی وقت میں نہ پڑھنا یعنی نماز کو قضاء کر دینا گناہ ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اگر کسی شخص کی بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی سال کی نمازیں قضاء ہوگئی ہوں تو انکی قضاء میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرے قضاء نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں اوقات ممنوعہ یعنی عین طلوع عین غروب عین

زوال کے علاوہ جس وقت بھی فرصت ہو اُس دن کی فرض نماز کے علاوہ دیگر پانچ نمازوں کے فرض اور وِتر ملا کر 20 رکعتیں قضاء پڑھ لیا کرے اور اپنی نمازوں کا باقاعدہ حساب رکھے ایک صورت یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے یا بعد میں ایک ایک وقت میں دو دو چار چار نمازیں قضاء پڑھ لیا کرے اور اگر کوئی مجبوری ہو اتنی نمازیں نہ پڑھ سکے تو ہر نماز سے پہلے یا بعد کم از کم ایک نماز کی قضاء ضرور پڑھ لیا کرے ہر قضاء نماز کی نیت یوں کرے مثلاً فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں اِن میں سے اس فجر کی پہلی قضاء نماز کی نیت کرتا ہوں اور اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نیت کرے۔

نوٹ

بعض لوگ حرمین شریفین اور رمضان المبارک کے آخری جمعہ یعنی جمعۃ الوادع کے دن صرف ایک روز کی ایک ایک قضاء نماز پڑھ لیتے ہیں اور تصور یہ کرتے ہیں کہ پہلے کی قضا شدہ تمام نمازیں ادا ہوگئی ہیں یا پہلے کی تمام نمازوں کا بدل ہوگیا یہ غلط ہے۔ اس طرح صرف ایک ہی دن کی نمازوں کی قضا ہوگی۔

یاد رکھیں! جتنے ارکان اسلام یعنی فرائض ہیں یہ صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہوتے لہٰذا قضاء نمازیں پڑھنا آپ پر لازم ہیں یہ بغیر ادا کئے آپ کے ذمہ سے ہرگز ساقط نہیں ہونگی۔ بلوغت سے لیکر اب تک جس کی جتنی جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہوں اُن سب کو قضاء پڑھا جائے۔

آپ سے ایک التجاء ہے کہ مجھ سیاہ کار محمد کرم دادا عوان کو بھی اپنی دعاؤں میں شریک فرمالیں اور میرے لئے یہ دعا ضرور مانگیں کہ اللہ تعالیٰ میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور اس دنیا میں مجھے کسی کا محتاج نہ کرے آمین ثم آمین۔ آپ کی مہربانی ہوگی

زیاراتِ مکہ مکرمہ مسجد حرام کے دروازے

کئی سو سالوں تک مسجد حرام کے دروازے نہیں تھے بلکہ بیت اللہ شریف کے چاروں طرف کھلا ہوا صحن تھا جس کے چاروں طرف آبادی تھی اور مکانات تھے اور اِن مکانات کے درمیان سے راستے گزرتے تھے جو مسجد الحرام اور بیت اللہ شریف تک پہنچتے تھے سب سے پہلے جس نے مسجد حرام کی مستقل عمارت بنوائی اور اس میں دروازے نصب کروائے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے (17) ہجری کو یہ کام کروایا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسجد حرام کی عمارت کی تعمیر و ترقی ہوتی رہی اور دروازوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔

بعض روایات کے مطابق عباسی خلیفہ مہدی کے دور میں ان دروازوں کی تعداد (19) تک پہنچ گئی تھی۔ عثمانی تُرکی دور میں یہ تعداد بڑھ کر (26) دروازوں تک جا پہنچی۔ اس وقت ان دروازوں کی تعداد (139) ہے جو مسجد حرام کے تہہ خانے پہلی دوسری تمام منزلیں وغیرہ شامل ہیں۔ ان دروازوں میں ایسے بجلی کے بلب لگائے گئے ہیں جو اندر نمازیوں کے لئے گنجائش ہونے

کی صورت میں تو سبز رہتے ہیں اور جب اندر جگہ پُر ہو جائے اور مسجد بھر جائے تو اِن دروازوں میں سُرخ لائٹیں روشن ہو جاتی ہیں جو اس بات کی علامت ہیں کہ اَب اندر جگہ نہیں ہے۔حرم شریف کی عمارت کے جس حصہ میں اسکیلیٹر (بجلی کے متحرک زینے) نصب ہیں اِن دروازوں میں (17) دروازے ایسے ہیں جو صرف معذورین کے لئے خاص ہیں۔

مسجد الحرام کے مینار

تاریخی کتابوں کے حوالے سے مسجد حرام کی عمارت میں سب سے پہلا مینار عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کی توسیع حرم کے دوران سن (137 ہجری) میں تعمیر ہوئی، پھر عباسی خلیفہ مہدی نے حرم شریف کی توسیع کے ضمن میں تین مینار مزید تعمیر کروائے۔عباسی خلیفہ معتضد باللہ کی توسیع کے دوران مزید ایک پانچواں مینار بنایا گیا، اس کے بعد عثمانی ترکی سلطان قایتبائی نے ایک چھٹے مینار کا اضافہ کیا۔پھر عثمانی سلطان سلیم نے ساتواں مینار بنوایا۔ان ساتوں میناروں کی اصلاح وترمیم وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے شاہ فہد کی حرم شریف کی توسیع کے بعد حرم شریف کے میناروں کی تعداد 9 ہوگئی۔

جائے پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مولد النبی)

مقصودِ کائنات فخر دو عالم۔ رحمتِ دارین،تاج دارِ مکہ ومدینہ، امام الانبیاء۔ سلطان زمین وزماں،آفتابِ عالمتاب، حبیبِ خدا، وجہ تخلیقِ کائنات، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے پیدائش صفا دروازے سے نکل کر

سامنے ہے۔اس کے ساتھ ہی شعبِ ابی طالب ہے۔ پہلے یہاں قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی تھی اَب وہاں ایک لائبریری قائم ہے۔

جنت المعلیٰ (قبرستان)

یہ مکہ مکرمہ کا مشہور تاریخی قبرستان ہے۔ اُم المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہاں آرام فرمارہی ہیں دیگر ہزاروں صحابہ کرام، اولیاءعظام، محدثین فقہاء، علماءاور حجاجِ کرام آرام فرمارہے ہیں۔

مسجد الرایہ

یہ مبارک مسجد جنت المعلیٰ کے راستے میں موجود ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اس جگہ پر اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد جن

یہ مبارک مسجد جنت المعلیٰ کے ساتھ ہی دوسڑکوں کے درمیان موجود ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ جنات کے سرداروں سے ملاقات کی اُس وقت جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لئے ایک گول دائرہ میں لائن کھینچی اور فرمایا کہ تم اس دائرہ کے اندر رہنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنات کو دینِ اسلام کی تبلیغ فرمائی اور وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے۔اُسی جگہ یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

مسجد الشجرہ

مکہ مکرمہ کے محلہ حجون میں یہ مسجد واقع ہے حرم شریف سے 700 میٹر پر واقع ہے۔اس مسجد کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہاں تشریف فرما تھے ایک یہودی گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس کو دعوتِ اسلام دی تو وہ کہنے لگا کہ وہ سامنے جو درخت کھڑا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس درخت کو اشارہ فرمایا تو یہ درخت اپنی جڑوں، شاخوں اور پتوں سمیت چل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہو کر کلمہ شہادت اور درود وسلام پیش کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو واپس اپنی جگہ پر جانے کا فرمایا تو وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

مسجد تنعیم

یہ تاریخی مسجد حدودِ حرم سے شمال کی جانب مدینہ روڈ پر حرم شریف سے ساڑھے 6 کلو میٹر واقع ہے اس مسجد سے لوگ احرام باندھ کر عمرہ اَدا کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اپنی ہمشیرہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم کے مقام پر لے جائیں تاکہ وہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ اَدا کریں یہ واقعہ 10 ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا اسی نسبت سے یہاں تعمیر کی جانے والی مسجد کو مسجد عائشہ کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد اَعلیٰ طرز تعمیر اور کشادگی کے باعث خوبصورتی کا نمونہ ہے۔اس میں 15000 نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ مسجد

کے ساتھ وضوخانے، غسل خانے، احرام باندھنے کی مخصوص جگہیں اور گاڑیوں کی پارکنگ کی سہولت موجود ہے۔

مسجد جعرانہ

طائف روڈ پر واقع اس مسجد کا مسجد حرام سے فاصلہ 23 کلومیٹر ہے فتح مکہ کے ساتھ 18 ذی القعدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہِ طائف سے واپسی پر اس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھا عرفِ عام میں اس کو بڑا عمرہ کہا جاتا ہے۔ اس مسجد میں بیک وقت 1000 ہزار آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس مسجد کی بیک سائڈ پر دائیں طرف وہ کنواں بھی موجود ہے جس میں آپکے لعابِ دہن ڈالنے کی وجہ سے پانی میٹھا ہو گیا تھا اب وہاں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔

مسجد بیعت

یہ مسجد منیٰ کے قریب شُبیر نامی گھاٹی میں تھی جمرات کے پل اور آس پاس ہونے والی توسیع میں یہ مسجد ظاہر ہوئی ہے اس مسجد کا محلِ وقوع اس جگہ پر ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت سے پہلے اَنصارِ مدینہ سے بیعتِ عقبہ اور بیعتِ ثانیہ اس جگہ پر لی تھی اس مسجد کی تعمیر پرانی طرز پر ترکی کے سلطان عبدالمجید کے دور 1250 ہجری میں ہوئی۔

مسجد نمرہ

یہ مسجد میدانِ عرفات میں موجود ہے اسی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے موقع پر خطبہ حج اور ظہر عصر کی نماز اکٹھی پڑھائی تھی۔ اس مسجد کے 6 مینار اور 3

گنبد ہیں اور صدر دروازوں کی تعداد 10 ہے۔ اس مسجد میں ساڑھے 3 لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔

مسجد خیف

یہ مسجد بھی منیٰ میں واقع ہے یہاں حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 10 ذی الحجہ کو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور قیامت تک ہر آنے والا امامِ حج خطبہ دیتا ہے اور دیتا رہے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرا قیام مکہ مکرمہ میں ہوتا تو میں ہفتہ کے دن مسجد خیف کی زیارت کے لئے جاتا۔ (اخبارِ مکہ جلد دوم)

رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مسجدِ خیف میں 175 انبیاء کرام تشریف لائے اور تمام انبیاء علیہ السلام نے یہاں نماز پڑھی ہے۔

(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں)

غارِ حرا جبل نور

اعلانِ نبوت سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پہاڑی کی چوٹی پر غارِ حرا میں تنہائی میں اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اسی جگہ پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اور وہ الفاظ یہ تھے۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ یہ مقدس پہاڑ مکہ سے 4 کلومیٹر پر واقع ہے غار کی لمبائی چوڑائی تین اور ڈھائی میٹر کے لگ بھگ ہے۔ اس پہاڑ کو اہلِ عرب جبلِ نور کے نام سے یاد

کرتے ہیں۔اس سارے پہاڑ پر غارِ حرا کی عظمت کی مہر لگی ہوئی ہے اور اس کی شہرت بھی غارِ حرا کی نسبت سے ہے۔محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کی عبادت کے لئے اسی غار کا انتخاب فرمایا تھا۔

غارِ ثور

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب مدینۃ المنورہ کی طرف ہجرت کے لئے اللہ کا حکم آیا تو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اللہ کے حکم سے اس پہاڑی کے اوپر غار میں 3 دن آرام فرمایا تھا اس غار کی پیمائش تقریباً 2 میٹر ہے۔اس غار کا ذکر قرآنِ پاک میں پارہ نمبر 10 رکوع نمبر 11 میں فرمایا ہے۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا○

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا اگر تمہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو اس غار میں چلے جانا تمہیں صبح و شام رزق ملتا رہے گا۔

صاحبِ شفاء الغرام نے لکھا اس غار نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خود اپنی طرف بلایا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ میری طرف آیئے آپ سے پہلے 70 انبیائے کرام کو میں نے اپنی طرف بلایا اور ٹھہرایا ہے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ قابیل نے ہابیل کو قتل بھی اسی جگہ کیا تھا اس پہاڑ میں ایک خاص قسم کی بوٹی پائی جاتی ہے جس کے استعمال سے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔

غارِ مرسلات

بخاری و مسلم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ منیٰ کے مقام پر غار میں تھے تو سورۃ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا نازل ہوئی یہ غار مسجد خیف کے نزدیک موجود ہے۔

جبلِ رحمت

میدانِ عرفات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی قصواء اونٹنی پر 9 ذی الحجہ کو خطبہ حجۃ الوداع اس پہاڑی کے دامن میں دیا تھا جس میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا ذکر ہے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام اور اماں حوا کی یہاں ملاقات ہوئی تھی جبرائیل علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کو یہاں مناسک حج سے آگاہ کیا تھا حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا سلام اللہ علیہا نے یہاں اعترافِ عجز کیا تھا اس لئے ساری دنیا کے لوگ یہاں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں یہی وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگرچہ تمہارے گناہ ریت کے ذروں کے برابر بارش کے قطروں کے برابر، درختوں کے پتوں کے برابر ہوں تب بھی میں معاف فرما دوں گا۔ (فضائلِ حج)

مزدلفہ

یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے حجاجِ کرام کو میدانِ عرفات سے واپسی پر کھلے آسمان تلے رات گزارنے اور وقوف کرنے کا حکم دیا ہے

وقوفِ مزدلفہ واجب ہے۔ اس مقدس وادی کا ذکر قرآنِ پاک میں ان الفاظ میں ہے۔

فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفَاتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ ۝ (سورۃ بقرہ آیت 198)

جب تم عرفات سے واپس ہو تو مسجد مشعر الحرام کے نزدیک اللہ کا ذکر کرو۔ مزدلفہ کا یہ مبارک مقام عرفات اور منیٰ کے درمیان میں واقع ہے۔

منیٰ کو وادی محسر جدا کرتی ہے۔ اس مبارک اور مقدس جگہ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اَدا فرمائیں۔ یہ رات 70 لیلۃ القدر کی راتوں سے بھی زیادہ مقدس رات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد اپنی قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر الحرام پہاڑی کے پاس (جہاں اب مسجد ہے) قبلہ رو ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل تسبیح وتہلیل اور لبیک کہتے رہے جب صبح کی روشنی پھیل گئی تو اُس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقوف فرمایا اور سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ کی طرف تشریف لے گئے۔

وادی منیٰ

اس کا کُل رقبہ ساڑھے چھ کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے دیگر شعائر کی بنسبت حرم شریف کے نزدیک ترین ہے بڑے شیطان سے لیکر وادی مُحسر تک ہے عرفات جانے سے پہلے تمام حجاجِ کرام ایک دن کے لئے منیٰ میں رکتے ہیں

اور 9 ذی الحجہ کی صبح کو عرفات کو روانگی ہوتی ہے عرفات اور مزدلفہ کے بعد 10 ذی الحجہ کی صبح واپس منیٰ میں آجاتے ہیں تین دن یہاں قیام ہوتا ہے یہاں تینوں شیطانوں کی رمی کی جاتی ہے قربانی کی جاتی ہے اور یہیں سے طوافِ زیارت جو فرض ہے اُس کی اَدائیگی کی جاتی ہے۔

وادیِ مُحسّر

یہ وادی منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان واقع ہے بلکہ یہ دونوں کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ یہ وادی منیٰ اور مزدلفہ میں سے کسی کا حصہ نہیں۔ یہی وادی ہے جس کا ذکر قرآنِ پاک میں سورۃ فیل میں ہے۔ ایک ظالم بادشاہ ابراہہ نے ہاتھیوں کی فوج لیکر بیت اللہ شریف کو گرانے کے لئے حملہ کے ارادے سے یہاں تک پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اَبابیلوں کے جھُنڈ (چڑیوں کے گروہ) بھیجے۔ جن کے پنجوں اور چونچ میں چھوٹے چھوٹے پتھر تھے جن کے ذریعے اللہ نے سارے لشکر کو تباہ و برباد فرما دیا تھا۔

ذبیحہ گاہ حضرت اسماعیل علیہ السلام

مزدلفہ سے آتے ہوئے بائیں طرف منیٰ کے شروع میں چھوٹی پہاڑی کے اوپر ایک محراب بنی ہوئی ہے یہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا تھا اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے دنبہ لے کر تشریف لائے اور اُسے یہاں ذبح کیا گیا تھا۔

جمرات

جمرات کنکریوں کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس سے ستون کو مارتے ہیں (اس ستون کو شیطان کہا جاتا ہے) کنکریوں کے مارنے کی مشروعیت کی وجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے وابستہ ہے۔ آپ علیہ السلام جب اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تشریف لائے تو جمراء عقبہ بڑے شیطان نے آپ کو بہکانے کی کوشش کی آپ نے اس کو 7 کنکریاں ماریں جس سے وہ زمین میں دھنس گیا پھر کچھ دور آگے چلے تو شیطان پھر ظاہر ہوا اور آپ کو بہکانے کی کوشش کی آپ نے پھر 7 کنکریاں ماریں شیطان نے پھر تیسری بار کوشش کی آپ نے پھر 7 کنکریاں ماریں جس سے مردود شیطان زمین میں دھنس گیا یہ ہے جمرات کی تعریف۔ شیطان کو کنکریاں مارنا حج کے شعائر یعنی واجبات میں شامل ہے۔ 10 ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کی رمی کی جاتی ہے 11 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کی رمی کی جاتی ہے اور 12 کو بھی تینوں شیطانوں کی رمی کی جاتی ہے 12 ذی الحجہ کو اگر غروبِ آفتاب سے پہلے وہاں سے نہ نکلا جائے تو 13 ذی الحجہ کو بھی تینوں شیطانوں کی رمی کرنی پڑتی ہے۔

(11، 12، 13) کو زوال کے بعد رمی کی جاتی ہے پہلے چھوٹے پھر درمیانے پھر بڑے شیطان۔ شیطانوں کو کنکریاں مارنا اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کو کنکری مارنا ابراہیم خلیل اللہ کی اتباع ہے۔

جبلِ ابو قبیس

یہ جنتی پہاڑ مسجد حرام کے ساتھ ملا ہوا ہے اس کی بلندی 120 میٹر ہے ایک روایت کے مطابق دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ زمین پر پیدا کیا بقیہ دنیا کے تمام پہاڑ اسی پہاڑ سے پھیلائے گئے۔ (رواہ بیہقی۔ فی شعب الایمان)

اس پہاڑ کو زمانہ جاہلیت میں لوگ امین کے نام سے پکارتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ طوفان نوح علیہ السلام کے زمانہ میں اسی پہاڑ میں حجرِ اَسود محفوظ رہا۔ (مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 243)

جبل قیقعان

یہ عظیم پہاڑ مسجد حرام کے شمال مغرب کی طرف ہے حرم شریف کے ساتھ ہی ہے۔ یہ پھیلتا ہوا جیحون تک جا پہنچا۔ حارتہ الاباب اور شبیکہ تک پھیلا ہوا ہے اس پہاڑ کو جبلِ ہندی، جبلِ عبادی، جبلِ سلمانیہ، جبلِ فلق کے ناموں سے پکارا جاتا ہے اس پہاڑ کی بلندی 110 میٹر ہے۔

صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ان پہاڑوں پر متعین فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اَے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ چاہیں تو میں طائف والوں پر جبلِ ابوقبیس اور جبلِ قیقعان کو اُٹھا کر گرا دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کی پشتوں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

طائف

مکۃ المکرمہ سے 150 کلومیٹر پر طائف شہر واقع ہے جہاں اسپیشل کرایہ پر گاڑی لے کر طائف جایا جاتا ہے یہ خوبصورت ترین ہرا بھرا باغوں کا شہر ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مزار مبارک بھی اسی شہر میں ہے مزار کے ساتھ بہت بڑی جامع مسجد ہے جس میں 74 صفیں ہیں فی صف 400 فٹ لمبی ہے جمعہ کے روز نمازیوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔عورتوں کی نماز کے لئے علیحدہ جگہ ہے وضو خانوں کا وسیع انتظام ہے۔اسی شہر میں وہ باغ بھی موجود ہے جس میں طائف والے غنڈوں نے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھراؤ کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو کر اس باغ میں تشریف لائے تھے وہاں ایک پرانی طرز کی ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔اس شہر کے ایک کونے پر وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی بھی موجود ہے جس پر کفار نے کھڑے ہو ایک بہت بڑا بھاری بھرکم پتھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لُڑکایا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے اِشارے سے فرمایا تھا کہ اُدھر ہی رک جا وہ آج تک وہاں رُکا ہوا ہے۔اور کچھ دیگر زیارات بھی وہاں موجود ہیں۔طائف سے 80 کلومیٹر دور بنو سعد کا قبیلہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنا بچپن گزارا تھا اَب وہ مکانات ختم ہو چکے ہیں تاہم نشانات موجود ہیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی رضاعی بہن شیماں کے ساتھ بکریاں چراتے تھے وہ چراہ گاہ بھی دیکھی جا سکتی ہے وہ بوڑھا درخت جس کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شقِ صدر ہوا تھا وہ بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

نہر زبیدہ

اس نہر کو عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ نے جاری کرایا تھا یہ نہر وادیِ نعمان سے نکالی گئی تھی۔ وادیِ نعمان طائف روڈ پر 36 کلومیٹر پر واقع ہے عرفات، مزدلفہ، منیٰ کی پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ گزرتی ہوئی مکۃ المکرمہ تک آئی تھی ایک لمبے عرصہ تک یہ نہر حجاجِ کرام اور مکہ والوں کو پانی کی ضروریات پوری کرتی رہی اَب یہ نہر بند پڑی ہے یہ نہر اپنے زمانے کا ایک عجوبہ تھی۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ 7 مرتبہ نمازِ فجر کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد 7 مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ○ اے اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔ پڑھنے والا اگر اس دن یا رات کو مرجائے تو دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم۔ابوداؤد)

فضائل مدینۃ المنورہ

سلام بحضورِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

السلام اے سرورِ کون و مکاں السلام اے رحمتِ ہر دو عالم
السلام اے آیئہ لطف و کرم السلام اے شافعِ خیرالاُمم
السلام اے شاہد و مشہودِ حق السلام اے احمد و محمودِ حق
السلام اے رحمۃ للعالمین السلام اے صادق الوعد الامین
السلام اے غم گسارِ عاصیاں السلام اے مونسِ بے چارگاں
السلام اے نورِ وحدت کے امیں السلام اے رحمتِ دنیا و دیں
السلام اے نورِ وحدت کے امیں السلام اے ذاتِ ختم المرسلیں
السلام اے مظہرِ نور و جمال السلام اے مصدرِ فضل و کمال

مدینہ طیبہ

خاکِ طیبہ از دو عالَم است
اے خنک شہرے کہ آں جا دلبر است
اِدب گاہیت زیر ِآسماں از عرش نازک تر
نفَس گُم کردہ می آید، جنیدؒ با یزیدؒ ایں جا
لے سانس بھی آہستہ! یہ دربارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے
خطرہ ہے بہت سخت، یہاں بے ادبی کا
مولای صل وسلم دائماً ابدا
علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم
وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادئ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں و ہی اوّل وہی آخر
وہی قرآن، وہی فرقا ن، وہی یٰسین وہی طٰہٰ

یا صاحب الجمالِ و یا سیّد البشر
من وَّجھك المنیرِ لقد نوّر القمر
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّه
بعد از خد ا بزرگ توئی قصہ مختصر
حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

مدینہ طیبہ کی حاضری عظیم نعمت ہے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جب اس مقدس شہر کے سفر اختیار کرنے کی سعادت میسر آئے۔تو نیت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی ہو۔ ریا کاری، تفاخر، شہرت، سیر وسیاحت یا کسی اور دنیاوی غرض کا شائبہ تک نہ ہو۔ ورنہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس مقدس سفر میں درود شریف کی کثرت افضل ہے دورانِ سفر درود شریف ذوق وشوق سے پڑھتے رہیں۔ مدینہ با سکینہ میں فرض نمازوں کے بعد درود شریف کو ہی افضلیت حاصل ہے۔ سرورِ کون ومکان سلطانِ زمین وزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ گوہر بار کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ حاضری سے پہلے کچھ صدقہ دیا جائے۔ تاکہ انوار و برکات سے دامن لبریز ہو جائے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرو تو اس سے پہلے کچھ خیرات کر لیا کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ ہے اگر صدقہ دینے کی قدرت نہ ہو تو اللہ غفور رحیم ہے۔ اے زائرِ خوش نصیب! یہ ملحوظ خاطر رہے کہ یہ جلوہ گاہِ محبوبِ خدا، دربارِ گوہر بارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آستانہء سرکارِ عالم اور کاشانئہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حریم ناز ہے۔ جس میں پیکرِ حُسن وجمال خوابیدہ ہیں۔ یہ روضئہ اطہر فردوسِ بریں کا پُر از بہار قطعہ ہے۔ لہٰذا ادب کا

دامن داغ دار نہ ہونے پائے۔اس کے تقدس کا تحفظ لازم ہے۔انتہائی اَدب واحترام، خشوع وخضوع کے ساتھ مسجد نبوی شریف داخل ہوں اب تک حاضری کی سعادت سے محرومی کا قلق اور زیارت نصیب نہ ہونے کا رنج وملال بھی ایک گونہ دل میں ہو۔حشر میں زیارت رُخِ زیبا سے سرفرازی کی آرزو وتمنا اور تڑپ سے دل لبریز ہو۔اور یہ خوف وخدشہ بھی ہے کہ نہ جانے مجھ جیسے سراپا خطا کار کا مقدر محشر کی ہولنا کیوں میں اس سراجاً منیرًا کے دیدار کے لائق ہے کہ نہیں۔

اس دربارِ معظّمہ کے جاہ وجلال، عظمت، قدر ومنزلت، اور شرف ومجد کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے۔جب گنبد خضرا نظر نواز ہو، تومکین قبہء نور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علوِّ شان کا خاص خیال رکھیں۔ یہ ذاتِ ستودہ صفات جو ساری کائنات سے اشرف واکرم، اعلیٰ، افضل اور بالا ہے۔اور آپ کا مرقدِ مقدس ساری روئے زمین میں ممتاز، معظم، مکرم اور افضل ہے۔اور جس خاکِ پاک پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجودِ مسعود لگا ہوا ہے۔اس کے ریگزاروں کی شان کعبہ سے افضل، عرش سے بالا، کرسی سے حتیٰ کہ زمین وزماں اور ہفت افلاک سے بھی ارفع واعلیٰ ہے۔

اے زائرینِ دربار رسالت! تم کائنات کے پسندیدہ اور منتخب افراد کے زمرے میں شامل ہو چکے ہو، خوش بختی نے تمھارے قدم چوم لیے، تم بارگاہِ قُدس میں پہنچ گئے، جلوہ گاہِ ناز میں آ گئے۔

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانہ پر حاضر ہو، اَمن اور سلامتی کا سرچشمہ تمھارے سامنے ہے، راحت وآرام کی فضاؤں نے تمھیں گھیر لیا اور گلِ امید سے دامن مہک رہے ہیں۔

دل تمام کدورتوں اور آلائشوں سے پاک کر کے مجسم اَدب بن کر حاضری دیں۔ علماء کرام کا فرمان ہے کہ جس قلب میں دنیا کی خواہشات نفسانی، شہوت، اور لہو ولعب کا غلبہ ہو، ایسا گندے دل والا آدمی اس مقدس مقام کی براکات سے محروم رہتا ہے۔ بلکہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اغراض اور غصہ کا اندیشہ بھی ہے۔لہذا جہاں تک ممکن ہو دل کو دنیاوی خرافات، لذات، اور خواہشات سے خالی رکھنے کی بھرپور کوشش کرے۔اور اللہ جل جلالہ کی رحمتِ کاملہ واسعہ، اور عفو وکرم کی امید واثق رکھیں۔اور رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین کے پیش نظر اُن کے وسیلے سے اللہ کریم سے معافی کے طلب گار بن کر حاضری دیں مواجہ شریف سے تھوڑے فاصلے پر اس طرح کھڑے ہوں کہ نگاہ نیچی ہو، ہاتھ پاؤں میں جنبش اور حرکت مفقود ہو، سکون اور وقار سے دست بستہ کھڑے ہوں، مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوِّ شان اور عالی مقام کا استحضار پوری طرح دل میں ہو، کیونکہ یہ دربارِ گوہر بار شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔جن کی شفاعت یقیناً مقبول ومشکور ہے۔ یہ وہ در ہے جس در سے سوالی مراد سے خالی نہیں جاتا۔ جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانہ کی چوکھٹ نصیب ہوگئی وہ کامیاب وکامران ہو گیا۔اور جس نے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے ربِ کریم سے مانگا وہ دعاء ضرور شرف قبولیت سے نوازی جائے گی۔نہایت ذوق وشوق اور عجز و نیاز کے ساتھ سلام بدرگاہِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَةً لِّلْعٰالَمِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰه

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

آپ سے بڑی عاجزی اور ایمانی اخوت کا واسطہ عرض کروں گا خواہ اس پہلی حاضری میں یا خواہ کسی اور حاضری میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اِس سیاہ کار امتی کی طرف سے بھی عرض کر دیں کہ اے ربّ العالمین کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سیاہ کار اور نابکار امتی محمد کرم داد اعوان نے بھی سلام عرض کیا ہے وہ اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے اپنے بیوی بچوں کے لیے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے

اپنے سب محسنوں اور محبوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مغفرت کی دعا اور شفاعت کا طلبگار اور امید وار ہے۔
اِسے یقین ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور عنایت سے
اِس کا بیڑہ پار ہو جائے گا اور یہ بھی استدعا ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے یہ بھی دعا فرمائیں کہ اِس کو مَرتے دم تک
ایمانی عہد پر قائم رہنے کی توفیق ملے۔

ملک ابو جعفر المنصور العباسی نے حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مقدسہ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد دعاء کرتے وقت منہ قبلہ کی طرف پھیر لینا چاہیے یا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف منہ کیے ہوئے دعاء کی جائے۔امام صاحب نے فرمایا۔اورتم اُن کی طرف سے منہ کیونکر پھیر سکتے ہو جبکہ وہ تمھارے اور تمھارے باپ آدم علیہ السلام کے، قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمھارے لیے وسیلہ ہوں گے۔(معالم دارالہجرہ)

مسجد نبوی شریف کی حدود میں جس جگہ بھی کھڑے ہو کر سلام پیش کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُن لیتے ہیں لہذا رش کے وقت جہاں سکون وطمانیت ملے وہاں درود وسلام پڑھ لے۔اور جب رش نہ ہو تو مواجہ شریف کے قریب کھڑے ہو کر سلام پیش کرے۔

سلام پیش کرنے کے بعد شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسلے

سے دعا کی جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں یوں دعا کرے۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِماً عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ۝ (تذکرہ خلیل، زبدۃ المناسک)

کوشش یہ کی جائے کہ نماز میں اور بغیر نماز کے بھی قبر مبارک کی طرف پشت نہ کی جائے نماز کیلئے ایسی جگہ کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔ جہاں سے قبر شریف کی طرف پشت نہ ہو بلکہ منہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا جو اُمتی مدینہ شریف کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کرکے وہاں رہے گا میں قیامت کے دن اُسکی سفارش اور شفاعت کروں گا۔ (مسلم)

مدینہ کریم کو یہ شرف بھی نصیب ہے کہ اس سرزمین میں حُجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ممبر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان جنت کا ایک باغ موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (صحیح ابن خزیمہ، سنن، دار قطنی)

آقائے مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

یہ بھی ارشادِ پاک ہے کہ منبر کی سیڑھیاں جنت کی منازل ہیں۔ایک جگہ یہ بھی ارشادفرمایا کہ میرا منبر جنت کا دروازہ ہے (احمد ابو یعلیٰ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب جذب القلوب میں تحریر کرتے ہیں کہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کی زیارت سے مشرف ہونا مقبول حج کے برابر ہے۔جب آپ مدینۃ الرسول جانے لگیں تو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجدِ نبوی شریف دونوں کی زیارت کی نیت کریں۔بعض محققین نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو راجح قرار دیا ہے۔افضل ہے کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے اس لیے بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب رب العالمین کے علاوہ وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہمیں رب العالمین کا پتہ چلا جس ذاتِ بابرکات سے وابستگی کی بدولت ہمیں دینِ اسلام ملا، اور ایمان کی دولت سے ہم مالا مال ہوئے جس ذاتِ بابرکات کی وجہ سے ہم خیرالامم کے مقام ومرتبہ پر فائز ہوئے اور دینی، دُنیاوی، اور اُخروی نعمتوں کے مستحق ٹھہرائے گئے، اب اُسکی ذاتِ پاک سے یہ بے پروائی اور بے اعتنائی۔کہ اس کے دربارِ اقدس میں درودوسلام کے لئے آنا بھی گوارہ نہ ہوتو اس کو بے وفائی اور بے مروتی کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔چنانچہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جو شخص بیت اللہ کے حج کے لئے آئے مگر میری زیارت کیلئے مدینہ طیبہ نہ آئے تو اس نے میرے ساتھ جفا کی، بے مروتی کی۔(شرح اللباب)

مدینہ منورہ کا سفر ایک عبادت ہے اور یہ بہت ہی اہم عبادت اور بڑی جانبازی اور دل فروشی کی منازل ہیں یہ سفر عشق و محبت کا سفر ہے یہ شوق واشتیاق کی وادی ہے یہاں بہت ضروری ہے کہ تمام آداب و مستحبات کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔حدیث شریف میں ہے کہ رب العالمین نے ایک جماعت فرشتوں کی پیدا کی ہے جو قاصد بن کر زیارت اور دو درو سلام پڑھنے والوں کے درود وسلام کے تحفے دربارِ نبوی میں پیش کرتے ہیں اور ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے آرہا ہے اور آنے سے پہلے آپ کی خدمتِ مطہرہ میں یہ تحفے درودوسلام کے پیش کرتا ہے۔جبکہ دوسری حدیثِ پاک میں ہے کہ جب زائر مدینہ منورہ کے قریب پہنچتا ہے تو رحمت کے فرشتے تحفے لیکر اس زائر کے استقبال کرنے کیلئے آتے ہیں اور طرح طرح کی بشارتیں زائر کو سناتے ہیں اور نورانی طبق اس پر نچھاور کرتے ہیں۔(جذب القلوب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ کے بعض زمین پر پھرنے والے فرشتے مقرر ہیں۔جو میری امت کے اعمال مجھ تک پہنچاتے ہیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا وفات کر جانا تم لوگوں کے لیے بہتر ہے کیوں کہ میری وفات کے بعد تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کئے جائیں گے اگر بہتر ہوں گے تو میں اس پر حق تعالیٰ شانہ کا شکر ادا کروں گا اور اگر بد اعمال

دیکھوں گا تو تمہارے لیے اللہ ربّ العزت سے مغفرت طلب کروں گا۔

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت تک حرم مدینۃ المنورہ کے ہر چاروں جانب فرشتے نگہبانی کرتے ہیں تاکہ رعبِ دجال اور طاعون حدودِ حرم میں داخل نہ ہونے پائیں۔ (بخاری و مسلم)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو شخص بھی یہ تمنا کرے کہ اُسکی موت مدینۃ المنورہ میں واقع ہو۔ پھر اگر اسے مدینۃ المنورہ میں موت آگئی تو قیامت کے دن میں اُسکی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی)

باشندگانِ مدینہ باسکینہ کی غیبت کرنا، یعنی بدنام کرنا، ان کی عیب جوئی کرنا، ان کی شان میں گستاخانہ کلام کرنا، یہ سب اپنی ہلاکت کے عوامل واسباب ہیں۔ اُن کی عزت و تعظیم کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے اُن سے دغابازی، مکاری، چالبازی ہرگز نہ کی جائے۔

اس محترم شہر کے قیام کو غنیمت سمجھا جائے۔ مسجد نبوی شریف میں حاضری اور اعتکاف کی پابندی کی جائے۔ کارِ خیر، صدقات وخیرات کثرت سے کرتے رہیں۔ صلوٰۃ وسلام بارگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وردِ زبان بنائیں۔ گنبدِ خضراء پر جب بھی نگاہ پڑے نہایت خشوع وخضوع سے اُسے دیکھیں۔ اس قبہ نور کو دیکھنا بھی باعثِ ثواب اور موجب برکات ہے۔

سانحہ اِرتحال

کُنْ فَیَکُوْن کے لَا رَیْب، امرِ تخلیق کی زَد میں جو بھی آیا، فنا اس کے

گلے کا ہار بن گئی اور اللہ تعالیٰ نے کُلُّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٍ اس امر کی مہر کی تصدیق ثبت فرمادی، عالمِ کون ومکان میں خالق اور مخلوق کے سوا تیسری کوئی جنس ہے ہی نہیں۔ خالقِ ازل سے ابد تک قائم ودائم رہے گا اور مخلوق کے مقدر میں فنا ہے بقا کا تصور ہی عنقا ہے۔ خواہ کتنا ہی جاہ وجلال اور شان وشوکت کا حامل ہو تخت وتاج کا مالک ہو، انبیاء واتقیاء ہوں۔ حتیٰ کہ باعث تخلیقِ کائنات سرورِ کون ومکاں سلطان زمین وزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کیوں نہ ہوں کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡت۔ سے کسی کو مفر نہیں۔ وہ رُوح فرسا وجاں گداز، دل دوز جاں سوز، کرب ناک واندوہناک سانحہ جس نے دُنیائے رواں کو نبوت ورسالت کے فیوض وبرکات اور وحیٔ ربانی کے اَنوار وتجلیات سے محروم کر دیا 12 ربیع الاول 11 ہجری مئی 632ء بروز 2 شنبہ دوپہر کا اندوہناک واقعہ ہے، کہ آفتاب عالم تابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طیبہ کے ریگ زار میں یکایک روپوش ہو گیا اور رُخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمالِ جہاں آرا نے نقابِ برزخ اوڑھ لیا۔ جس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دارِ بقا کے لیے سفر باندھ رہے تھے اسی صبح کا واقعہ ہے کہ حسبِ معمول رازدارِ ختمِ نبوت رفیق غار صدیقِ باوقار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نمازِ فجر پڑھا رہے تھے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طبیعت میں قدرے سکون ہوا، تو حجرۂ مبارکہ سے جو مسجد نبوی شریف سے ملحق تھا۔ پردہ اُٹھا کر دیکھا اور مسلمانوں کو خُدا کے حضور نماز میں مشغول پایا اس ایمان افروز منظر کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ اَنور پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ہونٹوں پر دل رُبا مسکراہٹ تھی۔ (طبقات ابن سعد، البدایہ والنہایہ)

جس دن رحمتِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کا مدینہ باسکینہ میں ورودِ مسعود ہوا۔اس دن ذرہ ذرہ مثلِ آفتاب بن گیا۔ ہر چیز تابندہ ودرخشندہ دیکھائی دیتی تھی اور ہر سُو نورِ نبوت کا اُجالا تھا۔مگر جس روز آفتابِ رسالت ﷺ غروب ہوگیا،تو تاریکی نے ہر شے کو بے نور کردیا اور ہر چیز سراسیمگی کے عالم میں پیکرِ غم والم بن گئی۔سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن فخرِ کائنات ﷺ کے وصال کا المیہ پیش آیا، اس جاں لیوا حادثہ سے مدینہ منورہ کی ہر ایک چیز بے نور ہوگئی۔(ابن ماجہ،سنن دارمی،وفاۃ النبی ﷺ)

روضۂ اَقدس میں نقب زنی کی جسارت

سلطان نورالدین محمود شہید بن عمادالدین زنگی المتوفی 569ہجری 1173ء نہایت متقی پرہیز گار، ذاکر، شب بیدار، اور عادل بادشاہ تھا۔ 557ہجری 1162ء کوایک رات نماز تہجد سے فارغ ہوکر سو گیا۔خواب میں آقائے دو جہاں ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا۔حضور اَقدس ﷺ نے نیل گوں آنکھوں والے 2 آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اِن دونوں سے میری حفاظت کرو۔سلطان کی گھبراہٹ سے آنکھ کھلی فوراً اُٹھ کر وضو کیا اور نوافل میں مشغول ہوگیا۔کچھ دیر بعد لیٹا ہی تھا کہ معاً آنکھ لگ گئی۔دوبارہ وہی خواب دیکھا جس سے پریشان ہوکر اُٹھ کھڑا ہوا،اور وضو کر کے نفل پڑھنے لگا۔مگر نیند غالب آگئی اور سو گیا۔اس نے تیسری مرتبہ بھی وہی خواب دیکھا،بادشاہ یہ کہتے ہوئے کھڑا ہوگیا کہ اب نیند کی گنجائش ہی نہیں رہی

اپنے نیک سیرت وزیر جمال الدین کو بلا کر خواب سے آگاہ کیا۔وزیر باتدبیر نے مشورہ دیا کہ آپ کو بلا تاخیر مدینہ منورہ روانہ ہوجانا چاہیے اوراس خواب کا تذکرہ کسی سے نہ کیجئے۔بادشاہ فی الفور تیار ہوگیا۔وزیر موصوف اور 20 خاص خدام کو ساتھ لیا۔تیز رو اونٹوں پر بہت سا سامان اور مال ومتاع لاد کر اُسی رات مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوگیا۔شب وروز سفر کرنے کے بعد 16 سولویں دن شام کے وقت مصر سے مدینہ طیبہ پہنچا۔بادشاہ موصوف مدینہ باسکینہ میں داخل ہونے کے بعد نہایت عجز و نیاز اور ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوکر ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد کے نفل ادا کئے۔پھر متفکر ومتردد ہوکر سوچنے لگا کہ کیا تدبیر اختیار کی جائے۔بالاخر طے پایا کہ شہر کے تمام لوگوں کی دعوت کی جائے اور ان میں انعام تقسیم کئے جائیں اس طرح مطلوبہ شخص کی پہچان کر کے گرفتار کرلیا جائے۔ چنانچہ وزیر موصوف نے اعلان کرایا کہ بادشاہ سلامت تشریف لائے ہیں۔ وہ اہل مدینہ کو انعام و کرامات سے نوازیں گے۔لہذا ہر آدمی آئے اور سلطان کی سخاوت سے فیض یاب ہو۔لوگوں نے آنا شروع کیا اور شاہی تحائف سے بہرہ ور ہونے لگے۔ بادشاہ عطا کے وقت گہری نگاہ سے ہر آدمی کو دیکھتا اور خواب میں دیکھی ہوئی شکلوں کو تلاش کرتا۔شہر کے ہر صغیر وکبیر،امیر اور فقیر نے شاہی تحائف حاصل کئے مگر جن کی جستجو تھی وہ شکلیں نظر نہ آئیں۔بادشاہ نے پھر اعلان کرایا کہ کوئی اور آدمی رہ گیا ہو تو اسے بھی بلایا جائے لوگوں نے کہا کہ سب آدمی آچکے ہیں

کوئی باقی نہیں رہا۔ بہت غور وخوض کے اور سوچ بچار کے بعد معلوم ہوا کہ 2 مغربی آدمی جو بڑے متقی، پرہیز گار، تارک الدنیا، اور گوشہ نشین ہیں وہ نہیں آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اُنہیں بھی بلایا جائے۔ تو لوگ کہنے لگے بادشاہ سلامت! وہ تو خود بڑے مستغنی ہیں، اُنہیں کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ خود بے دریغ صدقات وخیرات کر کے ہر آدمی کو نوازتے رہتے ہیں۔ اور دن رات عبادت میں مشغول رہتے ہیں، اسی وجہ سے وہ نہیں آئے۔ لیکن شاہی فرمان کے باعث انہیں بادشاہ کے روبرو پیش ہونا ہی پڑا۔ بادشاہ نے انہیں ایک نظر دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہی دونوں آدمی خواب میں دکھائے گئے تھے۔ بادشاہ نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے بتایا، ہم مغربی لوگ ہیں حج کو آئے تھے، حج کی فراغت کے بعد مدینہ طیبہ زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ہوئے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس میں رہنے کی تمنا اور شوق نے ہمیں یہیں کا کر دیا، بادشاہ نے ان کی قیام گاہ کے بارے میں دریافت کیا۔ بتایا گیا کہ وہ روضہ اَنور کے قریب ہی ایک رباط میں مقیم ہیں۔ انہیں یہیں ٹھہرنے کا حکم دے کر بادشاہ ان کی قیام گاہ پر گیا۔ تلاش وبسیار اور تجسس کے باوجود مال ومتاع اور چند کتابوں کے سوا کوئی مشتبہ چیز نظر نہ آئی جس سے خواب کی تعبیر پایہ تکمیل کو پہنچتی۔

بادشاہ کی پریشانی اور فکر بڑھتی جا رہی تھی اور ادھر اہالیانِ مدینہ مشتبہ افراد کی سفارش کے لئے جمع ہو رہے تھے کہ یہ بے گناہ ہیں انہیں عبادت وریاضت سے فرصت ہی کہاں۔ دن بھر روزے رکھنا، ہر نماز ریاض الجنۃ میں ادا کرنا، روزانہ جنت البقیع کی زیارت کرنا، اور ہر شنبہ کو مسجد قباء میں

پابندی سے جانا۔ ان کے معمولات مین شامل ہے، ان کی فیاضی کی کوئی انتہاء نہیں۔ سال رواں میں قحط کے باعث اہل مدینہ کے ساتھ بیحد ہمدردی اور غم گساری کا برتاؤ کیا۔ بڑی فراخ دلی سے روپیہ، پیسہ خیرات کیا۔ ایسی باتوں نے بادشاہ کے تفکرات میں اضافہ اور بھی ہیجان پیدا کردیا بادشاہ پریشانی کے عالم میں کہتا ہے کہ۔ بارالہٰ! سمجھ میں نہیں آرہا کیا معاملہ ہے۔ دفعتہً بادشاہ کو خیال آیا کہ اِن کے مصلیٰ والی جگہ دیکھی جائے۔ ایک بورئے پر بچھا ہوا مصلیٰ اُلٹا تو ایک پتھر نظر آیا۔ جب اسے ہٹایا گیا تو سُرنگ نمودار ہوئی جو بہت گہری اور بہت دور قبرِ اَطہر تک پہنچی ہوئی تھی۔

سمجھے تھے جسے راہبر، وہی راہ زن نکلا

بادشاہ نے اُنہیں ڈرادھمکا کر اس مذموم حرکت کا سبب دریافت کیا، چار و ناچار انہیں اس حقیقت کا اِنکشاف کرنا ہی پڑا، جس کے پس پردہ عیسائیت ایک منحوس خواب دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں عیسائی ہیں اور عیسائی بادشاہوں نے بے پناہ مال و دولت اور زرِ کثیر دے کر اس لئے بھیجا کہ کسی طرح حجرہ مقدسہ میں داخل ہو کر سیدِ کائنات، رحمتِ موجودات ﷺ کے جسدِ عنبریں کے ساتھ گستاخانہ حرکت کریں اور نکال کرلے جائیں۔

ہم رات بھر کھدائی کرتے اور مشکوں میں مٹی بھر کر رات ہی میں جنت البقیع کے مضافات میں ڈال دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جس رات یہ نقب زن قبرِ اَطہر کے قریب پہنچنے ہی والے تھے۔ اس رات سخت بارش ہوئی اور گرج

وچمک سے زبردست زلزلہ آیا اور تیز وتند جھکڑ چل رہے تھے۔سلطان نور الدین ان کی ایمان سوز باتیں سن کر آتشِ غضب سے بھڑک اُٹھا اور انہیں عبرت ناک سزا کا حکم دیا۔لیکن بادشاہ کی طبیعت میں غیض وغضب کی شدت کے باوجود ایک عجیب رقت انگیز کیفیت طاری تھی کہ۔اللہ جلّ شانہٗ اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس خدمتِ جلیلہ پر مجھے مامور فرمایا بالآخر انہیں قتل کر کے کیفر کردار تک پہنچایا۔ان میں شامل لوگوں نے ان کی منحوس لاشوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ان دونون کو ٹھکانے لگانے کے بعد سلطان موصوف نے حجرہ منیفہ کے چاروں طرف شکست وریخت سے محفوظ ایسی مضبوط دیوار بنوائی جس کی بنیادیں پانی تک گہری کھود کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار سطح زمین تک بنا دی۔اس پر مسجد نبوی کی چھت تک دیوار بنوائی جس میں دروازہ نہیں رکھا۔تاکہ قبور زمانے کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہیں۔ امام زین الدین مراغی نے بھی قدرے اختصار سے یہ واقع بیان کیا ہے۔(معالم دار الہجرۃ،وفاء الوفاج)

خسف کا ایک عبرت ناک واقعہ

شیخ شمس الدین صواب رئیس خدام حرمِ نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک مخلص دوست جن کے امیرِ مدینہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے، میں انہیں کی وساطت سے امیر مدینہ کا کام کرایا کرتا تھا۔ایک دن میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت امیر

کے پاس آئی ہے۔ جنہوں نے نہایت قیمتی سامان اور تحائفِ نادرہ امیر کو رشو
ت دے کر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے اجسام مبارک نکال کر لے جانے پر
رضا مند کر لیا ہے۔ امیر موصوف مذہبی بے حسی اور حب دنیا کا شکار ہو کر ان
کے دام میں پھنس گیا ہے اور انہیں ایسا کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ شیخ
موصوف کہتے ہیں یہ بات سن کر میرے اوسان خطا ہو گئے اور میں اس فکر میں
بیٹھا ہی تھا، کہ امیر کا قاصد بلانے آ گیا، میں حاضر خدمت ہوا۔ امیر نے کہا
کہ آج رات کچھ لوگ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئیں گے۔ ان کے لئے دروازہ
کھول دینا اور ان کے کام میں مداخلت مت کرنا، بہت اچھا جناب کہہ کر میں
واپس آ گیا۔ مگر سارا دن حجرہ مقدسہ کے پاس بیٹھے روتے گذر گیا، لمحہ بھر کے
لیے بھی میرے آنسو نہ تھمتے تھے، کسی کو کیا خبر کہ مجھ پر کیا گذری۔ عشاء کی
نماز سے فارغ ہو کر جب سب لوگ چلے گئے تو میں نے بھی دروازے بند کر
دیئے۔ کچھ دیر بعد باب السلام جو امیر مدینہ کا گھر تھا اُس کی طرف سے وہ
لوگ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے حسب الحکم دروازہ کھول دیا۔ اور وہ
اندر آنا شروع ہوئے ان کی تعداد 40 چالیس تھی وہ لوگ پھاڑوے،
کدال، ٹوکریاں، کھودنے والے دیگر آلات اور شمع ساتھ لائے تھے۔ میں
سخت حیران اور پریشان ہو کر ایک طرف بیٹھا رونے اور سوچنے
لگا۔ خداوند! تو قیامت برپا کر دے، تاکہ یہ بدطینت اپنے ناپاک عزائم سے
باز رہیں۔ وہ لوگ مسجد شریف میں داخل ہو کر حجرہ مقدسہ کی طرف بڑھتے

جارہے تھے۔لیکن ربِّ ذوالجلال کی قدرت پہ قربان جاؤں، جس نے اپنے محبوب اور مقبول بندوں کی حفاظت کا ایسا غیبی انتظام فرمایا جسے دیکھ کر عقل ششدر رہ جاتی ہے۔وہ ابھی ممبر شریف تک پہنچنے ہی نہ پائے تھے کہ سازوسامان سمیت زمین میں دھنس گئے (فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَة. فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَه) یہ واقع سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توسیع کے پہلے مغربی ستون کے قریب پیش آیا تھا۔امیر مدینہ ان کی واپسی کا منتظر رہا۔لیکن زیادہ دیر گذر جانے پر اس نے مجھے طلب کیا، میں حاضر خدمت ہوا تو امیر نے پوچھا کیا وہ لوگ نہیں آئے۔میں نے کہا آئے تھے، امیر نے کہا پھر کیا ہوا؟ میں نے جو ماجرا دیکھا تھا لفظ بالفظ کہہ سنایا۔لیکن امیر کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ انہیں زمین نگل گئی ہوگی۔امیر نے درشت لہجے میں کہا، ہوش سے بات کرو میں نے کہا کہ آپ تشریف لے چلیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، ابھی دھنسنے کے آثار اور کچھ کپڑے وغیرہ نظر آرہے ہیں، امیر نے مجھے سخت تنبیہ کی کہ اس واقعہ سے کسی کو آگاہ نہ کرنا ورنہ تمھاری گردن اُڑادی جائے گی۔ (کامل تاریخ المدینۃ المنورہ، وفاء الوفاء)

روضہ انور کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہے

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب دنیا میں موجود نہیں ہیں تو اب مدینہ طیبہ جانا نہ جانا سب برابر ہے یعنی روضہِ انور پر حاضری کا کوئی مفاد نہیں ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوٹوک اس کی نفی کی ہے اور روضہء انور پر

حاضری کو اپنی دنیوی زندگی کے مثل قرار دیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور پھر میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (مشکوٰۃ۔ بیہقی فی شعب الایمان)

روضہء انور کی زیارت بھی موجب شفاعت ہے رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی تو اسکی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی۔ (دارقطنی، بزار، فتح القدیر)

ہمارے شفیق ورحیم آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ مشرفہ میں میرا گھر ہے اسی میں میری قبر بھی ہوگی لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ میری قبر کی زیارت کرنے کے لیے آئیں۔ (بحوالہ فضائل حج)

پڑوسی ہونے کی نوید

مقصودِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (مرد یا عورت) میری زیارت کیلئے آئیگا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ان ارشادات گرامی میں اس بات کا واضح اشارہ موجود ہے۔ کہ زیارت کا مقصد آپ ﷺ کی زیارت ہو نہ کہ محض مسجد نبوی کی۔

اللہ کی محبوب ترین بقعہ اَرضی

رحمتِ عالم ﷺ نے مکہ میں ہجرت کے وقت دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ اب جبکہ تو نے مجھے اس خطہ اَرضی سے ہجرت کا حکم فرمایا ہے جو مجھے بہت محبوب ہے۔ پس اب مجھے ایسی جگہ مقیم فرما جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینۃ المنورہ (اپنے محبوب ترین مقام) میں مقیم فرمایا (حاکم فی مستدرک) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم قرار دیا تھا اور مدینۃ المنورہ کو میں حرم قرار دیتا ہوں۔ (بخاری ومسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی دعا فرمائی۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تھے تیرے خلیل تھے تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ ہوں تیرا نبی ہوں تیرا حبیب ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی تھی میں ویسی ہی دعا مدینۃ المنورہ کے لئے مانگتا ہوں بلکہ اس سے بھی دوگنا زیادہ کی دعا مانگتا ہوں (بخاری ومسلم وترمذی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مدینۃ المنورہ کی زمین سے بہت زیادہ محبت ہے اور اس محبت کو میں نے اپنے اللہ سے مانگ کر لیا ہے۔ تمھارے ایمان کی کسوٹی اسی محبت کو قرار دیا گیا ہے تم میں سے جو بھی صاحبِ ایمان ہوگا وہ مدینہ منورہ کی طرف دوڑ کر آئے گا۔ جس طرح کہ سانپ اپنے بِل کی طرف دوڑ کر آتا ہے (بخاری ومسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی مٹی میں بھی اور یہاں کے غبار میں بھی اللہ تعالیٰ نے شفا رکھ دی ہے۔ (بخاری وابن حیان) ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ کا غبار جذام کے مریضوں کیلئے شفا ہے۔ (الدر الثمینہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینۃ المنورہ ایسی بھٹی کی مانند ہے جو خبیث کو نکال دیتا ہے اور پاکیزہ کو خالص کر دیتا ہے۔ (بخاری)

مسجد نبوی شریف کے اندر کی زیارات

ریاض الجنّۃ میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مصلیٰ مبارک ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہو کر امامت فرماتے تھے۔ ریاض الجنۃ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا (مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ) ترجمہ: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والا حصہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ ریاض الجنۃ کی نشانی یہ ہے کہ جہاں جہاں سفید قالین ہوگا وہ جنت کا ٹکڑا ہے اور جہاں جہاں سُرخ قالین ہوگا وہ حصہ مسجد کا ہے۔ ریاض الجنۃ کے سات ستون ہیں

ستون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے اگر وہاں لوگوں کو نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ نماز پڑھنے کے لئے قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ نے اُس جگہ کی نشان دہی فرمائی۔ اس ستون کے 7 فٹ اُوپر سنہرے گول دائرہ کے اندر یہ لکھا ہوا ہے۔ ھٰذَا اِسْتِوَانَہٗ عَائِشَہٗ صِدِّیْقَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

ستونِ اُبُولُبابہ

ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک قصور ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اُنہوں نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام

منع فرما دیا تھا کہ اس سے کوئی بات چیت نہ کی جائے پھر اُس کے بیوی بچوں کو بھی منع کر دیا تھا۔ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہر وقت رو رو کر اللہ سے معافی مانگتے دنیا اُن کے لئے اندھیری ہو گئی تھی۔ (بذریعہ وحی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابولبابہ کی معافی کی اطلاع دی گئی وہاں اَب ایک ستون ہے یہاں نوافل پڑھے جاتے ہیں ہیں دعائیں مانگی جاتی ہیں اور کثرت سے استغفار کیا جاتا ہے۔

ستونِ وفُود

اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے آنے والے وفُود سے ملاقات فرمایا کرتے تھے اور ضروری ہدایات ارشاد فرماتے۔آپ یہاں بھی خوب نوافل پڑھیں اور دعائیں مانگیں قبولیت کی جگہ ہے۔

ستونِ سرِیر

اس جگہ پر رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور عبادات کی کثرت ہوتی تھی اور رات کو یہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مختصر بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

ستونِ حرَس

جنت کے اس مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اَکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ پر سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر پہرہ دیا کرتے تھے اس کو ستونِ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

ستونِ تہجد

جنت کے اِس حصہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ پر تہجد کی نماز اَدا فرمایا

کرتے تھے۔اسی جگہ پر دین ودنیا اور آخرت کی کامیابی کی دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ آپ بھی اس جگہ پر خصوصی طور پر ساری زندگی تہجد کی نماز پڑھنے کی دعا مانگیں۔

ستونِ حنانہ، منبر مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جگہ محرابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے بعد میں لکڑی کا منبر بن جانے کی وجہ سے اس کو ہٹا دیا گیا تھا جس پر وہ رونے لگا اور اس زور سے رویا کہ پوری مسجد نبوی شریف گونج اُٹھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اَقدس اُس پر رکھا جس سے اُس کا رونا بند ہوا اور پھر اسی جگہ اس کو دفن کر دیا گیا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے جنت میں اپنے ساتھ رکھوں گا جس پر وہ خوش ہو گیا اور رونا بند کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر میرے حوض پر ہے۔(بخاری ومسلم)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازے پر ہے۔(ابو یعلیٰ)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے مرے منبر کی سیڑھیاں جنت کے مراتب ہیں۔(طبرانی فی الکبیر)

یہ بھی آپ کا ارشاد گرامی ہے جو شخص میرے منبر کے پاس کسی معمولی سی چیز کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا آپس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ طبرانی

یہ تمام ستون ریاض الجنۃ میں ہیں اِن کے پاس جا کر اللہ سے استغفار

اور دعائیں کریں اگر موقع ملے تو سنت اور نوافل اَدا کریں یہ متبرک مقامات ہیں یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ اَنور پڑ چکی ہے۔

مسجد نبوی شریف کا کون سا حصہ ایسا ہوگا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک قدم نہ پڑے ہوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اَجمعین نے نمازیں نہ پڑھی ہوں۔ اور نہ صرف مسجد نبوی شریف بلکہ سارے مدینہ شریف کا کون سا ایسا حصہ ہوگا جہاں اِن بابرکت ہستیوں کے قدم نہ پڑے ہوں۔

اصحابِ صفہ کا چبوترا

صفہ سائبان یعنی سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ جواَب مسجد نبوی شریف میں شامل ہے۔

یہ جگہ باب جبرائیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں موجود ہے 2 فٹ اونچا تانبے کی جالی کے کٹھرے میں گھرا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی 40 x 40 مربع فٹ ہے اور اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں جہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔

اگر آپ یہاں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تو مشکل ہی سے جگہ ملے سکے۔ تاہم پوری کوشش کر کے اس جگہ پر ایک قرآن پاک کا ختم ضرور کریں۔

اصحابِ صفہ کا یہ چبوترا دراصل مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی سب سے پہلی

یونیورسٹی تھی جہاں سے اسلام سیکھ کر صحابہ کرام پوری دنیا میں پھیلے اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلایا۔ یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا نہ بیوی نہ بچے نہ کوئی اور۔ یہ لوگ اہلِ صفہ کہلاتے تھے۔ اس لئے اس جگہ کو صفہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ یوں تو صحابہ کرام کی زندگی بہت سادہ تھی۔ مگر اصحابِ صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی۔

یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کے حصول کی خاطر فیضانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہونے کیلئے خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتے تھے تجارت سے کوئی مطلب تھا نہ زراعت سے کوئی سروکار۔ ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار، کانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات، اور جسم و جان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس و ناداری کا یہ عالم تھا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے (70) ستّر اصحابِ صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہ تھی۔ صرف تہبندھ تھا یا فقط کمبل۔ چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں تک پہنچ جاتی اور ہاتھ سے اسے پکڑے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔
(بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر 63)

اصحابِ صفہ کے چبوترے پر کئی معجزات رونما ہوئے ہیں۔ یہاں پر صرف ایک معجزے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق 70 صحابہ کرام نے پیا پھر بھی ختم نہ ہوا تمام اصحابِ صفہ سیر ہو چکے تھے تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' پیٹ بھر کر پیئو۔ میں نے پیٹ بھر کر پیا اس کے بعد حضور ﷺ نے اس دودھ کے پیالے کو ختم کیا۔

گنبدِ خضرا

روضہء اَقدس کے اوپر گنبدِ خضرا ہے۔ اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے جو اطراف واکناف کو روشن کررہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مینار نور ہے۔ مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ان کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد خضرا کو ایک نظر دیکھ لیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اس گنبد خضرا کو بار بار دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کو چاہنے والے اپنی خوابوں میں دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آقا حضور ﷺ کے روضہء اَقدس اور گنبد خضرا کا دیدار نصیب فرمادے۔ اور جب وہ خوش قسمتی سے پہنچ جاتے ہیں تو ان کے دل مسرت سے معمور ہوجاتے ہیں۔ اور اکثر گھنٹوں تک گنبد خضرا کو تکتے رہتے ہیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک اور روح کو تسکین پہنچاتے ہیں۔

اِبن عمر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ایک جگہ ارشاد

فرمایا جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اس کی نیت کچھ نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا ہے کہ میں اس کی سفارش کروں۔ (دارقطنی شرح شفاء)

دنیا میں کون ایسا شخص ہوگا جس کو قیامت کے ہولناک منظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش کی ضرورت نہ ہو؟ اور کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مدینہ منورہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے اس کے لئے قیامت کے دن میں گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ اور جو حرمِ مکہ یا حرمِ مدینہ میں مرجائے وہ قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔ (مشکوۃ، البیہقی)

متعدد روایات میں آیا ہے کہ جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کو آئے وہ قیامت کو میرا پڑوسی ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ محض اسی ارادہ سے آیا ہو۔ یہ نہ ہو کہ سفر تو کسی دنیاوی غرض سے ہو اور راستے میں چلتے ہوئے زیارت بھی کر لی۔ اِبن عمر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (شرح شفاء۔ شرح اللباب)

کتنی سخت وعید ہے اور بالکل ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو احسانات اُمت پر ہیں ان کے لحاظ سے مالی وسعت صحت وتندرستی کے باوجود حاضر نہ ہونا سراسر ظلم و جفا ہے۔ (مواھب الدنیہ)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو وہاں کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا

اور جب مدینۃ المنورہ پہنچے تو وہاں کی ہر چیز روشن ہوگئی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں میرا گھر ہے اور اس میں میری قبر ہوگی۔اور مسلمانوں پر حق ہے کہ اس کی زیارت کریں۔(ابوداؤد)

یقیناً ہر مسلمان پر حق ہے کہ اس پاک جگہ کی زیارت کرے۔کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جن کو وہاں کا قیام نصیب ہے کہ ہر وقت یہ سعادت ان کو میسر رہتی ہے۔

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ منورہ میں آکر میری زیارت ثواب کی نیت سے کرے۔(یعنی کوئی دنیاوی غرض نہ ہو) وہ میرے پڑوس میں ہوگا۔اور قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا۔(شرح شفاء البیہقی)

حضرت اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کے لئے مکہ مکرمہ جائے پھر زیارت کی نیت کر کے میری مسجد میں آئے اس کے لئے دو مقبول حج کا ثواب یعنی اس کے حج کا ثواب دگنا ہوجاتا ہے۔(کنز فی الاتحاف)

یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہوکر یہ آیت پڑھے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ○ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

اس کے بعد 70 مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ○ کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے شخص اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے اور تیری حاجت پوری کرتا ہے۔ (رواہ البیہقی ، الشفاء)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ کی جگہ یارسول اللہ کہے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر پکارنے کی ممانعت ہے۔

لیکن اگر یہی لفظ روایت میں منقول ہیں تو منقول کی رعایت کی وجہ سے ممانعت نہ رہے گی۔ مجھ ناچیز کے خیال میں روضہء اقدس پر طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ کی بجائے نہایت خشوع وخضوع سکون وقار سے 70 مرتبہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ○ ہر حاضری کے وقت پڑھ لیا کریں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں کہ ستّر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ اس عدد کو اللہ کے ہاں قبولیت ہے۔ قرآنِ پاک میں منافقین کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ اگر ان منافقوں کے لئے ستّر مرتبہ استغفار بھی کریں پھر بھی ان کی مغفرت نہ ہوگی۔

جنت البقیع

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے جاتے تو فرماتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ○ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ

شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَ هْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ○

اے ایمان والو! تم پر سلام ہو! اِن شاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔اے اللہ بقیع الغرقد والوں کو معاف فرما دے۔

قیامت کے دن جنت البقیع میں سے ستر ہزار افراد ایسے اُٹھیں گے جو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ستر ہزار چودھویں کے چاند جیسی نورانی صورتیں جنت البقیع سے اُٹھیں گیں۔ (خصائص الکبریٰ)

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت البقیع پر فرشتے مامور کئے گئے ہیں جب یہ قبرستان مرنے والوں سے بھر جاتا ہے تو فرشتے اس کے کناروں سے پکڑ کر جنت میں اُلٹا دیتے ہیں۔

یہ مدینۃ المنورہ کا قدیم قبرستان ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہاں تشریف لایا کرتے تھے اور اہلِ بقیع کے لئے بخشش اور مغفرت کی دعائیں فرماتے۔ازواجِ مطہرات کے مزارات کے علاوہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مزار بھی یہاں ہے۔اس کے علاوہ بے شمار صحابہ وصحابیات، اولیاء کرام اور حجاج کرام کے مزارات یہاں موجود ہیں۔ یہ قبرستان روزانہ بعد نمازِ نمازِ فجر اور بعد نمازِ عصر ایک ایک گھنٹہ کے لئے عام زیارت کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت

البقیع سے چمکتے چہرے اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے ستر ہزار نفوسِ قدسیہ اُٹھیں گے اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت البقیع میں دفن ہونے والے مسلمانوں کے لئے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ جو حرمین شریفین میں مرے گا اور وہاں ہی دفن ہوگا وہ قیامت کے دن اَمن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ دو مقبرے ایسے ہیں جن کی روشنی آسمان پر ایسی نظر آتی ہے جیسے زمین والوں کے لئے آفتاب کی روشنی۔ ایک جنت البقیع۔ اور دوسرا مقبرہ عسقلان ہے۔ جنت البقیع کا کل رقبہ ایک لاکھ چوہتر ہزار نوسو باسٹھ میٹر ہے اس میں ہزاروں صحابہ کرام وصحابیات تابعین۔ غوث قطب اَبدال علماء فقہا محدثین اولیائے اُمّت اور حجاجِ کرام زائرین کرام آرام فرمارہے ہیں۔ ہر زائر کو صبح شام سلام پیش کرنے کے لئے جنت البقیع میں ضرور حاضر ہونا چاہیے۔

قباء میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد اور اس کے فضائل

8 ربیع الاول سن 13 نبوی مطابق 20 ستمبر 622ء بروز پیر دوپہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبا کی بستی میں داخل ہوئے۔ یہ محض حُسنِ اتفاق ہی نہیں بلکہ مشیتِ اِلٰہی بھی یہی تھی جو قابلِ غور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت ہوئی۔ وہ بھی پیر کا دن تھا۔

☆ جس دن منصبِ نبوت سونپا گیا وہ بھی پیر کا دن تھا

☆ جس دن سفرِ ہجرت پر مکہ سے نکلے وہ بھی پیر کا دن تھا

☆ جس دن قبا کی بستی میں پہنچتے ہیں وہ بھی پیر کا دن تھا

☆ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دُنیا سے تشریف لے گئے وہ بھی پیر کا دن تھا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیر کا دن بہت پسند تھا اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن کا اکثر روزہ رکھتے تھے۔ (رسولِ رحمت)

اہل مدینہ میں حضور کی آمد کا چرچا پہلے ہی سے تھا اور اہل قباء اہل مدینہ کے دل میں صرف ایک ہی لگن تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں بڑے، چھوٹے، مرد وعورتیں، بچے، جوان سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جھلک دیکھنے (زیارت) کیلئے تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا جب ان کے کانوں میں یہ دلربا آواز آئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو انصار سج دھج کر جسم پر ہتھیار سجا کر آپ کے استقبال کے لیے دیوانہ وار اپنے گھروں سے نکل پڑتے ہیں اس وقت کا منظر دیدنی ہوگا جب لوگ اپنے گھروں سے نکل کر دُعائے خلیل علیہ السلام اور نویدِ مسیحا علیہ السلام کے والہانہ استقبال کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کوشش میں تھے سب کے لبوں پر ایک ہی ترانہ تھا اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَآءَ مُحَمَّدٌ۔ اللہ ہی بڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے ہیں۔ اللہ اکبر جاء محمد۔ اللہ ہی بڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے ہیں۔ اللہ اکبر جاء رسول اللہ۔ اللہ ہی بڑا ہے اللہ کے رسول آ گئے جآ محمد۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے جاء نبی اللہ اللہ کے نبی آ گئے۔

قیامِ قباء

عمر بن عوف جو قباء میں رہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے باختلاف روایات تین روز ان کے ہاں قیام فرمایا۔ اہل قباء پہلے سے تیار بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائیں تو مسجد کی بنیاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ہاتھ سے رکھیں ایک روایت میں ہے کہ میری اُونٹنی کو لے جاؤ جہاں یہ بیٹھ جائے وہاں ہی مسجد تعمیر کی جائے اس لئے کہ میری اُونٹنی معمور مِنَ اللہ جہاں اللہ کا حکم ہوگا وہاں یہ بیٹھ جائے گی خوش قسمتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میزبان کلثوم بن الہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ہی ملکیتی خطہِ زمین پر اُونٹنی بیٹھ گئی۔ اور اُس مقام پر مسجد قباء کی بنیاد محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور اس مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ۞ (سورۃ توبہ)

وہ مسجد جس کی بنیاد روز اول ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اور وہی زیادہ اس لائق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس میں کھڑے ہوں۔ کیونکہ اسلام میں سب سے پہلے جس مسجد کی تعمیر کی گئی وہ مسجد قباء ہی ہے اس مبارک مسجد کی تعمیر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنفسِ نفیس خود شریک رہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیگر صحابہ کرام کی طرح بھاری بھاری پتھر اُٹھاتے جس کی وجہ سے آپ کے جسمِ اطہر پر نشان پڑ جاتے پھر صحابہ کرام آگے بڑھ بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وہ پتھر لے لیتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر دوسرا پتھر اٹھا لیتے ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قبا والوں

کوارشادفرمایا کہ پتھر اکٹھے کرو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک پتھر رکھا۔ اس کے بعد دیگر اہلِ قباء کوحکم دیا کہ سب ایک ایک پتھر اُٹھا کر ترتیب کے ساتھ رکھیں۔ مسجد قباء کی جہت قبلہ کے بارے میں ہے کہ جبرائیل اَمین نے نشان دہی فرمائی تھی۔ صحیحین میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھی سواری سے اور کبھی پاپیادہ قباء کی زیارت کیلئے تشریف لے جایا کرتے اور وہاں دو رکعت نفل بھی پڑھتے ابن ماجہ نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔(مَنۡ تطھر فی بیتہ ثم اتی مسجد قبا فصلی فیہ صلاۃ کان کاجرہ عمرہ) ترجمہ:۔ جو شخص گھر سے پاک ہو کر مسجد قباء آئے اور اسمیں دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کو عمرہ کا ثواب ملے گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خصوصی طور پر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں تشریف لے جاتے (بخاری، مسلم، نسائی) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ مسجد قباء صنعاء (یمن) کے ملک میں بھی ہوتی تو میں وہاں بھی ہفتہ کے روز پہنچتا۔ یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ اگر مسجد قباء میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں یہ عمل اچھا اور اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں دو مرتبہ مسجد اَقصیٰ (بیت المقدس) میں ادا کروں۔ (سند مکہ، فتح الباری، تاریخ مدینہ)

11 ربیع الاول 13 نبوت بمطابق 23 ستمبر 662 عیسوی کو مسجد قباء کا سنگِ بنیاد رحمۃ للعالمین نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ قباء کے مقام پر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام 14 دن رہا۔ مسجد قباء مدینہ منورہ سے جنوب مغرب کی جانب 3 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پیدل چلنے والے مسجد نبوی شریف سے تقریباً 40 منٹ میں پہنچ جاتے ہیں۔

مسجد جمعہ

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کے موقع پر قبا کی بستی میں 14 دن قیام فرمانے کے بعد مدینۃ المنورہ روانہ ہوئے تو وہ جمعہ کا دن تھا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنوسالم بن عوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی فرضیت کا حکم آ گیا اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تھی اسلام میں یہ پہلا جمعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا وہاں بہت خوبصورت مسجد، لائبریری و درسگاہ بھی موجود ہے۔

مدینۃ المنورہ کی کھجور دافع سحر اور تریاق زہر ہے

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ مرغوب کھجور عجوہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عجوہ جنت کی کھجوروں میں سے ہے۔

اور یہ زہروں کا تریاق ہے۔ (ترمذی شریف)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مدینۃ المنورہ کی سات عجوہ کھجوریں کھالے گا وہ اُس دن سحر اور جادو کے اَثر سے محفوظ رہے گا۔ اور زہر اُس پر اَثر نہیں کرے گا اور عجوہ کھجور (کھجور کی ایک قسم) جنت سے آیا ہوا پھل ہے اور اسمیں شفاء ہے۔ (بخاری و مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ)

مدینہ منورہ کی کھجور انتہائی، مفید، مقوی، لذیز، اور پسندیدہ ہے اور یہ

پیٹ کے کیڑوں کی قاتل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عجوہ کھجور دل کے امراض کیلئے بہترین دوا ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت تک دجال کا داخلہ مدینۃ المنورہ میں نہیں ہوسکتا کیونکہ حرم مدینۃ المنورہ کے ہر چہاروں جانب فرشتے نگہبانی کرتے ہیں تاکہ رعبِ دجال اور طاعون حدودِ حرم میں داخل نہ ہونے پائیں۔ (بخاری ومسلم)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو شخص بھی یہ تمنا کرے کہ اُسکی موت مدینۃ المنورہ میں واقع ہو۔ پھر اگر اسے مدینۃ المنورہ میں موت آگئی تو قیامت کے دن میں اُسکی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی)

مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مسجد نبوی میں لگاتار چالیس نمازیں اس طرح ادا کیں کہ ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی تو ایسے شخص کے لئے جہنم سے برات (نجات) ہے عذاب سے نجات اور نفاق سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط)

مدینہ منورہ میں جمعۃ المبارک کی فضیلت

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک جمعہ دوسری جگہوں سے ہزار درجہ افضل ہے اور اسی طرح یہاں کا ہر عمل دوسری جگہوں سے ہزار درجہ افضل ہے۔

(امام سیوطی، امام عسقلانی، نزہۃ الناظرین)

ایک روایت میں ہے کہ مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب پچاس

ہزار نمازوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

مسجد نبوی شریف افضل ترین مقام ہے

مسجد نبوی شریف مہبط وحیِ رسالت ہے کہ وہاں مسلسل وحیِ اِلٰہی کے نزول کا سلسلہ جاری رہا۔ جبرائیلِ اَمین علیہ السلام بار بار آتے رہے ہمہ وقت نزول ملائکہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور ہر وقت تسبیح و تقدیس، صلوٰۃ و سلام، تلاوتِ قرآن کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور خصوصی طور پر رحمۃ للعالمین کے جسدِ اَطہر کی موجودگی کی وجہ سے مقصورہ شریف کا حصہ ارض دنیا و آسمان سے افضل ترین ہے۔ اور ساری دنیا میں اسی مقام سے اسلام کی نشر و اشاعت اور نورِ ہدایت کا سلسلہ پھیلا ہے۔

خاتم الانبیاء کی خاتمِ مساجد

ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میری یہ مسجد خاتمِ مساجد انبیاء علیہ السلام ہے اس لیے میری اس مسجد کا مؤمنین پر حق ہے کہ وہ اسکی زیارت کریں اور اسکی طرف سفر کریں۔ (اخبار مکی، فاکہی)

ایک مغالطہ

پیارے محبوب کا ارشادِ گرامی ہے کہ مسجدِ حرام اور میری اس مسجد اور مسجدِ اَقصیٰ (بیت المقدس) کے علاوہ کسی مسجد کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ) بلا شک وشبہ یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لیکن اسمیں اس بات کی نفی کہاں کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا قصد نہ کیا جائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

مسلسل ارشادات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ترغیب موجود ہے پھر بھی کیا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی ہے؟ عرب وعجم سے آنے والے زائرین کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لیکر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اور مابعد کا عمل تواتر سے موجود ہے۔ پھر بھی کہنا کہ اس میں شک کی گنجائش ہے؟ اور جو وہ صدیوں سے تمام فقہا، محدثین، علماء، اولیاء کرام اور ساری اُمت کا غلطی پر اِجماع ہوگیا ہے؟ ہر دور میں سفرِ مدینہ کی اصل غرض وغایت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہی رہی ہے۔ اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ ایسے مغالطے سے اپنے آپ کو ہر حالت میں بچائیں یہ شیطانی وسوسہ اور شیطانی داؤ ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

مسجد اجابہ

شارع ستین پر واقع مسجد اجابہ ہے اسکی بھی جدید تعمیر ہو چکی ہے اور بہت ہی خوبصورت ہے اس مسجد کو مسجد معاویہ بھی کہا جاتا ہے ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تشریف لاکر نماز ادا فرمائی اور طویل دعاء مانگی دعاء کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی تھیں دو دعائیں قبول ہوگئیں اور ایک قبول نہیں ہوئی جو دعائیں قبول ہوئیں وہ یہ ہیں۔ اے اللہ میری اُمت کو قحط سالی کے اجتماعی عذاب سے ہلاک نہ کرنا۔ اے اللہ میری اُمت کو غرقابی کے اجتماعی عذاب سے ہلاک نہ فرمانا۔ اور تیسری دُعا جو قبول نہ ہوئی وہ یہ ہے کہ اے اللہ میری اُمت کو خانہ

جنگی میں مبتلا نہ فرمانا۔ (مسلم، موطا، امام مالک)

مسجد غمامہ

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ باب السلام سے نکل کر سامنے دیکھیں تو کالے پتھروں اور سفید گنبدوں والی مسجد غمامہ ہے۔ اس جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز استسقاء ادا فرمائی تھی تو فوراً بادل آگئے تھے اور اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدین کی نمازیں بھی ادا فرمائیں۔ شاہ نجاشی کے قبول اسلام کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے انتقال کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام پر اسکی جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ اس مسجد کو مسجد مصلیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی لشکر جہاد کے لئے روانہ کرنا ہوتا تو اسے یہاں سے رخصت کیا جاتا۔

مسجد عمرؓ بن خطاب

مسجد غمامہ کے قریب ہی مسجد عمرؓ بن خطاب بھی تعمیر کی گئی ہے یہ مسجد بھی بڑی خوبصورت ہے۔

مسجد علیؓ ابن طالب

جدید ترین تعمیر کیوجہ سے اس مسجد کا حُسن خوب ہے ان مساجد کے قریب مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں یہ تمام مساجد جدید طرز تعمیر کا شاہکار ہیں یہ تمام مساجد ایئر کنڈیشن ہیں صفائی ستھرائی کا انتظام قابلِ تعریف ہے۔

مسجد ابوذر غفاریؓ

یہ مسجد شارع ابوذر غفاریؓ کے شروع میں ہے اس مسجد کو سجدہ، مسجد خیرہ، مسجد نافلہ، اور مسجد طریق السافلہ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نماز ادا فرمائی اور بہت لمبا سجدہ کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل امین علیہ السلام یہ خوشخبری لائے تھے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سلامتی اور رحمت نازل فرمائیں گے اس پر میں نے طویل سجدہ شکر ادا کیا ہے۔ (وفاء الوفاء)

مسجد شیخین

شارع سید الشھد آء پر واقع ہے یہ مسجد شیخین تُرکی طرز پر تعمیر کی گئی ہے اس مقام پر بر موقع غزوہ اُحد، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی تھی اور لشکر کی تنظیم (ترتیب) فرمائی تھی۔

مسجد مستراح

مسجد شیخین سے دو سو میٹر کے فاصلہ پر یہ مسجد واقع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ اُحد کے موقع پر اس جگہ قیام فرمایا تھا اس کے بعد غزوہ احزاب کی جو مشہور خندق کھودی گئی تھی اسکی ابتداء بھی اسی مقام پر سے ہوئی تھی اور 63ہجری میں یزیدی لشکر اسی طرف سے داخل ہو کر اہلِ مدینہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ جس میں تقریباً ایک ہزار مسلمان اہلِ مدینہ کا شہید ہوا تھا۔

مسجد بنی ظفر

جنت البقیع کے مشرق شارع عبدالعزیز کے دائیں طرف ہے اس مسجد میں آپ نے نماز ادا فرمائی تھی اور پھر اس کے قریب پڑے ہوئے ایک بڑے پتھر پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معاذ بن جبل و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و دیگر صحابہ کی موجودگی میں ایک قاری سے قرآن سنانے کو ارشاد فرمایا جب وہ اس آیت پر پہنچا۔ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا) ترجمہ: ۔تو کیا ہوگا ان نافرمانوں کا جب ہم لے آئیں گے ہر اُمت سے ایک گواہ اور اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لے آئیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب پر گواہ (سورۃ النسآء) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک بھی ہلنے لگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کیفیت میں فرمارہے تھے اے میرے اللہ جو لوگ میرے سامنے موجود ہیں اِن پر تو گواہی دے دونگا مگر جن کو میں نے دیکھا ہی نہیں اِن پر گواہی کیسے دونگا۔ (طبرانی، آثارالمدینہ)

مسجد قبلتین

وادیء عقیق کے باغات کے درمیان میں واقع اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں یعنی دو قبلوں والی مسجد۔ یہ مسجد بئرِ رومہ کے قریب ہے 15 رجب یا 15 شعبان 2 ہجری میں جب رحمۃ اللعالمین اس مقام پر ظہر کی نماز کی امامت فرمارہے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخ مبارک بیت المقدس کی طرف تھا

ابھی دو رکعت فرض ہی پڑھے تھے جبرائیل اَمین تحویل کعبہ کا حکم لیکر حاضر خدمت ہوئے اور دوسرے سپارے کی آیت۔(قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے۔اے میرے پیارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہِ اَنور بار بار آسمان کی طرف (تحویلِ قبلہ کے انتظار میں) اُٹھتا دیکھ رہے ہیں لہذا ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے۔پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرہ مسجد حرام کعبۃ اللہ کی طرف کر لیجئے۔ (سورۃ بقرہ آیت 144) لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی حالت میں ہی اپنا رُخ مبارک کعبۃ اللہ (بیت اللہ) کی طرف پھیر لیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوم کر صف کے عقب میں آ گئے اور پوری جماعت حالت نماز میں ہی قبلہ رو ہوگئی مسجد قبلتین پہلے مسجد بنی سلمہ کہلاتی تھی ہجرت کے بعد 17 ماہ تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف چہرہِ اَنور کر کے نماز ادا فرمائی۔محمد بن اَخنس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اُمِ میسر بنی سلمہ کی ایک عورت تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی حالت دریافت کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو اُنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں نے کھانا کھانے کے دوران اَرواح کے بارے میں سوال کیا۔وہ حدیث جو مومنین اور کافروں کی اَرواح کے بارے میں وارد ہوئی ہے اسی موقع کی مناسبت سے ہے پھر جب ظہر کی نماز کا وقت قریب آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھائی ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت ہی پڑھی تھی کہ وحی نازل ہوئی کہ قبلہ بیت المقدس کے

بجائے کعبۃ اللہ شریف مقرر کر دیا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ حالت نماز میں ہی کعبۃ اللہ شریف کی طرف پھر گئے۔اور بقیہ دو رکعتیں کعبہ شریف کی طرف رُخ کر کے ادا فرمائیں۔(جذب القلوب)

امام ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ مقصودِ کائنات ﷺ ایک قبیلہ بنو سلمہ کی ایک عورت اُم بشیر بن البراء بن معمور کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

مسجد الفتح

اس مسجد کو مسجد احزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہتے ہیں سپہ سالار اعلیٰ رحمت دو جہاں ﷺ کا خیمہ مبارک اس مقام پر تھا۔اسی مقام پر پیر، منگل، بدھ، تینوں دنوں میں ظہر اور عصر کے درمیان فتح کی دُعا فرمائی تھی اور آپ ﷺ کو تیسرے دن دُعا کے ساتھ ہی قبولیتِ دُعا اور فتح کا علم ہو گیا تھا۔لڑائی کا یہ دن اس قدر سنگین تھا کہ کفارِ نابکار ہر طرف سے پتھروں اور تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔سخت تیر اَندازی کے باعث حضور ﷺ اور صحابہ کرام دن بھر جہاد میں مصروف رہنے کی وجہ سے نماز کیلئے ایک لمحہ بھی میسر نہ آیا اور چار نمازیں قضاء ہو گئیں جنہیں عشاء کے وقت ادا کیا گیا۔

اہلِ مدینہ اب بھی پیر، منگل، بدھ، ظہر اور عصر کے درمیان آتے ہیں اور آ کر دُعا مانگتے ہیں مسند احمد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں جب کبھی بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ہم ظہر اور عصر کے درمیان اس مقام

پر دُعا کیا کرتے اور دُعا کے قبول ہونے کو محسوس کیا کرتے تھے۔ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد فتح میں داخل ہوتے ہوئے دو قدم آگے بڑھے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمائی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا کی جگہ صحن مسجد میں عین محراب کے سامنے ہے۔ مسجد فتح کے قریب ہی مسجد سلمانِ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور مسجد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بنی ہوئی ہیں۔ اب گورنمنٹ نے پہاڑی کے دامن میں ایک بہت ہی خوبصورت بڑی مسجد بنائی ہے جس میں تمام ضروریات بھی موجود ہیں جسکی خوبصورتی کو زائرین دیکھ کر حکومت سعودیہ کو داد دیتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق خندق کی کھدائی کے وقت اِن جگہوں پر ان جلیل القدر صحابہ کرام کے خیمہ جات تھے۔

مسجد ذی الحلیفہ

یہ مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں کوئی 9 کلومیٹر پر واقع ہے۔

صحیح احادیث میں ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں مرتبہ مکہ شریف جاتے ہوئے یہاں سے احرام باندھا تھا۔ پہلی مرتبہ عمرے کا احرام اور دوسری مرتبہ حج کا احرام اور ذوالحلیفہ میں ایک سمرہ نامی درخت کے سایہ تلے بیٹھ کر آرام فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نماز بھی ادا فرمائی اور رات بھی

گزاری ہے اسی مقام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھا تھا۔ چنانچہ اہل مدینہ اوراس طرف سے آنے والے لوگوں کے لیے یہی میقات ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوات سے واپسی پر یہیں رات گزاری اور نماز ادا فرمائی۔

جنت البقیع میں دفن ہونے کی فضیلت

جنت البقیع وہ عدیم النظیر قبرستان ہے جس کے ریگزاروں میں لاتعداد قُدسی نفوس اور فلکِ رسالت کے درخشندہ ستارے آسودہ خواب ہیں۔ جس خوش نصیب کو بقیع کی خاک نصیب ہو جائے گویا اُس کو جنت کی ضمانت مل گئی۔ مدینہ طیبہ کا یہ شہرِ خموشاں ایک پُر تکلف شاہی مہمان خانہ ہے۔ تاجدارِ مدینہ شاہِ حرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور میں اس سے باہر آؤں گا۔ پھر ابو بکرؓ، اس کے بعد عمرؓ اُٹھیں گے۔ اس کے بعد میں جنت البقیع میں جاؤں گا۔ شیخین میرے ساتھ ہوں گے۔ وہاں مدفون حضرات کو لیکر مکہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا۔ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان آ کر مجھ سے ملیں گے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ قیامت کے دن جنت البقیع سے ستر ہزار افراد اُٹھیں گے۔ جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ اور وہ خوش نصیب بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ وجہہ تخلیقِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو قبرستان ایسے ہیں جن کی روشنی آسمان

والوں کو ایسی دکھائی دیتی ہے جیسے زمین والوں کو سورج اور چاند چمکتے نظر آتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مدینہ شریف میں مرنے کی محبت اور مدینۃ المنورہ میں مرنے والوں اور جنت البقیع میں دفن ہونے والے کے لئے خوشخبری کی احادیث کثرت سے وارد ہوئی ہیں۔ جنت البقیع میں اتنے لوگ دفن ہیں جو حساب وکتاب سے بھی باہر ہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے مدرک میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ مدینۃ المنورہ میں تقریباً دس ہزار 10000 صحابہ کرام نے انتقال فرمایا ہے اور اتنے ہی تقریباً سادات اہلِ بیت سلام اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، علماء کرام تابعین اور دوسرے حضرات کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہلے خوش نصیب مہاجر ہیں جو سرزمین جنت البقیع میں دفن ہوئے اور یہی وہ صحابی ہیں جن کی نمازِ جنازہ رحمتِ دو جہاں ﷺ نے پڑھائی اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ نبی رحمت ﷺ نے ایک بڑا پتھر اُٹھا کر حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرہانے رکھا اور ارشاد فرمایا کہ اب میرے اہل بیت میں سے جو بھی مرے گا اُسے اِسی جگہ دفن کروں گا ایک اور روایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر اسی مقام پر بنائی اور اپنے دستِ مبارک سے خود مٹی ڈالی اور پانی چھڑکا۔ اس سے قبل کسی قبر پر پانی نہیں چھڑکا گیا اور اِنکی قبر پر سنگریزے بچھائے گئے اور جب دفن سے فارغ ہوئے تو واپسی پر آپ ﷺ نے فرمایا اسلام علیکم۔ حضرت رُقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم بھی ہمارے سلف حضرت عثمان بن مظغون کے ساتھ جا ملو (جذب القلوب) اہل جنت البقیع کی زیارت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب آپ باب بقیع پر پہنچیں تو یوں کہیں

(اَلسَّلَا م عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَاَھْلِ بَقیع الْغَرْقَدْ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا۔ اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَھُمْ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ)

ترجمہ: اے اللہ بقیع الغرقد والوں کو بخش دے۔ اے اللہ ہم کو ان کے اَجر سے محروم نہ رکھ۔ اور نہ ہم کو ان کے بعد فتنہ میں ڈال اور ہمیں اور اِنہیں دونوں کو بخش دے۔ پھر اس کے بعد 11 مرتبہ سورۃ اِخلاص اور سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب قبر والوں کو بھیج دے۔ تو اُس شخص کو اتنا ثواب ملے گا جتنے اس قبرستان میں لوگ مدفون ہیں جنت البقیع کا کل رقبہ اس وقت 174962 مربع میٹر ہے۔

جبلِ اُحد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مبارک جبلِ اُحد پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری و مسلم) اور یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اور دوسری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ جبلِ عیر ہے یہ ہم سے عداوت رکھتا ہے

اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔ (طبرانی، فی الکبیر والاوسط وبزار) ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اُحد مجھ سے اور میں اُحد سے محبت رکھتا ہوں لوگو تم بھی اس سے محبت رکھو۔ اسکی زیارت کو آؤ تو اس کے پھل یعنی سبزہ کھایا کرو چاہے وہ خاردار جھاڑیاں ہی کیوں نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کثر بدھ کے روز تشریف لاتے۔ ایک بار جبکہ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبل اُحد پر موجود تھے۔ تو جبلِ اُحد پہاڑ میں جنبش پیدا ہوئی پہاڑ ہلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اُحد ٹھہر جا۔ اس وقت تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید بیٹھے ہوئے ہیں۔ (بخاری)

یہی وہ پہاڑ ہے جس میں 3 ہجری کو ایک غزوہ ہوا جس کو غزوہ اُحد کہتے ہیں اور اس غزوہ نے تاریخ اِسلام پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں اس کے ساتھ بے شمار یادیں وابستہ ہیں۔

شہادت حضرت اَمیرحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بہت ہی پیارے چچا تھے اسی جگہ پر شہادت حاصل کرتے ہیں اور رحمۃ اللعالمین نے آپ کو سید الشہداء کے عظیم لقب سے نوازا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے برابر میں دفن ہیں یہی وہ مقام ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوئے اور

ہونٹ مبارک اور پیشانی مبارک پر زخم آئے یہاں چار دیواری کے اندر ستر شُہد آءِ اُحد کی قبریں ہیں اسکو گنج شہیداں بھی کہا جاتا ہے۔تین قبریں جو واضح ہیں وہ سید الشہد آء حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں۔

حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمارت کی معلومات

حرمِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بڑے حصے ہیں:

(1) پرانا حرم تر کی تعمیر (2) شاہ سعود کی توسیع (3) شاہ فہد کے دور کی توسیع حالیہ توسیع میں تہہ خانہ، مسجد اور چھت پر تعمیر کردہ سائبان شامل ہیں۔

یہ توسیع پچھلی تمام توسیعوں کے مقابلہ میں سب سے بڑی ہے۔ پرانے حرم اور شاہ سعود کی توسیع کا مجموعی رقبہ 16,300 سولہ ہزار تین سو مربع میٹر ہے۔جس میں 28,000 ہزار نمازیوں کی جگہ تھی جب کہ حالیہ توسیع کے بعد وہاں 1,66,000 ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں چھت پر بنے ہوئے سائبان کا رقبہ 66,000 ہزار مربع میٹر ہے۔ ان کے نیچے 90,000 ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کل رقبہ 1,65,000 ہزار مربع میٹر ہے جس میں 2,57,000 ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بیرونی صحن کا رقبہ 1,35,000 ہزار مربع میٹر ہے جو حرم شریف کے چاروں طرف ایک ایک سو میٹر تک پھیلا ہوا ہے اس میں 25,000 پچیس ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔اس طرح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کااور بیرونی صحن کا مجموعی رقبہ 3,00,500 مربع میٹر ہے جس میں 6,50,000 ساڑھے چھ لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔شاہ فہد کی توسیع کی چند قابل ذکر باتیں یہ ہیں کہ متحرک گنبد کل ستائیس ہیں ہر گنبد کا قطر 14.7 چودہ اعشارہ سات میٹر ہے۔اوروزن 80 اسی ٹن ہے یہ گنبد لکڑی کے بنے ہوئے ہیں البتہ سرامک کی تہہ چڑھادی گئی ہے۔جس میں خوبصورت اور رنگین اسلامی نقش نبے ہوئے ہیں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کل 10 دس مینار ہیں اِن میں سے 6 چھ مینار نئے ہیں جن کی اُونچائی 107 میٹر ہے اِن کے نچلے حصے پر گلابی رنگ کا پتھر لگایا گیا ہے جبکہ بالائی حصہ پر سنگِ مصنوعی کی رنگین شیشیاں جڑی ہوئی ہیں۔میناروں کے کلس پیتل کے ہیں لیکن اِن پر سونے کی تہہ چڑھی ہوئی ہے ہر کلس 7 میٹر اونچا ہے ہر ایک کا وزن ساڑھے چار ٹن ہے۔مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نیچے والے حصے کے ستونوں کی تعداد 2175 دو ہزار ایک سو پچھتر ہے چھت پر 550 ساڑھے پانچ سو ستون ہیں۔اِن پر سفید براق سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔دروازوں کی تعداد 45 پینتالیس ہے جن پر سنہری دھات کے خوبصورت نقش بنے ہوئے ہیں۔سنہرے فانوسوں کی تعداد 68 اَڑسٹھ ہے جن کا قطر 6.8 چھ اشاریہ آٹھ میٹر ہے۔ایئر کنڈیشننگ کیلئے 3,400 تین ہزار چار سو ٹن کے 6 چیلر پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔ان کے علاوہ 2 دو چیلر احتیاطی طور پر اضافی بنائے گئے ہیں۔حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے بجلی 7 سات کلومیٹر دور مغرب میں پہاڑی سلسلے کے ساتھ تعمیر کردہ بجلی گھر سے لائی گئی ہے۔جو صرف حرمِ نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بجلی تیار کرتا ہے۔ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں 543 پانچ سو تینتالیس کیمرے لگے ہوئے ہیں جن کے ذریعے ہر جگہ نظر رکھی جاتی ہے۔ لاؤڈ سپیکروں کی تعداد 3500 ساڑھے تین ہزار ہے۔ جن کے لیے 600 میگا واٹ کے 200 ایمپلی فائر لگے ہوئے ہیں۔ روشنی کے لئے 38,000 اڑتیس ہزار جگہوں پر گول ٹیوب لائٹ لگے ہوئے ہیں۔ آبِ زمزم کو ذخیرہ کرنے کے لیے دو زیرِ زمین خزانِ آب بنے ہوئے ہیں۔ چھت پر جانے کے لیے حرم نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تینوں طرف 6 جگہوں پر بجلی سے چلنے والی سیڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ ہر جگہ پر 4,4 چار چار سیڑھیاں لگی ہوئی ہیں حرم نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مغرب میں ایک زیرِ زمین سرنگ بنائی گئی ہے جس سے 7 سات کلو میٹر دور پانی ٹھنڈا کرنے کا کارخانہ چیلر پلانٹ سے 90 نوے سینٹی میٹر قطر کے 14 چودہ پائپ لائنوں کے ذریعے ٹھنڈا پانی حرم نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لایا جاتا ہے۔ حرم نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمال جنوبی اور مغربی سمتوں میں 4500 ہزار گاڑیوں کے ٹھہرانے کی زیرِ زمین 2 دو منزلہ عمارت ہے اس میں 4,4, منزلہ 15 وضو خانے اور حمام ہیں۔

الوداعی سلام

جب مدینہ کریم سے واپسی کا پروگرام ہو تو مسجد نبوی شریف میں دو نفل ادا کرنے کے بعد مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر بڑے ہی اَدب کے ساتھ الوداعی صلوٰۃ وسلام پیش کریں اور خوب دعائیں مانگیں۔ اپنے لیے اور اپنے والدین، بہن بھائیوں واولاد، اہل وعیال اور تمام

مسلمانوں کے لیے دعاء کریں اور دونوں جہاں کی سعادت طلب کریں۔ زیارت کی قبولیت کے لیے آنسو بہا کر دعاء کریں اور بار بار اس سعادت کی تمنا کریں پھر چشمِ پرُنم، اور حسرت و یاس کے ساتھ، فراق کا دلگداز صدمہ دل میں لیے ہوئے رخصت ہو۔ (الکفایہ مع فتح الکبیر)

اِلتجاء

آپ سے ایک اِلتجاء ہے کہ مجھ سیاہ کار محمد کرم داد اعوان کو بھی اپنی دعاؤں میں شریک فرمالیں اور میرے لئے یہ دعا ضرور مانگیں کہ اللہ تعالیٰ میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور اس دنیا میں مجھے کسی کا محتاج نہ کرے اور میرا نام لیکر مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مقدسہ مطہرہ میں درود و سلام پیش کریں۔ اور میری اس خدمت کو قبولیت نصیب ہو۔ آمین ثم آمین۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

طواف کی نیت

حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر دائیاں کندھا ننگا کرلیں عمرہ کا تلبیہ پکارنا یہاں بند کریں اس کے بعد طواف کی نیت کریں۔ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِكَ الۡحَرَامَ فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ سَبعَةَ اَشۡوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَ)

ترجمہ! اے اللہ میں بیت اللہ شریف کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے پس اسکو میرے لیے آسان کردے اور قبول فرمالے۔

طواف کے پہلے چکر کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ○

طواف کے دوسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَ بَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

طواف کے تیسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِوَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ○

طواف کے چوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیاً مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَاعَالِمَ مَافِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَآاللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِاَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ○

طواف کے پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّاوَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْٓئَةً مَّرِیْٓئَةً لَّانَظْمَاءُ بَعْدَهَآ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِمَاسَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَااسْتَعَاذَكَ

مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ ○

طواف کے چھٹے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا ابَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَاكَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَاكَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَاَنْتَ يَآ اللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ○

طواف کے ساتویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّسِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاكِرًاوَّ رِزْقًا حَلَالًاطَيِّبًا وَتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَالْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَالْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ○

ہر چکر میں رکنِ یمانی سے حجر اسود تک صرف یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ○

استلام کریں اور یہ پڑھیں-بِسْمِ اللہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

مقامِ ابراہیم کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَّتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُقَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمُ اَنَّهٗ لَایُصِیْبُنِیْ اِلَّامَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رِضَامِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّاغَفَرْتَهٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّافَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَا قَضَیْتَھَا وَیَسَّرْتَھَا فَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ○

مقامِ ملتزم پر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ یَارَبَ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَاوَرِقَابَ اٰبَآئِنَا

وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَاالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْاِحْسَانِ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَاقِيْفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْرَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِيَاقَدِيْمَ الْاِحْسَانِ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَقَلْبِيْ وَتُنَوِّرَلِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ۔ اٰمِيْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ○

طواف کے سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد حجرِ اسود کا نواں استلام کرکے صفا پر جا کر یہ نیت کریں اور صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے مکمل کریں۔

نیتِ سعی

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ۔ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ○

صفا مروہ کے سبز ستونوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَللّٰهُ تَعَالٰى۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًافَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌعَلِيْمٌ○

صفا پر کھڑے ہو کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَاهَدَانَا
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَيْنَا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ
هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْ قَدِيْرٌ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ
وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَحَزَمَ الْاَحْزَابَ وَ حْدَهٗ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَلَانَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُوْنَ۔اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ
لَكُمْ وَاِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّىْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِىْ
لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّاتَنْزِعَهٗ مِنِّىْ حَتّٰى تَوَفَّانِىْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَاِتِّبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ
وَلِمَشَائِخِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔
اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِىْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَتَوَفَّنِىْ
عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِىْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَاۤاَرْحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَمْ
نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وَاھْدِنِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ۔ سَعْیًا مَشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَااٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ
فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزَ
عَمَّاتَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ۔لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ۔لَبَّیْكَ
اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَّتِیْ فَاقْبَلْ
مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ وَمَاعِنْدِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَعْلَمُ
حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَاناً یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ
وَیَقِیْنًا صَادِقاً حَتّٰی اَعْلَمَ اِنَّہٗ لَایُصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ وَرِضًا
مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ اِلَیَّ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بِمَا قَضَیْتَ
عَلَیَّ۔ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًابِكَ وَتَصْدِیْقاً بِکِتَابِكَ وَوَفَآءً بِعَھْدِكَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالْفَوْزَ
بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ

رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا وَّ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ○

حج وعمرہ پر جانے والے تمام زائرین سے گذارش ہے کہ دورانِ سعی آپ اپنی زبان میں دعائیں مانگیں اور اگر آپ عربی دعاؤں کے مفہوم سے آگاہ ہیں تو عربی میں مانگیں، اللہ تعالیٰ آپ کی نیت اور ہر زبان کو جانتا ہے۔

حاضری روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور زیارت کے آداب

نمازِ تحیّۃ المسجد کے بعد روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوں اور نہایت ادب سے کھڑے ہوں اور اپنا چہرہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرۂ مبارک کی طرف اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہوں اور اپنے دل میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مبارک شخصیت کا تصوّر باندھیں اور یہ خیال کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبر میں باحیات ہیں، میری حاضری سے واقف ہیں، میری معروضات سن رہے ہیں۔

حلیہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قد درمیانہ تھا لیکن مجمع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے، چہرۂ مبارک کا رنگ گندمی تھا۔ جس میں کوٹ کوٹ کر ملاحت بھری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا، بال کالے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالوں کے پٹے رکھتے تھے اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کان نہ بہت بڑے تھے نہ بہت چھوٹے، دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھنویں ملی ہوئی تھیں، لیکن ایک

باریک رگ دونوں میں حدِ فاصل تھی۔ آنکھیں بڑی اور خوش رنگ تھیں۔ سفیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے پڑے ہوئے تھے اور پتلی سیاہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک نرم اور پُر گوشت تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داندان مبارک سفید اور چمکدار تھے۔ بات کرنے میں ان کی چمک بجلی کی سی ہوتی تھی اور آپ کے دانتوں کی جھری سے نور سا پھُوٹتا نظر آتا تھا۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

احادیث

1۔ غیبت کرنا زنا سے بدتر ہے (مشکوٰۃ)

2۔ بہتان لگانا غیبت سے بھی بڑھ کر ہے (مسلم)

3۔ گناہ کی مدد بھی گناہ ہے (مشکوٰۃ)

4۔ وعدہ خلافی منافقت کی نشانی ہے (مشکوٰۃ)

5۔ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں (طبرانی)

6۔ ماں باپ کی خدمت (ثواب میں) جہاد کے برابر ہے (بخاری ومسلم)

7۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور تمام گمراہیاں دوزخ میں لیجانے والی ہیں (بخاری مسلم)

8۔ تم میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھلاوے (بخاری)

9۔ وہ شخص جس کے قلب میں قرآن شریف بالکل نہ ہو، وہ ایک ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی)

فضائل دُرود شریف

اللہ تعالیٰ کی خصوصی اور عنایتوں کے حاصل کرنے اور خود سید الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ روحانی اور باطنی مناسبت پیدا کرنے کا خاص الخاص وسیلہ درود شریف ہے۔اس کے متعلق چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

1- حضرت انس رضی اللہ عنہٗ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں۔(سُننِ نسائی)

2- حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قریب ترین اور مجھ پر زیادہ حق رکھنے والا وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ صلوٰۃ بھیجنے والا ہوگا۔(ترمذی)

نوٹ: کتاب لکھتے وقت احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔تاہم بشری تقاضے کے پیشِ نظر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع فرمائیں۔ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔ (مصنف)

دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

دارالفلاح ٹرسٹ رجسٹرڈ کے زیرِ انتظام درج ذیل شعبہ جات

شعبہ صحت: فری ڈسپنسری میں 1 کوالیفائڈ ڈاکٹر اور 1 عدد ڈسپنسر کی خدمات حاصل ہیں روزانہ 4 گھنٹہ شام کے وقت مریضوں کو فری اَدویات دی جاتی ہیں۔

سلائی وکڑھائی: ادارہ کے قرب وجوار سے آنے والی غریب بچیوں کو مکمل سلائی وکڑھائی اور کوکنگ کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔

حفظ القرآن: اس شعبہ میں 3 اُساتذہ کرام بچوں کو قرآنِ پاک حفظ کروارہے ہیں اَب تک سینکڑوں طلباء قرآنِ پاک حفظ کر چکے ہیں۔ مسافر طلباء کے لئے کھانا، رہائش، دوائی، جیب خرچ ساتھ ساتھ اَہلِ علاقہ سے آنے والے طلباء مستفید ہورہے ہیں اور ان شاءاللہ ہوتے رہے گے۔

ناظرہ: اَہلِ محلہ کے بچے صبح وشام ناظرہ قرآنِ پاک کی تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں۔

تعلیمِ بالغاں: نوجوان اور بزرگ قرآن ناظرہ، نماز، کلمے، جنازہ ودیگر نماز، روزوں کے اور روزمرّہ مسائل کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

تجویدوقرات: 2 سالہ تجوید وقرات کے اس شعبہ سے اب تک سینکڑوں طلباء فارغ ہوکر ملک طول وعرض میں تجوید کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم میں مصروفِ عمل ہیں۔

شعبہ لائبریری لائبریری میں 15 لاکھ کی دینی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اس کے علاوہ 20 مختلف ماہنامہ دینی رسائل باقاعدگی سے آتے ہیں جو طلباء وطالبات کی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔

درس حدیث وقرآن: اس میں روزانہ نمازِ فجر ودیگر نمازوں کے بعد دینی ضروری مسائل سے نمازیوں کو آگاہی دی جاتی ہے۔ دارالفلاح کے زیرِ انتظام شاہدرہ کی بڑی جامع مسجد بلال ہے یہاں جمعہ کے خطبات میں اتحاد بین المسلمین پرزور دیا جاتا ہے۔

آپ سے دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے ان شعبہ جات میں دَامے دِرمے سُخنے بھرپور ہر قسم کی مدد کی اپیل ہے۔ ہر سال اِدارہ اپنے جمع خرچ کے حساب کا آڈٹ اور رجسٹریشن کرواتا ہے۔

ناظم دارالفلاح ٹرسٹ

قاری محمد کرم داداعوان

موبائل نمبر: 03334856902